86437

پیش لفظ

برادرانِ اسلام۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

دُعاگو خلیفہ منظور احمد بن خلیفہ فیض محمد صاحب مرحوم مغفور قوم لنگاہ سکنہ اوچ شریف محلہ بخاری ضلع بہاولپور۔ حضرات شیوخ المشائخ جناب مخدوم صاحبان قدس سرہٗ سجادگان سادات عظام دربار گوہر بار فیض آثار بخاری حضرت شیخ جلال الدین سرخپوش بخاری قدس سرہٗ کے عنایات خسروانہ و فیوضات کریمانہ جدی طور پر مجاور قدیم دربار فیض آثار حضرت قطب العالم کاشف اللوح والقلم صاحب الانعام والکرم شیخ المشائخ حضرت سید مخدوم جہانیاں جہانگشت بخاری اوچیؒ کے رہے اور شجرہ نویس سادات بھی ہیں۔ حالات و کمالات بزرگانِ دین فرزندان حضرت سید المرسلین بہ ہدیہ راسخ الیقین سال ۱۳۹۰ھ میں ایک کتاب بنام "گلزار محمدی" جس میں حضور سرور کائنات رسالتمآب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم و اہل بیت عظام و بزرگان دین متین و سادات کرام کے مختصر حالات و کرامات خوارق بزرگان اوچ متبرکہ درج ہیں ہدیہ ناظرین پیش ہے۔ کاشف اللوح والقلم حضرت شیخ سید مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ و برکاتہٗ کی اشاعت کی چنانچہ دُعاگو نے سفرنامہ مذکور فارسی سے اردو میں ترجمہ کیساتھ نقل کی جو ہدیہ ناظرین ہے۔ ۱۹ اکتوبر

دعاگو خلیفہ منظور احمد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہٖ محمدٍ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔ آمین۔ ثم آمین

اما بعد ایں رسالہ ایست متبرکہ ازاں قطب الاقطاب مخدوم سید جلال الدین جہانیاں جہاں گرالمعروف مخدوم جہانیاں جہاں گشت قدس سرہ العزیز کہ در عالم کون ومکاں بسیر وطیر چہلسال برّ وبحر طے کردہ وہفت حج اکبر گزاردہ وبروضہ مطہرہ منورہ متبرکہ احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جاروبے کردہ وسلام دادہ کہ السلام علیکم یا جدّی واز روضہ انور آواز برامدہ وعلیکم السلام یا ولدی و کعبہ مومناں بیت اللہ را چند مدت طواف کردہ وچہل چلہ آنجا مجاہدہ کردہ وبعد مجاہدہ بمشاہدہ حقانی مشرف شدہ وسرفرازی یافتہ وبعد از شرافت حکم شدہ کہ ای سیّد جلال الدین تو مولللّٰہ قانتین برخیز زیارت مردان خدا کن وپارۂ ملک خدارا معائنہ کن

یعنی حضرت سیّد مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے چالیس سال تک خشکی وتری میں مُلک خدا کی سیر کی اور سات حج اکبر ادا کئے اور روضہ اقدس پر جاروب کشی کی اور روضۂ اطہر سے "السلام علیک یا جدی" کا جواب "علیک السلام یا ولدی" پایا اور بیت اللہ کا طواف کرتے رہے اور وہاں چالیس چلے مجاہدہ کئے اور مشاہدہ حقانی سے مشرف ہوئے اور بعدہ حکم ہوا کہ "تو مولللّٰہ قانتین" مردان خدا و ملک خدا کا معائنہ کر

Marfat.com

قولہ تعالیٰ۔ "سیروا فی الارض ثم فانظروا کیف کان عاقبۃ للمتقین" و باشارت بشارت ایشان بجانب بیت المقدس حکم شدہ کہ بآستانہ حضرت خلیل الرحمٰن مشرف شوند یعنی بیت المقدس جانے اور آستانہ حضرت ابراھیم خلیل اللہ سے شرف حاصل کرنیکی بشارت ہوئی فرماتے ہیں :۔ چہ بینم کہ در آنجا یک لکھ و بست و چہار ہزار پیغمبران مدفون کردہ بودند پیغمبران دیگر گفتند کہ یوسف بادشاہ بود۔ ایشاں راچہ نسبت است کہ بادشاہ در پیغمبران باشد، آنگاہ مہتر یوسف را از آنجا کشیدہ چہار کردہ از بیت المقدس چبوترہ بستہ بر آں جائے دفن کردہ اند یعنی بیت المقدس جاکر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک لاکھ اور چوبیس ہزار پیغمبروں کے مزارات ہیں اور کشف ہوا کہ ان میں یوسف نامی بادشاہ دفن ہے جس کا پیغمبروں میں ہونا ٹھیک نہیں چنانچہ وہاں سے نعش نکلوا کر بیت المقدس سے چار کوس دُور چبوترہ بنوا کر دفن کرایا گیا۔ یک اربعین آنجا چلہ کشید و جمع پیغمبران شفیع آوردم۔ بکرم اللہ تعالیٰ از زیارت خیلے فتوح روزی شدہ۔ بشکرانہ آں فیض یکصد ختم، کلام اللہ خواند و بارواح بزرگان بخشیدم یعنی فرماتے ہیں کہ وہاں بیت المقدس میں چالیس چلے ادا کیے اور پیغمبروں کو شفیع بنایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے روزی فراخ ہوئی جس کے شکرانہ میں ایک سو ختم قرآن شریف پڑھ کر پیغمبروں کی ارواح بخشتے فرماتے ہیں و بروز چہارشنبہ وقت عصر ہاتف آواز داد کہ بجانب شام برسید کہ آنجا مسجد اقصیٰ ست۔ بیک حملہ آنجا رسیدم چہ بینم کہ در آں مسجد در ہر شب ہزار و یک نظر رحمت نازل میشود و دراں مسجد نود و نہ ستون اند و مشاہیر ست کہ ہر کہ دریں مسجد در آید

Marfat.com

چنانچہ برگ درختاں بوقت خزاں میریزند چناں گناہاں ایشاں دور میشوند دریں مسجد شریف چند ہفتہ ماندہ مکاشفہ روحانی حاصل کردہ شد یعنی بدھ کے دن عصر کے وقت ہاتف نے آواز دی کہ شام کیطرف جاؤ کیونکہ وہاں مسجد اقصٰی ہے میں فوراً وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ہر رات ایک ہزار ایک رحمتیں حاصل ہوتی ہیں اور اس میں ننانوے ۹۹ ستون ہیں اور مشہور ہے کہ جو کوئی اس مسجد میں آتا ہے اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جسطرح موسم خزاں میں درختوں کے پتے جھڑتے ہیں اس مسجد میں چند ہفتے قیام کیا اور مکاشفہ روحانی حاصل کیا بعدہ فرماتے ہیں: باز بجانب مسجد جامع دمشق حکم شدہ کہ رفتہ زیارت آں مسجد بکنید کہ عبداللہ عمر خطاب رضی عمارت کردہ است و ہفتاد ہزار شتر مال بروخرچ کردہ است و پانزدہ ہزار انبیاء در یک رکن آں مسجد خفتہ اند۔ و آنرا دوازدہ ہزار محراب ختہ اند و در محرابے پیغمبرے خفتہ است و در ہر پایہ پیغمبر یک ستون از سنگ مرمر است و دراں مسجد دروازہ ہزار قندیلہا تے است روشن و در سومئی رکن آں مسجد خلائق خدا نماز میگزارند ہمچنیں مسجد در عالم کم است گرد ہر چہار طرف او آب روان ست و بمقدار پانصد کس فقرا غربا زاویہ گرفتہ بعضے بتلاوت قرآن و بعضے بذکر جلی و خفی مشغول اند و مردان خدا کہ رجال اللہ غیب اند چنانکہ ابدال و اوتاد و اخیار و ابرار و غوث و قطب ہر روز در آنجا گذر میکنند کہ جائے مہیب و پرتاثیر است و بغیر طالبان حق دیگر ہیچکس امجال نباشد کہ اندر مسجد قرار گیرد ایں دعاگو رفتہ دراں منزل آرام گرفتہ تا آنکہ خمس چلہ در آنجا کشید و ذوق خاص حاصل شدہ یعنی جامع مسجد دمشق جسے عبداللہ بن عمر خطاب رضی نے تعمیر کروایا تھا کی جانب جانیکا حکم ہوا وہاں جاکر اس مسجد کی

Marfat.com

زیارت کی تو معلوم ہوا کہ اس مسجد پر ستر ہزار شتر مال خرچ ہوئے تھے اور اس مسجد کے ایک رکن میں پندرہ ہزار انبیاء استراحت فرما ہیں جن کیلئے بارہ ہزار محراب بنے ہوئے ہیں اور ہر محراب میں ایک پیغمبر آرام فرما ہے اور ہر پیغمبر کیلئے ایک ستون سنگِ مرمر سے بنا ہوا ہے اس مسجد میں بارہ ہزار قندیل روشن ہیں اور صحن مسجد میں مخلوقِ خدا نماز پڑھتی ہے ایسی مسجدیں دنیا میں بہت کم ہیں اس کے گرد چاروں طرف پانی جاری ہے اور بمقدار پانچ سو فقراء و غربا دائرہ میں بعض تلاوت کلام اللہ و بعض ذکر جلی و خفی میں معروف ہیں اور مردانِ خدا جو رجال غیب ہیں جیسے ابدال، اوتاد، اخیار و ابرار و غوث و قطب روزانہ وہاں حاضر ہوتے ہیں کیونکہ یہ ہیبت ناک اور پُر تاثیر مقام ہے اور طالبانِ حق کے سوا اور کسی شخص کو وہاں رہنے کی طاقت نہیں یہ دعاگو (مخدوم جہانیاں) اس مسجد میں داخل ہوا اور پانچ چلے تک وہاں قیام کیا اور خاص لطف اندوز ہوا بعد ازاں بدشت کربلا حکم شدہ کہ حضرت امام حسینؑ شہید را زیارت بکنید پنج سیر سرمہ از پایاں قبر مبارک ایشاں برداشتہ چند مدت بچشم خود کشیدم بسیار فائدہ دیدم و چنداں خلق خدا ازاں سرمہ مستفید شدند کہ در شمار نیاید بسیار نابینا روشنی یافتند و بدانکہ آنروز کہ خون مبارک امام حسینؑ شہید بر زمین افتادہ بود از حضرت جلیل الجبار واحد القہار مہتر جبرائیل را حکم شدہ کہ ایں خون مبارک ایشاں در شیشہ انداختہ نزدیک پایاں او رضی اللہ تعالیٰ عنہ در زمین پنہاں ساختند و خلق خدائیتعالیٰ از اطراف آمدہ جہت تبرک قدرے ازاں آنجا گل میسر ندبلا شک مقصود مے یابند و مشاہیر است کہ مردماں صاحب اعتقاد بمقدار بیست و پنج گز زمین از پایان قبر مبارک خاک کاویدہ اند و خاک بردہ اند و در روز عاشورہ آں

Marfat.com

غار مانند دیگ در جوش مے آید و از آں غار مرد ماں لنگ و نابینا و باد زدہ خاک مے برند مقصود مے یابند و دیگر کرامت این است کہ یک چشمۂ آب از پایان قبر مبارک ایشاں بیروں مے آید از آں آب زراعت کثیر مے شود آنجا مشہور است و کوہ لبنان یکے از کوہ بہشت است و آب ہا کہ در عالم خدائیتعالیٰ جاریست از آں کوہ پیدا میشود و بالائے آں کوہ مقام چہل ابدال است کہ در عالم سیر و طیر میکنند و در آں کوہ چہل محراب است و در ہر محراب یک یک ابدال مے ماند و پیش ہر یک چشمہ آب رواں میگزرد و گاہ گاہے در آنجا آواز ذکر اللہ تعالیٰ و تلاوت قرآن کلام اللہ مے آید چنانکہ اکثر مرد ماں آواز مے شنوند و لیکن ہیچکس را در نظر نمے آیند مگر آں مرد ماں راکہ صاحب دل اندو درختہائے آنجائیکہ میوہ گوناگوں مے آرند ایں دعاگو آنجا رفتہ چنداں عجائبات معائنہ کردہ و دیگر در آنجا ہمیشہ انوارہا نازل میشوند یعنی حکم ہوا کہ کربلا معلےٰ جا کر حضرت امام حسینؑ شہید کی زیارت کریں میں نے قبر مبارک کے پاؤں سے پانچ سیر سرمہ اٹھایا اور کافی عرصہ تک اپنی آنکھوں میں ڈالتا رہا اور بہت فائدہ اٹھایا اس سرمہ سے بے شمار بندگان خدا مستفید ہوئے اور بے شمار اندھے بینا ہو گئے جس دن حضرت امام حسینؓ کا خون اس زمین پر پڑا۔ اللہ جل شانہٗ نے حضرت جبرائیل امین کو حکم دیا تھا کہ اس خون مبارک کو شیشہ میں ڈال کر قبر مبارک کی پائنتی میں دفن کر دو اس وجہ سے چاروں طرف سے مخلوقِ خدا نے آکر بطور تبرک یہ مٹی حاصل کرتے رہے اور مقصود حاصل کرتے رہے اور مشہور ہے کہ صاحبِ اعتقاد لوگ قبر مبارک کی پائنتی سے پچیس گز زمین کھود کر لے گئے اور عاشورہ کے دن یہ زمین دیگ کی طرح جوش مار کر پوری ہو جاتی ہے

Marfat.com

اور لنگڑے، نابینا اور باد زدہ لوگ مٹی لے جاتے ہیں اور مقصود حاصل کرتے ہیں دوسری کرامت یہ بھی ہے کہ قبر مبارک کے قریب سے ایک چشمہ بہتا ہے جس سے زراعت میں برکت ہوتی ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ کوہِ لبنان ایک بہشتی پہاڑ ہے جس سے دنیا کے دریا جاری ہیں اور اس پہاڑ پر چالیس ابدال رہتے ہیں جو دنیا میں سیر کرتے رہتے ہیں اس پہاڑ پر چالیس محراب ہیں اور ہر محراب میں ایک ابدال رہتا ہے اور ہر ایک کے پاس سے ایک چشمہ گزرتا ہے اور کبھی کبھی وہاں سے اللہ تعالیٰ کے ذکر اور تلاوت کلام اللہ کی آواز آتی ہے چنانچہ اکثر لوگ یہ آواز سنتے ہیں لیکن کوئی شخص نظر نہیں آتا مگر صاحبدل خدا رسیدہ لوگ دیکھتے ہیں اور وہاں گوناگوں میوہ دار درخت ہیں یہ دعاگو وہاں پہنچا اور کئی عجائبات کا معائنہ کیا اور وہاں ہمیشہ انوارِ حق نازل ہوتے ہیں اس کے بعد شہر نہاوند جانیکا حکم ہوا لکھتے ہیں۔ بعد ازاں بجانب شہر نہاوند حکم شدہ بفیضِ الٰہی دراندک زمانہ درآنجا رسیدم و آں شہر مسجدے جامعہ وسیعہ دارد کہ درآں مسجد سی و سہ ہزار اصحاب رسول اللہ صلعم بطریق خواب خفتہ اند و جمیع اصحاب را در تابوت کردہ نہادہ اند و دفن نکردہ اند و ہر سیاحے کہ آنجا میرود و زیارت میکند۔ چے مے بیند کہ بر زخمہائے مجروح پنبہ داشتہ اند و ہمچوں کسے مجروح را از جراحت زخم دور میکند از اں زخمہائے خون بید ریغ رواں میشود و چوں آں مجروح باز میدارد بر زخمہائے بدانسک آں خون مے ماند بکرم الٰہی طرفہ فیضے ازیں بزرگواراں روزی شدہ ایں دعاگو چند روز ماندہ و بعین الیقین تجربہ کردہ و معائنہ نمودہ یعنی اسکے بعد شہر نہاوند جانیکا حکم ہوا خدا تعالیٰ جل شانہٗ کے فضل سے تھوڑے ہی عرصہ میں وہاں پہنچا وہاں ایک جامعہ مسجد میں جو کہ بہت وسیع ہے رسولِ خدا کے تینتیس ۳۳ ہزار صحابہ بصورت نیند سوتے

Marfat.com

ہوئے ہیں تمام صحابہ تابوت میں رکھے ہوئے ہیں اور دفن نہیں کئے گئے اور وہاں آنیوالا ہر سیاح اُنکی زیارت کرتا ہے اور دیکھتے ہیں کہ ہر زخم محلوج پر پنبہ رکھا ہوا ہے جسکے ہٹانے سے زخم سے خون جاری ہو جاتا ہے اور محلوج واپس رکھ دینے سے بلا شک خون رہتا ہے ان بزرگان سے بفضلِ خدا فیض حاصل کیا اور کئی دن وہاں رہا اور بچشمِ خود بعین الیقین تجربہ و معائنہ کیا۔

بعد ازاں بروز شنبہ بعد از نماز فجر حکم شدہ کہ بجانب کوہ طور سینا رفتہ زیارت کنید وچوں آنجا رفتیم زیارت مہتر موسیٰ علیہ السلام صلوات اللہ علیہما بجا آوردیم و برکات آنجا مشرف شدیم و معائنات عجائب و غرائب دریافتیم دیدیم کہ بہ برکت ایشاں فیض ربانی بردلم وارد شدہ چندروز مجاہدہ و ریاضت کردیم تا نکہ بمہتر کلیم اللہ علیہ السلام مشرف شدیم و از لطف و کرم ایشاں چند سوال درخاطر داشتیم از وی پرسیدیم ہمہ را جواب با صواب یافتیم وگستاخی کردہ باز ایں سوال کردیم کہ یَارَبِّ اَرِنِیۡۤ اَنۡظُرۡ اِلَیۡکَ گفتی لَنۡ تَرٰىنِیۡ چگونہ جواب یافتی فرمود کہ ای فرزند ایں از ما ست کہ بر ماست فضولی را جواب ہمیں است کہ یافتیم و آواز لطف خویش جواب خطاب فرزندی فرمودہ است وایں فقیر دو ماہ کامل بالا کوہ طور سینا ریاضت کشیدہ وقتے حضرت کلیم اللہ بایں خطاب مخاطب کردہ کہ ای فرزند ولد النبی مقصود شما بیشتر است بروترا بخدا تعالیٰ سپردیم یک سیر خرما پختہ بایں دعا گو عنایت فرمودند کہ یک سال تمام باآں خرما روزہ افطار میکردیم یعنی لجدہ"

بروز ہفتہ بعد نماز فجر کوہ طور سینا جاکر زیارت کرنیکا حکم ہوا وہاں پہنچ کر حضرت مہتر موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت کی اور برکات سے مشرف ہوئے اور عجائبات کا معائنہ کیا جنکی برکت سے

Marfat.com

دِل پر فیض ربانی وارد ہوا چند دن وہاں مجاہدہ اور ریاضت کی حتیٰ کہ حضرت موسیٰ کلیم اللہؑ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ان کو مہربان دیکھ کر میں نے اپنے دل کے چند سوال پیش کئے اور جواب باصواب پایا گستاخی کرتے ہوئے میں نے سوال کیا "یَا رَبِّ انظر الیک" کے جواب میں "لن ترانی" کیوں کہا گیا۔ فرمایا کہ ای فرزند اپنے کیئے کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے میرے فضول سوال کا یہی مناسب جواب تھا آپؑ نے مہربانی سے مجھے فرزندی کے خطاب سے نوازا۔ یہ فقیر دو ماہ کامل کوہ طور سینا پر ریاضت کرتا رہا تو آپؑ نے فرمایا "ای فرزند ولد النبی تمہارے ذمہ بہت سے کام ہیں جاؤ سپرد خدا" ایک سیر خرما مجھے عنایت فرمایا جس سے میں نے ایک سال سالم روزافطار کیا۔ بعد ازاں بجانب بغداد حکم شدہ کہ حضرت غوث الثقلین خواجہ اویس قرنیؓ و سائر بزرگان کبار در آنجا خفتہ اند و حضرت سلطان محی الدین مخدوم سیّد عبدالقادر جیلانی قدس سرہٗ ہم در آنجا خفتہ است کہ وے را کرامتہا آنچند انست کہ در شمار نیامد مگر ایں فضیلت وے راسزد کہ در ہر روز یک غلام کہ تہ جاہل از بازار خریدہ در نظر ایشاں مے آرند ہم در آں لحظہ او را سر دل مکشوف مے گردد و آشنائی خدا مے سازد و ایشاں چہل سال زیستند و چنانچہ در دنیا آمدہ بودند ہمچناں سلامت رفتہ اند چیزے لذت نگرفتہ و نخوردہ بودند چنیں مردان خدا در آں شہر معظم خفتہ اند و بہرۂ فیض از روحانیت ایں بزرگ و ازاں خیلے فتوح حاصل شدہ و خاصۃً قبر حضرت خواجہ اویس قرنی بر کوہ بلند کردہ اند و در ہر آستانہ متبرکہ یکیک چلہ کشیدم و زیارت ایں بزرگواراں کردہ فیض و فتوحات از ایشاں حاصل کردہ شدہ چند انکہ سلیم القلب و فیض باطنی روزی شدہ یعنی فرماتے ہیں اس کے بعد بغداد جانیکا

Marfat.com

حکم ہوا کہ وہاں غوث الثقلین خواجہ اویس قرنیؓ و دیگر بہت سے بزرگان استراحت فرما ہیں اور حضرت
سلطان محی الدین مخدوم سید عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی قدس سرہٗ بھی آرام فرما ہیں جن کی اتنی کرامات
ہیں کہ شمار میں نہیں آتیں اور یہ فضیلت صرف انکے لیئے ہے کہ ہر روز ایک جاہل مطلق غلام بازار سے
خرید کر آپؒ کے پاس لاتے ہیں تو آپکی نظر مبارک سے اسی وقت اس غلام کے دل پر اسرار مخفی ظاہر ہو جاتے
ہیں اور اللہ عزوجل سے آشنا ہو جاتا ہے (ولی اللہ بن جاتا ہے) اور وہ چالیس سال زندہ رہے جسطرح
دنیا میں آئے اسیطرح سلامت گئے اور دنیا کی لذت اور کھانے پینے کی عیاشی کے قریب نہ بھٹکے ایسے
مردان خدا اس متبرک شہر میں مقیم ہیں ان بزرگوں کی روحانیت سے فیوض و فتوح سے بہرہ ور ہوئے حضرت
اویس قرنیؓ کا مزار ایک بلند پہاڑ پر بنا ہوا ہے میں نے ہر آستانہ ایک ایک چلہ ادا کیا اور ان بزرگان کی زیارت
کی اور انکے فیض باطنی سے اتنا فیض اور فتوحات حاصل کی کہ طبیعت سیر ہو گئی بعد ازاں بجانب سراندیپ
حکم شدہ کہ آنجا قدم ابوالبشر آدم علیہ السلام است و مہتر جبرائیلؑ را حکم شدہ کہ آدمؑ را بموضع سراندیپ
ببرید و آنجا ہیچ آبادانی نیست چنانچہ گنہگار را در بندیخانہ بدارند ہمچناں آدمؑ را در آنجائے متوحش
بدارند مگر ہمیں فضیلت کہ کشن و سفید بمثل تخت بودہ است بر آں سنگ چہل سال بہ یکپا تے استادہ
بہ توبہ و زاری بنالید و بعضے میگویند کہ ہفتاد سال آب چشم او چنداں باریدہ کہ از قطرۂ اشک او جواہر
ولعلہا تے و یاقوتہا و زمردہا پیدا شدند کہ از شعاع آنہا آفتاب نیر طلعت یافتہ و آں سنگ سفید کہ
زیر پائے بابا آدمؑ بود علامت قدم او سہ گز از زمین بالا بر آمدہ و گرد دیگر و آں مقام دریا است و آنجا
فیلاں و درکاں و دیواں و پریاں و غول بیابانی بودہ اند۔ و آنجا ہیچ آدمی زاد دنیا شد مگر ہمیں

Marfat.com

رام ولچھمن بوده است از ذریت مہتر آدمؑ و کافران که از ولایت سراندیپ حکایت کنند خلافت وطریقه آں ولایت یکنوعست و جائے موحش وہیب است و لیکن تجلیات نورانی ہر شب وارد میشود و آواز ہاغیبی بے جہت پیدا میشود و ایں دعاگو چند مدت سکونت گرفته ہر روز با مردان خداکه واصلان حق اند ملاقات کرده آمد چنداں کرم وعنایت فرمودند که قدر آں خدا رسیدا ند و بدانکه طائفه کافران که سددیا راشکسته سراندیپ را تاراج کرده بودند سلطان سکندر درآنجا رفته یکساں تمام مانده دریارا سد بسته ومحکم ساخته جزیره کافرانه اخراب کرده دردین خود آورده چنداں مال وخزائن وردست آوارده که لا تعدّ و لا تحصٰی و بعد فتح کافراں بجانب سراندیپ متوجه شدند. ودر جنگل ویرانگی در آمدند چند روز راه گم کردند در تاریکی کوہستان در آمدند ودراں جنگل فیلاں وغول بیابانی وشیراں ودیگر جانوراں مہیب لشکر سلطان را پریشان میکردند وخراب ساختند چنانکه سکندر بذات خود وسائر حکمائیز در دریائے فکر غوطه خوردند ودر دعاؤ مناجات ودر تفرع وزاری مشغول مے شدند. وتمامی عساکر در دریائے حیرت ودرمیان توبه واستغفا آمدند بعد از چند روز بفرمان باری عزّ اسمهٗ دو شخصے بصورت دو طاؤس آمدند بالائے سلطان سکندر آواز کردند که اے سکندر ہزیمت خوردی وقدرت قادر را معائنه کردی آں رتبه ذوالقرنین را کجا کردی قوله. وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ. این است چنانکه قوله تعالیٰ کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ رکنوں بیاترا ره بنمائیم ومعبود خود را دریاب دعبودیت خود را ثابت وار بعده سلطان سکندر گفت که ای آفریدگان خدا وا اے بندگان مارا بآرزوے مابرسانید تاقدم مہتر آدمؑ را زیارت بکنیم ایں ہر دو مرغان پیشتر شدہ مے پریدند و ذیال آں مرغان کوچ کردند بکرم الٰہی در اندک ایام آنجا رسیدند که

Marfat.com

مقصود ایشان میبود۔ آں قدم مبارک را زیارت کردند بسیار عجائبات آنجا را معائنہ نمودند۔ و آں ہر دو مرغاں در ینجا رسانیدہ پرواز کردند و غائب شدند۔ در ینجا سلطان سکندر مرغ فکر را پرواز دادہ بدید کہ آیا قدم بابا آدمؑ را بالا کوہ رسیدن بسیار مشکل امریست تتبع میباید کرد کہ بطریق آسانی بالا او تواں رسید چونکہ جائے کہ قدم مبارک است بس بلند جائے است بالا رفتن محال است سکندر چند روز مقام کردہ بحکمت حکیماں فکر کردہ ہفت زنجیر آہنی ساختہ برآں کوہ استوار کردند تا ہر سیاحے کہ بآرزوئے زیارت قدم بابا آدمؑ آید بطریق آسانی زنجیر ہا اگر فتنہ بالا رساند و آنجا فیلاں امکان ندارد و زائراں بطریق خاطر خواہ بالا رفتہ زیارت قدم مبارک مہتر آدم ابوالبشر میکند و مشہور است کہ برآں کوہ ہر شبے مردان از غیب فرودے آیند بعضے بذکر جلی و بعضے بذکر خفی و بعضے بتلاوت قرآن مشغول اند لیکن در نظر نمے آیند۔ ہر کس کہ در آنجا میرسد و البتہ مقصود رسد کہ جائے مہیب و پُر تاثیر است و عظمت تمام دارد و سلطان سکندر ایں کار را استوار با ہتمام رسانیدہ بامر الہی دیگر طرف متوجہ شد و ایں دعا گو با شوق تمام در آنجا بطریق آسانی بر رسید و زیارت قدم مبارک مہتر آدمؑ روزی شد و چند روز ماندہ عجائبات آنجا مشرف شدیم و خاطر خواہ معائنہ کردیم یعنی پھر سراندیپ کیطرف جاکر مہتر آدمؑ کے قدم مبارک کی زیارت کر نیکا حکم ہوا حضرت جبرائیلؑ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا تھا کہ آدمؑ کو سراندیپ میں جو غیر آباد جگہ ہے اتار دو کیونکہ گنہگار کو قید خانہ اور مہیب جگہ رکھا جاتا ہے لیکن اسمیں فضیلت یہ تھی کہ آپکو ایک سفید پتھر پر جو تخت کیطرح تھا اتارا گیا جس پر آپؑ نے چالیس سال ایک ٹانگ پر کھڑے ہوکر توبہ و زاری فرماتے رہے اور بعض کے نزدیک ستر سال اسقدر روئے کہ آپکا ہر قطرہ آنسو سے جواہر و لعل و یاقوت و زمرد پیدا ہوئے

Marfat.com

جن کی روشنی سے سورج نے روشنی حاصل کی اور وہ پتھر جو آدمؑ کے قدم میں تھا زمین سے تین گز اونچا تھا اور اس کے ارد گرد دریا تھا وہاں ہاتھی دیگر جنگلی جانور دیو پریاں وغیرہ رہتے تھے لیکن آدم زاد کوئی نہ تھا مگر رام ولکشمن، آدم علیہ السلام کی اولاد سے ہوئے ہیں اور سراندیپ کی ولایت سے جو کفار کی کہانیاں مشہور ہیں غلط ہیں یہ ملک مہیب اور خوفناک ہے لیکن نورانی تجلیات ہر روز نازل ہوتی ہیں اور غیبی آوازیں آتی رہتی ہیں یہ دعاگو کچھ عرصہ وہاں مقیم رہا اور مردانِ خدا سے ملاقات کرتا رہا جنہوں نے اتنے فیوض وعنایات سے نوازا کہ خدا ہی جانتا ہے۔ کفار جنہوں نے دریا کی حدود توڑ کر سراندیپ کی ولایت کو برباد کیا تھا سلطان سکندر نے وہاں پہنچ کر دریا کی حدود کو پختہ کیا اور کفار کے جزیرہ کو تاراج کیا اور اپنے مذہب پر لایا اور بیشمار مالِ غنیمت لیگیا۔ کفار کی سرکوبی کے بعد سراندیپ میں داخل ہوا ویران جنگل میں چند دن بھٹکتے رہے۔ جنگل کے ہاتھیوں، شیروں اور جانوروں نے سکندر کی فوج کو بہت پریشان کیا اور نقصان پہنچایا سکندر اور اسکے امرا اور حکماء کو فکر لاحق ہوئی اور دعا اور مناجات کرنے لگے اور گریہ وزاری کی اور بمعہ لشکر توبہ واستغفار کی تو اللہ عزوجل دو مور نمودار ہوئے اور سلطان سکندر سے کہنے لگے کہ اے سکندر شکست کھا کر قدرت کاملہ کا معائنہ کیا ذوالقرنین کا رتبہ کیا ہوا آؤ اور قدرت ایزدی کا نظارہ کرو اور اپنی عبودیت کو قائم رکھو۔ سلطان سکندر نے کہا کہ اے مخلوقِ خدا ہمیں مقامِ آرزو تک پہنچادیں تاکہ ہم قدم مبارک بابا آدم علیہ السلام کی زیارت کریں چنانچہ دونوں مور آگے اڑے اور انکے پیچھے لشکر نے کوچ کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تھوڑے ہی دنوں میں مقصود کو پہنچے قدم مبارک کی زیارت کی اور وہاں کی عجائبات کا معائنہ کیا اور دونوں

Marfat.com

مور اُڑتے ہوئے غائب ہوگئے سلطان سکندر کو معلوم ہوا کہ پہاڑ کی اتنی بلندی پر پہنچ کر قدم
مبارک کی زیارت کرنا بہت مشکل ہے اور پہنچنے کی ترکیب سوچنے لگے اور ساتھ زنجیر لوہے کے استوار
کئے گئے تاکہ ہر سیاح ان زنجیروں کے ذریعے آسانی سے پہاڑ پر چڑھ کر قدم مبارک کی زیارت کر سکے
مشہور ہے کہ مردان خدا غیب سے ہر شئے پہاڑ پر لاتے ہیں اور بعضے ذکر جلی و بعضے ذکر خفی اور بعضے
تلاوت قرآن شریف میں مشغول رہتے ہیں لیکن نظر نہیں آتے اور جو شخص اس جگہ آتا ہے اپنا مقصد حاصل
کرتا ہے کیونکہ یہ جگہ مہیب اور پُر تاثیر ہے اور عظمت تمام رکھتی ہے سلطان سکندر اس کام سے
فارغ ہو کر اللہ تعالیٰ کے حکم سے دوسری طرف چلے گئے یہ دُعاگو آسانی سے وہاں پہنچا اور قدم مبارک
کی زیارت کی چند روز قیام کیا اور عجائبات سے مشرف ہوا اور اچھی طرح معائنہ کیا۔ باز ازانجا بجانب
شہر مصر حکم شدہ چوں رفتیم دیدیم کہ شہر لیست معظم و انبوہے آں شہر چناں مے نماید گویا تمامی
آدمیان از عالم خدا در ینجا ساکنند۔ و دیدیم کہ در شہر بصرہ درختان خرما چندانست کہ در شمار
نیاید آں نخلستان بمقدار زمین چہل فرسنگ است و درآں مقام حضرت خواجہ حسن بصری و حضرت امام
زین العابدین وسعد وسعید و طلحہ و زبیر و سائر اصحاب خفتہ اند۔ ہر ہمہ را زیارت کردیم و بروحانیت
ایشاں مشرف شدیم و معلوم شد کہ تا شانزدہ کروہ آواز و غلغلہ بانگ نماز آں شہر مصر بر وقت شنیدہ میشود
سبحان اللہ چنیں در عالم کم است و دریں شہر عجائبات چندانست کہ در شرح و کاغذ نگنجد و دریں شہر
پنج ہزار مسجد ہا جامع است و پنج ہزار منارہا بلندہا و پنج ہزار لنگر بادشاہانہ کہ از جہت خویش
و بیگانہ طعام مے پزند و تخت و قصر ہا بادشاہ خود است کہ منکوحہ او شیریں بود کہ فرہاد برا و عاشق

Marfat.com

گشته۔ حکایت :۔ آوردہ اند کہ حاجی نام عرف فرہاد قدعادی داشت از جائے پیدا شد ناگاہ نظر او
بر شیریں افتاد عاشق و مبتلا گشت این خبر عشق او بخسرو رسید فکر و مصلحت ساختہ حیلہ ہائے انگیختہ
و فرہاد را طلبیدہ گفتند۔ ای فرہاد دہر کارے کہ تیرا بگویم اگر بکنی ترا شیریں بدہم فرہاد گفت کدام کا
است بغرمائید۔ خسرو بادشاہ و کیلان ار فرمودند ایں کوہ بلند کہ مے بینی برو و در او سوراخ بکن آنگاہ
بیا تا ترا شیریں بدہیم آں تکلیف فرہاد تسلیم کردہ استادہ شد و در کار کوہ کندن مشغول شد و خسرو نیز ایں قرار
قبول کرد و فرہاد اول کار آغاز نقش صورت یار بکندیدن گرفت بعدہٗ سوراخ کوہ کندن گرفت بقوت
عشق نزدیک کوہ را سوراخ طیار کرد وایں خبر بادشاہ رسید کہ فرہاد کار آخر کرد و شیریں خواہد برد
بمحض شنیدن ایں خبر خسرو حیران و نگران شد گفت اے وزیراں دریں کار تدبیر و چارہ باید کرد چنانچہ
ازیں داغ جدائی نجات یافتہ شود کہ فرہاد از من شیریں خواہد برد بعد ازیں گفتگو خسرو از برائے
دفع دلگیری بطرف شکار متوجہ شد و شیریں چوں محل خالی دید از جذبہ عشق فرہاد در دل او محبت عنان
کشید تا آنکہ شیریں سوار شد و پیش فرہاد رفتہ حضور گشت و گفت کار خود تمام کردی بیا مراد خود برسا فرہاد
گفت اے شیریں مذہب عشق پاک بازی است تا آنکہ حلال نباشد نزد عاشقاں تمتع گرفتن حرام است
د عاشقی رغبت و مروانرا بسینہ راحت است یسلسلہ بند ست و شیرانرا بگردن زیور است۔ شیریں یقین کرد
کہ مذہب عشق جز پاکبازی نیست ایں سخن بغایت تلخ آمدش و سوار شدہ اسپ را از سر غصہ تیز کردہ و بدو
اند۔ بقضائے الہی اسپ شیریں در غار کوہ افتاد اسپ لنگ شد جنبیدن نتوانست۔ فرہاد دید کہ اسپ
شیریں لنگ شد فرہاد اسپ را بہمراہ شیریں بر داشتہ بر گردن خود نہاد و تا بقصر پادشاہ برسانید و خود

Marfat.com

بازگشت ۔ درکار خود مشغول شد وچوں بادشاہ از شکار بازگشتہ آمد۔ این وسوسہ در دل او بیقراری داد
کہ آیا فرہاد محبوب من خواہد برد وچگونہ زندانہ مے مانم درین فکر بود کہ ناگاہ یک پیرزال ضعیف آمدہ دعا
کردن گرفت کہ عمر بادشاہ بیش بار کم مباد کہ آدمیان شہر در دریائے اندوہ وفکر غرق اند کہ مبادا
فرہاد شیریں را از خسرو ببرد۔ الٰہی این کار مباد وچنیں غم والم ترا مباد بعد ازاں آں پیرزالہ عرض کرد کہ
اے عالم پناہ یک طبق پُر از حلوہ عنایت شود کہ من ہم یکے حیلہ خود سازم شاید کہ ازیں غم والم خلاص
یابد۔ بادشاہ فی الحال حلوہ ونان بحوالہ آں پیرزال کرد وازاں جا رواتہ شد۔ چہ بیند کہ فرہاد بطریق
پیل مست در کندن مشغول است۔ ہرگز بجانب آں پیرزال ہیچ توجہ والتفاتے نیاورد و پیرزالہ
دشمن خود دانست کہ پروائے ماندار د بعدہٗ آغاز کرد کہ اے پسر چہ خیال داری وچہ کار کنی کہ دریں
ساعت شیریں زن خسرو جان بحق تسلیم نمود وازیں جہاں فانی برفت و بادشاہ خسرو دیوانہ شدہ است
من بر تو آمدہ ام کہ بغیر زندگانی او چگونہ بموجب این کار میکنی بیا بخور ایں حلوہ کہ بہ تعزیت او
مہمانی کردہ بودند۔ فرہاد گفت چہ گفتی پیرزالہ مکارہ آغاز کرد کہ اے فرزند شیریں را دختر خود
خواندہ بودم و بہ نسبت فرزندی پیش او میگذارندم اکنوں آں دختر من بمرد و در جہاں نماند بشمارا
ہم پسر خود خواندہ بودم واین محنت ومشقت شما ضائع شد پس این خبر بشمار رسانیدن فرض بود واین
آیہ قولہ تعالیٰ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ط برحق است درست است فرہاد بمجرد شنیدن این
سخن وفات ورحلت شیریں از مرد رد آہ دلسوز ناک کشیدہ ونعرہ برآوردہ تیشہ بر کوہ افتاد
ولبسوئے آسمان دیدہ بیفتاد وجاں بداد وبحق پیوست وآنزا کہ کہن سالہ فرسودہ حالہ بدافعالہ لعین

Marfat.com

کرد کہ جاں بمالک فردوس سپرد باز پیش بادشاہ آمدہ مژدۂ شادمانی رسانید کہ غم دور کن و از اندیشۂ دشمن آزاد و خوشدل باش خسرو آں مکارہ و غدارہ را خلعت داد۔ از روئے خوشی حکم کرد کہ فرہاد را در ہنجا زیر قصر ما بیارید و خود خسرو پیش شیریں رفتہ خبر موت فرہاد او را رسانید بمحض شنیدن خبر مرگ فرہاد دل شیریں بسوخت و رنگش زرد گشت و خورمی از دلش مرتفع شد۔ و بہ حکم بادشاہ فرہاد را در تابوت کردہ تحت قصر بادشاہ آوردند شیریں را خبر رسانیدند کہ فرہاد را کفن دادہ و در میاں تابوت کردہ تحت قصر بادشاہ آوردہ اند و نہادہ اند شیریں بغیر معلومی بادشاہ بالائے قصر آمدہ بدید کہ تابوت فرہاد ہمیں است کہ مے نماید۔ درآں زماں چناں سوزش در دل او اثر کرد کہ از بالائے قصر خود جست زدہ بر سر تابوت فرہاد افتاد و جاں بحق تسلیم نمود و چوں ایں خبر بسمع خسرو بادشاہ رسید ملک و بادشاہی و تخت گذاشتہ روئے در عالم لاہوت بگرفت آخر او ہم جان بداد کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ و فرہاد کہ تیشہ بر کوہ زدہ بود بقدرت کمال الٰہی ازاں درخت انار پیدا شد و ہر سال باردار میشود و ازاں درخت یک انار سرخ پر خون و کبر بشکل قدیم اند و مشہور است کہ ازیں انار خلائق فیض میگرند واز برائے مرضے علاج میشود۔ ایں دعا گو در آنجا رفتہ بچشم خود معائنہ کرد یعنی اس کے بعد شہر مصر جانے کا حکم ہوا وہاں پہنچ کر دیکھا کہ مصر ایک بہت بڑا شہر ہے اسکی آبادی اتنی زیادہ ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ ساری دنیا کے آدمی یہاں مقیم ہیں اور کھجوروں کے اتنے درخت ہیں کہ شمار میں نہیں آتے اور تقریباً چالیس فرسنگ میں پھیلے ہوئے ہیں اور وہاں حضرت خواجہ حسن بصریؒ و حضرت امام زین العابدینؓ و حضرات سعد و سعید و طلحہ و زبیرؓ و بہت سے صحابہ کرام استراحت فرما ہیں سب کی

Marfat.com

زیارت کی اور انکی روحانیت کے فیوض سے مشرف ہوتے اور معلوم ہوا کہ سولہ[۱۶] کوس تک اس شہر کی
آواز اذان گونجتی ہے۔ سبحان اللہ ایسے مقامات دنیا میں بہت کم ہیں اس شہر میں بیشمار عجائبات
ہیں جنکی شرح کاغذ پر نہیں سماتی۔ اس شہر میں پانچ ہزار جامع مسجدیں، پانچ ہزار مینار اور پانچ
ہزار لنگر خانے ہیں جن میں اپنوں اور بیگانوں کیلئے کھانے پکتے ہیں اس شہر میں شاہ خسرو کے
محلات ہیں جسکی منکوحہ شہزادی شیریں تھی جسکے متعلق یہ حکایت مشہور ہے کہ عاد قوم کا ایک آدمی جس
کا نام حاجی اور عرف فرہاد تھا بڑا طاقتور تھا۔ ناگہ اسکی نظر محل پر کھڑی شیریں پر پڑی تو عاشق
اور مبتلا ہو گیا یہ خبر شاہ خسرو کو ہوئی تو صلاح و مشورہ سے فرہاد کو طلب کر کے طے کیا گیا کہ اس بلند
پہاڑ میں سوراخ کر دو تو تجھے شیریں دے دی جائیگی یہ تکلیف فرہاد نے تسلیم کرلی اور پہاڑ کو کھودنا
شروع کر دیا۔ شیریں کی صورت دل میں رکھ کر پورے انہماک سے پہاڑ کھودتا رہا عشق کی قوت سے
پہاڑ میں سوراخ کرنے میں کامیاب ہوا خسرو کو خبر ہوئی تو بہت حیران اور پریشان ہوا مشیروں اور وزیروں
سے حیلہ جوئی کیلئے مشورے کرنے لگا کہ کسطرح جدائی سے نجات ملے کیونکہ فرہاد شیریں کو لے جائیگا۔ دلگیری
دفع کرنے کیلئے شکار پر روانہ ہوا۔ شیریں محبت سے مجبور اور محل خالی دیکھکر فرہاد کو دیکھنے کیلئے
گھوڑے پر سوار ہو کر وہاں پہنچی اور کہنے لگی فرہاد تو نے کام ختم کرلیا آؤ اب اپنا مقصود حاصل کرو
فرہاد نے کہا اے شیریں مذہب عشق پاکبازی کا نام ہے حتیٰ کہ حلال ہو عاشقوں کے نزدیک موقع سے فائدہ
اٹھانا حرام ہے ۔ عاشقی تکلیف دہ کام ہے مگر مرد کو راحت ہوتی ہے۔ شیر قید کی زنجیروں کو گلے کا زیور
سمجھتے ہیں۔ شیریں سن کر مایوس ہوئی اور غصہ سے گھوڑے کو تیز کیا اور دوڑایا۔ بقضائے الٰہی گھوڑا پہاڑ

Marfat.com

کی غار میں گر کر لنگڑا ہو گیا اور چلنے کے قابل رہا فرہاد کو معلوم ہوا تو اُس نے شیریں کو گھوڑے سمیت کندھے پر اٹھا کر شاہی محل پر چھوڑ آیا اور واپس آکر اپنے کام میں مشغول ہو گیا جب بادشاہ شکار سے واپس آیا تو فرہاد کا شیریں کو لیجانے کا وسوسہ زیادہ ہوا اور محبوب کے چلے جانیکی جدائی کا صدمہ ستانے لگا۔ اسی دوران ایک بوڑھی مکارہ حاضر ہو کر درازی عمر و اقبال کی دعائیں دینے لگی اور شیریں کی جدائی کے غم و فکر سے نجات کیلئے حیلہ کرنیکی استدعا کی کہ مجھے کچھ حیلہ کرنے کیلئے ایک تھال حلوہ عنایت فرمایئے شاید آپکے غم کا مداوا ہو سکے بادشاہ نے فوراً حلوہ اور روٹیاں بڑھیا کے حوالے کر دیں بڑھیا وہاں روانہ ہو گئی جہاں فرہاد مست ہاتھی کی طرح پہاڑ کھودنے میں مصروف تھا اُس نے بڑھیا کے آنیکی کوئی خبر نہ لی۔ بڑھیا نے دشمن سمجھتے ہوئے خود بات کی کہ اے فرزند جس شیریں کیلئے تو یہ محنت و مشقت کر رہا ہے وہ فوت ہو چکی ہے۔ بادشاہ خسرو دیوانہ ہو گیا ہے میں تجھے یہ بتانے آئی ہوں کہ تو یہ محنت فضول کر رہا ہے، ادھر آ اور یہ حلوہ کھا جو میں شیریں کی تعزیت میں بطور مہمانی لائی ہوں، فرہاد بڑھیا کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا کہ کیا کہا ہے۔ بڑھیا مکارہ نے کہا کہ اے فرزند میں نے شیریں کو اپنی بیٹی بنایا تھا اور اسی نسبت سے میں اُسکے پاس رہتی تھی اب میری بیٹی فوت ہو گئی ہے اور میں تجھے بھی بیٹا سمجھتی تھی اسی لیے تمہاری محنت و مشقت ضائع دیکھ کر تمہیں خبر دینے فرض سمجھ کر آئی ہوں کہ "کُلُّ نفسٍ ذائقۃ الموت" صحیح ہے۔ فرہاد نے شیریں کی وفات کی خبر سنتے ہی تیشہ پہاڑ پر پھینک دیا اور چیخ مار کر آسمان کیطرف دیکھا اور گر کر اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا بڑھیا مکارہ فرہاد کی موت کا یقین کر کے واپس بادشاہ کے پاس آئی اور اسے دشمن سے خلاصی اور غم و اندوہ سے نجات کی خوشخبری سنائی خسرو نے خوش ہو کر بڑھیا مکارہ غدارہ کو خلعت دی اور حکم

Marfat.com

دیا کہ فرہاد کی نعش کو میرے محل کے نیچے لایا جائے اور خود شیریں کے پاس جاکر فرہاد کی موت کی خبر سنائی یہ خبر سنتے ہی شیریں کا دل جل گیا اور رنگ زرد ہوگیا اور خوشی مفقود ہوگئی بادشاہ کے حکم سے فرہاد کی نعش کو تابوت میں ڈالکر شاہی محل کے نیچے لایا گیا شیریں کو خبر دی گئی کہ فرہاد کو کفن دیکر تابوت میں ڈال کر شاہی محل کے نیچے لایا گیا ہے شیریں بادشاہ کی اجازت کے بغیر محل پر چڑھ گئی اور فرہاد کے تابوت کو دیکھتے ہی گر گئی عشق سے ایک دلدوز آہ نکلی اور فرہاد کے تابوت پر محل کے اوپر سے چھلانگ لگادی اور گرتے ہی جاں بحق ہوگئی جب یہ خبر بادشاہ کو ہوئی تو وہ تخت و تاج چھوڑ کر راہی ملک عدم ہوا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ۔ اور فرہاد نے جو تیشہ پہاڑ پر گرایا تھا قدرت الٰہی سے وہ انار کا درخت ہوگیا اور ہر سال بار آور ہوتا رہا جس میں ایک انار خون کی مانند سرخ ہوتا تھا جسکے متعلق مشہور تھا کہ مخلوق خدا اس سے فیض حاصل کرتی تھی اور جس مرض کیلیے بیجاتے تھے شفا ہوتی تھی دعاگو نے وہاں جاکر خود معائنہ کیا۔ بعدازاں بجانب گازرون حکم شدہ کہ آنجا مزار حضرت سلطان ابو اسحٰق گازرونی است و پایان او سلطان کانجر شہید خفتہ است و در خانقاہ حضرت سلطان ابو اسحاق گازرونی است بمقدار یک صد و چہل ست چراغے کہ خود افروختہ بودند تا اکی غایت ہماں روغن د بلیۃ در چراغ مے افروزد و ہنوز کشتہ نشدہ است و مقرر است کہ پادشاہی شیراز دانش مند و علامہ بود و غیرت وحد در دل او سرزد و آں چراغ راکشتہ رواں شد تا آنکہ مقدار یک تیر پرتاب مسجد بود و در آنجا رسید باز بقدرت کاملہ پروردگار آں چراغ افروختہ شد۔ بدیدن قدرت مردان خدا آں پادشاہ پشیماں شدہ در حیرت افتادہ و در خاطر گزرانید کہ خطائے عظیم از ما واقع شد یک ہفتہ بگذشت کہ

Marfat.com

از عالم غیب از طائفہ جنیاں کہ مرید وے بودند دو پسران پادشاہ را گرفتہ یکے را نابینا و دو اے را در میان جزیرۂ دریائے عمیق بردند کہ در آنجا شخصے بزرگوار بودہ است از جہت خدمت با و تحویل نمودند کہ در آنجا علم بخواند۔ ازیں ندامت صدق آوردہ مرید حضرت سلطان را قبول کردہ بعد از یکسال قلادہ آہنی در گردن او انداختہ مجاوری آں درگاہ اختیار نمود و قبر آں پادشاہ در پایان حضرت سلطان است۔ بیت۔ اگر نیستی سراسر باد گیر۔ چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد۔ چراغے کہ ایزد برفروزد کسیکہ تف زند ریشش بسوزد مناقب آں بزرگوار اظہر من الشمس است و در لنگر ایشاں سی ہزار تنکہ ہر روز تصرف مے آید و انواع طعام ہا میکشند و بفقرا و مساکین و خویش و بیگانہ مے دہند و چند کس از علماء و دانش مند در درگاہ ایشاں درس میخوانند بعضے تفاسیر و احادیث و بعضے علم موسیقی و علم حکمت و بعضے منطق و معانی تعلیم مے کنند و یکصد از مردم طالبان حق بخلوت اربعین مے نشیند و در ہر روز طالبان جدید را تلقین ذکر ربانی مرشدان میدہند بسیار خلائق ازیں درگاہ مستفید میشود کہ آستانہ پر عظمت و عجیب است و ایں دعاگو یک چلہ تمام در اینجا کشیدہ است ہر چہ مقدور بود روزی شدہ یعنی اسکے بعد کازرون جانیکا حکم ہوا کہ وہاں سلطان ابو اسحاق گازرونی کا مزار ہے اور اسکے پائینتی سلطان کا نجوا آرام فرما ہے اور اس مزار میں بمقدار ایک سو چالیس کے چراغ ہیں جو از خود جلتے ہیں اور ان میں تیل اور بتی ایسی ڈالی ہوئی ہے کہ ختم نہیں ہوتی۔ مشہور ہے کہ شاہ شیراز جو کہ دانا اور علامہ تھا کے دل میں حسد اور غیرت سے خیال آیا اور چراغ کو بجھا دیا اور ابھی مسجد میں ایک تیر کے فاصلے پر پہنچے تھے کہ اللہ کی قدرت سے وہ چراغ جل گئے مردان خدا کی یہ کرامت دیکھ کر بادشاہ شرمندہ ہوا اور حیران ہوا اور دل میں خیال لایا کہ میں نے بہت برا کام کیا ہے ابھی

Marfat.com

ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ عالم غیب سے جنوں کا ایک گروہ جو انکا مرید تھا اور بادشاہ کے دو بیٹوں کو پکڑ کر ایک کو اندھا کر
دیا اور دوسرے کو سمندر پار ایک جزیرے میں اٹھا کر لے گئے وہاں ایک بزرگ کی خدمت کیلئے سپرد کر دیا اور وہاں علم
حاصل کرنے لگا۔ بادشاہ اس ندامت اور صدق دلی سے حضرت سلطان کے مریدوں میں شامل ہو گیا اور لوہے کا
قلاوہ گلے میں ڈال کر اس خانقاہ کی مجاوری کرنے لگا اسی بادشاہ کی قبر مزار کی پائنتی میں ہے اگر ہوا تیز
چلنے لگے تب بھی مقبولان خدا کا چراغ نہیں بجھتا جس چراغ کو اللہ تعالیٰ روشن رکھنا چاہتا ہے جو اسے بجھانا
چاہتا ہے اُسکی ڈاڑھی جل جاتی ہے یعنی خود نقصان اٹھاتا ہے اس بزرگوار کے مناقب سورج کی طرح
روشن اور ظاہر ہیں اسکے لنگر میں روزانہ تیس ہزار تنکہ خرچ ہوتا ہے اور طرح طرح کے کھانے تیار کر کے
غربا مساکین اور اپنوں اور بیگانوں میں تقسیم کیے جاتے ہیں اور چند عالم اور دانا اس خانقاہ میں درس
دیتے ہیں بعض تفاسیر و احادیث اور بعض علم موسیقی و علم حکمت و بعض منطق و معانی پڑھتے ہیں اور
ایک سو طالبان حق چاروں طرف بیٹھے ہوتے ہیں اور روزانہ نئے طالبان کو ذکر ربانی کی تلقین کرتے رہتے ہیں
عام لوگ اس درگاہ سے مستفید ہوتے رہتے ہیں یہ آستانہ پُر تاثیر اور بابرکت ہے اور یہ دعاگو پورا چلہ وہاں
پورا کر کے حسب مقدر فیض یاب ہوا۔ بعد ازاں بجانب شہر ختنوان حکم شدہ کہ درآں شہر حضرت محمود مکی بماند
وآں بزرگ چہل سال روئے خود را برقعہ پوشیدہ و در مراقبہ نشستہ است و در عالم سکر غوطہ خوردہ است۔ نہ آب
خوردہ و نہ طعام و نہ کلام کردہ و قرب حق یافتہ بود و از اولادشاں چند کس بر تخت شاہی نشستند و سکرات
جد خود شیخ محمود را در گور دفن کردہ بودند باز شیخ را در حالت حیات ہمانجا نشستہ دیدند و ہمدراں حال زندگی
بسیار طالبان بمقصد اعلیٰ رسانید و ایں دعاگو نیز حضرت شیخ را در قعود دید و چہار چلہ در ایں درگاہ کشیدہ

Marfat.com

فیض یافتہ کہ ایشاں بزرگی عظیم داشتند وہر کدام از روئے اعتقاد وصدق خود رسیدہ است یعنی اسکے بعد شہر نخشو آن جانیکا حکم ہوا کہ وہاں حضرت محمود مکی آرام فرما ہیں کہ وہ بزرگ چالیس سال برقعہ پوش رہے اور مراقبہ میں رہے اور علم سکر میں غوطہ زن رہے بغیر کچھ کھائے پیئے اور کسی سے کلام کئے بغیر قرب حق حاصل کیا اور انکی اولاد چند بادشاہ ہوئے جنہوں نے اپنے دادا شیخ محمودؒ کو دفن کیا اور پھر اسی جگہ زندہ دیکھا اور اسی حالت میں بیشمار طالبوں کو مقصد اعلیٰ تک پہنچاتے رہے یہ دعاگو (مخدوم جہانیاںؒ) اس جگہ چار چلے پورے کر کے فیض حاصل کرتا رہا کیونکہ یہ بہت بڑے بزرگ ہیں اور ہر شخص کو ان سے عقیدت اور صدق ہے۔ بعد ازاں بجانب امام عبیدہ حکم شدہ کہ در آنجا سلطان العارفین حضرت سلطان سیدی احمد کبیرؒ خفتہ است وحضرت رسالت پناہ فرمودند "خیر الاصحاب اولھم است و حضرت ابوبکر صدیقؓ و خیر الاولیا را ولھم حضرت علی ابن ابی طالبؓ و خیر الاولیاء آخرھم ولدی سلطان سیدی احمد کبیرؒ است رحمۃ اللہ علیہ،، ومقرر است ہر کہ از اولاد ایشاں و معتقدان ایشاں سجادہ مے نشیند بر سر تخت مے نشیند و شاغل بحق مے باشد و ہر بادشاہے و امیر کہ دست در بیعت ایشاں آید مطیع و منقاد گردد و ایشاں برائے تعظیم آنہا از جائے خود نمے جنبید و پادشاہی وحکومت ایشاں ہرگز تغیر و زوال نرسد علامت سجادہ نشین ایشاں ہمینست و دیگر علامت طائفہ این است کہ ہیچکس را تعظیم نکنند و استادہ نشوند و تجارت نکنند و کلام مالا یعنی نکنند و روئے در مراقبہ آرند و ہیچ نفس از انفاس غافل از حق تعالیٰ نمانند و دریں نزدیکی طالبان صادق را بحق میرسانند و ہر کدام را السجادہ نشستن و دعوی مریدی کردن روا نباشد و مقرر است کہ تبے از تبہا در حضرت سلطان العارفین نصحت سیدی

86437

احمد کبیر معشوق اللہ تعالیٰ. قوالاں نغمہ سرائی آغاز کردند و سازہا گوناگوں نواختند و مریدان معتقدان صاحب وجد بعضے در سماع و بعضے در رقص در آمدند عورات و مردان کہ در میان سماع در آمدند ہیچ تفاوت و فرقے در میان خود نہ آوردند کہ عورات کدام است و مرد کدام کہ در ذوق خود غشی و مستغرق بودند ہمدران حال سلطان ہارون الرشید کہ پادشاہ شہر بغداد بود بطریق اخفا از جہت امتحان ایں طائفہ در کوشکی آمدہ نظارہ میکرد و دراں وقت از دہام عام و انبوہے خلائق و سیاہی شب بود کسے را نشناختہ شد کہ خویش یا بیگانہ است بقدرت الٰہی ہمدریں حالت حضرت سلطان سیدی احمد کبیر از بصارت باطنی خویش دریافت کہ ہارون رشید بادشاہ برائے امتحان آمدہ است ہارون را دست گرفت در میان سماع آورد و چناں ذوقے و شوقے و وجدے در دل ہارون طلوع نمود کہ ہر چہ غل و غش در دل ہارون واقع شدہ بود تمامی مرتفع گشت و صفا در دل او طلوع کرد و فرحے و ذوقے دریافت بعد از سماع ہارون را ایشان رخصت دادند علی الصباح بادشاہ دانشمنداں، معلمان و فاضلاں آنجائے را جمع کردہ بحضور خود آورد و آنچہ دریں شب ماجرا بود پیش ایشاں اظہار کرد کہ مرداں و زناں در سماع یکجا بودند ایں سماع در شریعت چگونہ است تتبع بکنید و جواب شافی بدہید ایشاں فرصت طلبیدہ ہر ہمہ برخاستند و ایں خبر بحضرت سلطان رسانیدند. بشنیدن ایں خبر صندوقے طلبیدند و از پنبہ پُر کردہ و در میان پنبہ انگشت عاشق نہاد ہمچناں صندوق پیچیدہ و ملمع کردہ بجانب ہارون رشید ارسال نمود و از آستانہ سلطان سیدی احمد کبیر تا بغداد شہر سہ روزہ راہ داشت چوں ایں صندوق ملمع پیش ہارون رشید بردند فی الحال کشادند چہ بینند کہ صندوق است پر پنبہ انگشت آتش

Marfat.com

دروی شعلہ میزند بادشاہ وجمیع دانشمندان و بزرگان بغداد را طلبیدہ وحاضر گردانیدہ پیش
ایشاں این صندوق بکشاد و جمیع بزرگاں صلوات بخواندند ہمہ مرداں حیران ماندند وآں کجی و
بے اعتقادی کہ در دل ایشاں بود مرتفع گشت ومن بعد از بد اعتقادی توبہ کردند ولصدق آوردند ہارون
رشید دست بیعت و مریدی تمام بایشاں گرفت وخود را یکے از مریدان ایشان شمرد وچند مدت
بخدمت اشرف ایشان بگزرانید بکرم اللہ تعالیٰ دریں نزدیکی انکشاف باطنی و ے را کشف شدہ وبہماں
طریق برسوم سابقہ مردان وزناں درسماع ورقص مے درآیند وبحق مشغول مے شوند۔ ودر دل ایشاں
چناں صفائی حاصل شد کہ از ساق تا تحت الثریٰ ہیچ حجاب نماند۔ او دراندک مدت بنظر ایں بزرگوار
یکے از اولیائے خدا باشد وایں دعاگو رفتہ زیارت ایں بزرگوار کرد وآنچہ بہرہ ونصیب بود لبغایت الٰہی روزی شد
یعنی اسکے بعد امام عبیدہ جانیکا حکم ہوا کہ وہاں سلطان العارفین حضرت سلطان سیدی احمد کبیرؒ اشرف فرما
ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، کہ اولین صحابہ کرام میں افضل حضرت ابوبکر صدیقؓ ہیں
اور اولین اولیائے کرام میں افضل علی کرم اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور آخرین اولیائے کرام میں افضل حضرت
سلطان سیدی احمد کبیرؒ ہیں اور مشہور ہے کہ انکی اولاد اور معتقدین میں سے جو سجادہ نشین ہوتے ہیں وہ
تخت پر بیٹھتے ہیں اور شغل بحق ہوتے ہیں اور جو امیر اور بادشاہ ان کی دست بیعت کرتے
ہیں ان کے مطیع اور معتقد رہتے ہیں اور سجادگان ان کی تعظیم کیلئے اپنی جگہ سے نہیں ہلتے انکی
بادشاہی اور حکومت میں کوئی تغیر اور زوال نہیں آتا یہ سجادہ نشینی کی خاص علامت ہے اور دوسری علامت
یہ ہے کہ کسی شخص کی تعظیم کیلئے کھڑے نہیں ہوتے اور دیوانہ وار نہیں ہنستے اور بے معنی بات نہیں

Marfat.com

کرتے مُنہ مراقبہ میں رکھتے ہیں اور کوئی شخص حق تعالیٰ سے غافل نہیں ہوتا اور اسی قرب کیوجہ سے وہ طالبانِ صادق کو خدا عزوجل سے ملا دیتے ہیں لیکن ہر شخص سجادہ بننے یا مریدی کا دعوی نہیں کرسکتا مشہور ہے کہ ایک رات سلطان العارفین لصحبت سیدی احمد کبیرؒ معشوقِ خدا جل جلالہٗ قوالاں نے قوالی شروع کی طرح طرح کے ساز آراستہ کئے اور مریدوں اور معتقدین نے سماع میں بعض وجد اور بعض رقص میں آتے سماع میں مردوں اور عورتوں میں کوئی تمیز اور فرق نہیں تھا سب ذوق و غشی میں مدہوش تھے اسی دوران سلطان ہارون رشید شاہ بغداد بھیس بدلے امتحان کی غرض سے موجود تھا لوگوں کا ہجوم تھا رات تاریک تھی اپنے اور بیگانے کی کوئی پہچان نہ تھی اسی دوران سیدی احمد کبیرؒ کو باطنی بصارت سے معلوم ہوا کہ سلطان ہارون رشید برائے امتحان آیا ہوا ہے تو اسکو پکڑ کر سماع میں لائے اور ہارون رشید کو اتنا ذوق و شوق اور وجد ہوا کہ تمام شبہات دُور ہو گئے اور دل پر صفائی وارد ہوئی سماع کے بعد ہارون رشید کو رخصت کیا گیا علی الصبح ہارون رشید نے علماء و فضلاء و حکماء و دانشوروں کو جمع کر کے سماع کے متعلق فتوے طلب کئے جو مہلت مانگ کر واپس ہو گئے۔ حضرت سُلطانؒ کو خبر دیگئی انہوں نے ایک صندوق منگوا کر رُوئی سے پُر کروائی اور اُسکے درمیان آگ کا دہکتا ہوا انگارہ رکھوایا صندوق بند کرائی اور ملمع کرا کر ہارون رشید کیطرف روانہ کرائی۔ سیدی احمد کبیرؒ کے آستانہ سے تخت ہارون رشید تک تین دن کا راستہ تھا جب یہ صندوق ہارون رشید کے پاس پہنچی فوراً کھلوائی گئی اور دیکھا کہ صندوق رُوئی سے پُر ہے جس میں انگارہ شعلہ مار رہا تھا لیکن روئی پر کوئی اثر نہ تھا ہارون رشید نے اپنے علماء و فضلاء کو بُلوا کر صندوق کا نظارہ کرایا جملہ بزرگان صلوٰۃ پڑھتے ہوئے

Marfat.com

حیران ہوتے اور انکے دلوں میں جو وساوس اور بے اعتقادی تھی دُور ہوئی اور توبہ کی اور صدق لائے ہارون رشید، آپؒ کا مُرید ہوگیا اور کچھ عرصہ آپکی خدمت میں رہا اور اللہ تعالٰی کے فضل وکرم اور آپکے قُرب سے انکشاف باطنی سے سرفراز ہوا اور حسب دستور مرد اور عورتیں سماع میں شامل ہوتے رہے اور وجد و رقص کرتے رہے اور حقانیت میں اتنے مشغول رہے کہ تحت الثریٰ تک کوئی چیز ان سے چھپی نہ رہی اور بزرگ کی تھوڑی مدت کی قربت سے اولیاء بن جاتے تھے اور یہ دُعاگو وہاں پہنچا اور اس بزرگ کی زیارت کی اور اللہ تعالٰی کے فضل وکرم سے حسب توفیق و نصیب فیض یاب ہوا۔ بعد ازاں بجانب شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین عمر محمد سہروردی قدس اللہ سرہ العزیز حکم شدہ کہ بروید چلہ بر آستانہ ایں بزرگوار بجا آرتا کار شما بجا رسد۔ وچند روز خاکروبی کردیم معلوم شد کہ حضرت شیخ شہاب الدین ہفصد خلیفہ کامل داشت ہمہ را بجد اعز وجل رسانیدہ واز خلفا تمامی شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی و شیخ جلال الدین بخاری اوچ ممتاز بودہ اند و سیر و مرتبہ ایشاں از ہمہ فائق تر است و ایشاں ہر دو صاحب ارشاد بودہ اند و در خدمت ایں بزرگوار دیگر ہیچکس مثل ایشاں تسلیم نمودہ اند۔ ہمچناں قرب و رتبہ بدرگاہ رب العزت یافتہ اند کہ اظہر من الشمس است حضرت خواجہ صدر الدین تبریزی پادشاہی خود را ترک دادہ حکومت و سلطنت گذاشتہ مریدی حضرت غوث الثقلین شیخ شہاب الدین اختیار کردہ بود۔ وخزینہ تمامی خود را بخدمت شیخ گذرانیدہ است وہرچہ اسباب واشیا پادشاہی بود در ملازمت ایشاں تسلیم کرد حضرت شیخ از ہیچ قبول ننمودند تا آنکہ یک فلوس ہم روا نداشت وفرمود کہ تمامی املاک و معاملات دنیوی خود را بفقراء و مستحقان بدہید خود مجرد وار خرقہ پوشیدہ بخدمت فقراء درآید تا در زمرہ فقرا گنجائش بیابی و اسم فقراء بر تو مسلم آید

Marfat.com

ہمچناں درامر پیر خود رانخو شد والطریق مجردان کمر سعی بستہ در خدمت فقرا و اطاعت حق تعالیٰ مشغول ماند روزے حضرت پیر فرمودے مجردی بحقیقت عظیم سلطنت است ہر کہ سرداد سرفرازی یافت۔ بدیں صفت کہ تو داری بداں صفت۔ اے جوانمرد انزا بایں علائق گذر کردن دریں رونیست لائق۔ تو یک گوئی دریں میداں بیندیش۔ بکی خواہی رسید از کوشش خویش بر و تسلیم چوگان شو زمانے۔ کہ تا یابی ز حال خود نشانے، بعدازاں زمانہ حضرت پیراں و یگانہ بفرمودے اسرار دل رانہ تو دانی و نہ من۔ ویں حرف معمانہ تو خوانی و نہ من ہست ازپس پردہ گفتگوئے من وتو۔ چوں پردہ برفتد نہ تو مانی و نہ من بعدازریاضت ایشاں حضرت پیر دستگیر فرمودہ کہ اے صدرالدین تا ہنوز بوئے پادشاہی تو باقی ماندہ است۔ برو چہار سال بخانہ فقراء پاک کن و کلوخ صاف کن و آب از دریا آوردہ پیش فقرا خدمت کن تا بوئے ہستی تو خودی نفس زائل گردد۔ بعدازاں خدمت ہمچوں مردان کردہ پیر سو سال شدہ چنانچہ دراندک زمانہ لائق دولت گشتہ ایں دعاگو چند مدت مجاہدہ کشیدہ و خدمت فقرا کردہ آنچہ مقدر شد بعنایت حق روز چند یعنی اسکے بعد شیخ الشیوخ حضرت شہاب الدین محمد عمر سہروردی قدس سرہٗ کے مزار اقدس پر حاضر ہونیکا حکم ہوا کہ اس مزار پر ایک چلہ پورا کروں تاکہ میرا کام پورا ہو۔ ہم نے چند روز خاکروبی کی اور معلوم ہوا کہ شیخ مذکور کے سات سو کامل خلیفے تھے اور تمام خدارسیدہ تھے اور ان سب خلفاء میں شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی شیخ جلال الدین سرخپوش اوچی ممتاز تھے اور انکا مرتبہ سب سے زیادہ تھا اور یہ دونوں صاحب ارشاد تھے ان کے مثل کوئی دوسرا بزرگوار کی خدمت میں نہ تھا۔ اللہ جل شانہٗ کی بارگاہ میں ان کا درجہ اظہر من الشمس ہے اور حضرت خواجہ صدرالدین تبریزیؒ نے اپنی پادشاہی ترک کرکے اور سلطنت و حکومت چھوڑ

Marfat.com

کر حضرت شیخ شہاب الدین رح کی مریدی اختیار کی اپنا تمام خزانہ آپکی خدمت میں پیش کیا اور تمام اشیاء واسباب شاہی نذرانہ گزارا لیکن آپ رح نے قبول نہ فرمایا حتیٰ کہ ایک پیسہ بھی نہ لیا اور فرمایا کہ جملہ مال و اسباب فقرا و مستحقین میں بانٹ دو اور خود فقراء کے بھیس میں فقراء میں آکر شامل ہو تاکہ فقراء میں تمہاری گنجائش ہو سکے اور تو فقر کا مستحق ہو سکے مرشد کا حکم سن کر تعمیل کی اور فقراء میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں مشغول ہوا۔ ایکدن پیر دستگیر نے فرمایا۔ حقیقت میں مجردی ہی عظیم سلطنت ہے جسے اختیار کی سرفراز ہوا یہ صفت جو تو رکھتا ہے ۔ جوان مردوں کو ان جھمیلوں میں رہتے ہوئے گزر کرنا مناسب نہیں تو اپنی کوشش سے کہیں نہیں پہنچ سکتا چوگان کے میدان میں جاکر دیکھ کہ کسطرح نشانہ لیا جاسکتا ہے۔ کچھ مدت کے بعد اس پیر دستگیر نے فرمایا۔ دلوں کے بھید تو جانتا ہے، نہ میں۔ یہ معمہ نہ تو نے پڑھا نہ میں نے۔ من و تو کی گفتگو پردہ کے پیچھے ہے پردہ ہٹنے پر نہ من رہتا ہے نہ تو انکی ریاضت کے بعد پیر دستگیر نے فرمایا۔ اے صدرالدین ابھی تم میں شاہی کی بو باقی ہے جاؤ اور چار سال فقراء کا پاخانہ صاف کرو اور انکے لئے ڈھیلے اکٹھے کرو اور فقراء کیلئے دریا سے پانی لایا کرو اور فقراء کی خدمت کیا کرو تاکہ تیری شاہی کی بو اور خودی نفس زائل ہو۔ پس مردانِ خدا کی خدمت کر کے ان جیسا ہوا اور آپکا منظورِ نظر ہوا اس عاگو نے کچھ عرصہ اس درگاہ پر مجاہدہ کیا فقراء کی خدمت کی اور اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے حسبِ مقدر فیض یاب ہوا۔

بعدازاں شہر دمیان حکم شد کہ آنجا حضرت شیخ سادجی بودہ است منفصد دانشمندان مفتی بودہ و شاگردی علوم از ایشان حاصل شدہ وچوں شب شدہ جائے کہ قبر کہنہ و خراب دیدے آنجا

Marfat.com

رفتہ در طاعت حق تعالے مشغول شدے و گفتے تا نکہ نہ مردہ اما خود را مردہ میشمارم و خود را از مجاہدات و ریاضات خالی نگذاشتے و پنجگاہی از وضو و طہارت فارغ نبودے۔ دائم صائم النہار و قائم اللیل بودہ است و مناقب این بزرگوار چندانست کہ شرح آں بہ نوشتن نتواند و مزار الیشاں در شہر دھیان است کہ بسیار تکلف دارد و بر آستانہ او چند ہزار اشرفی سرخ خرچ شدہ بود۔ و خانقاہ پر عظمت است۔ ہر کہ بے وضو اندر او در آید۔ البتہ زخم میخورد۔ و سزائے خود مے یابد و ہر سال در آستانہ یکدو کس در جذبہ مے آیند و در عالم سکر غوطہ میخورند بے حال و بیقرار میکردند و یکے از مقربان میشوند این دعا گو نیز چند ہفتہ ماندہ در آں آستانہ خیلے فتوح حاصل کردیعنی

پھر شہر دھیان جانیکا حکم ہوا کہ وہاں شیخ جمال ساوجی ہوئے ہیں جس سے سات سو دانا مفتی ہوئے جنھوں نے آپ سے علم حاصل کیا رات کیوقت جہاں کہیں پُرانی یا خراب قبر دیکھتے حق تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے اور فرماتے جب تک موت نہیں آتی میں اپکو مردہ سمجھتا ہوں خود مجاہدات اور ریاضت میں مشغول رہتے ہر وقت با وضو رہتے اور روزانہ روزہ رکھتے اور ساری رات عبادت میں گزارتے آپکے اتنے مناقب ہیں کہ لکھنے میں نہیں آسکتے آپکا مزار شہر دھیان میں ہے، اور آپکے آستانہ پر دو ہزار اشرفی خرچ ہوئے خانقاہ پر عظمت ہے اگر کوئی اس میں بے وضو داخل ہو تو زخمی ہو جاتا ہے، اور اپنی سزا کو پہنچتا ہے اور ہر سال ایک دو آدمی جذبہ میں آتے ہیں اور عالم سکر میں بے حال و بے قرار غوطہ زن ہوتے ہیں اور مقربین میں شامل ہو جاتے ہیں یہ دعا گو چند ہفتے اس آستانہ پر رہا اور بہت فیض یاب ہوا۔ بعد ازاں بجانب کوہ کاف حکم شد بالقدرت الٰہی آنجا رسیدم چہ دیدم کہ جائے پُر

Marfat.com

عظمت است وہیبت مے نماید ہرکس امکان ندارد کہ آنجا رفتہ سکونت گیرد و بہ جہت گاہ گاہے در آنجا آواز ہائے مہیب مے آیند چنانچہ رعد مے غرد وگاہ گاہے آواز تلاوت قرآن مے آید و بعضے اوقات آواز ذکر اللہ جل وخفی شنیدہ شود لیکن ہیچ کس در نظر نمے آید و در آنجا ہیچ درندہ پرندہ و چرندہ در نظر نمے آید کہ جائے بسیار موحش است و ایں دعاگو بنظر خویش معائنہ کردہ کہ ہفصد کروہ سلطان سکندر ذوالقرنین سد آہنی ہفت جوشی بحکمت حکیماں بستہ است و عمارت کردہ و دریں کار عقل گم است اگر آں دیوار نبودے ایں عالم را یاجوج و ماجوج ہر روز خلائق خدا را خراب و تلف میکردند فاما قدرت الٰہی بطریق سخت در قید و بند کردہ شدہ اند و مقرراست کہ قوم یاجوج و ماجوج ہر روز با وقت علی الصباح مے آیند و بناخن خویش آں سد ہفت جوشی را مے کنند تا بغروب آفتاب و چوں مؤذن عرش بانگ نماز شام میگوید آں سد را بمقدار پردۂ برگ درخت میگزارند چنانچہ از دوم طرف کوہ مے نماید. ہمہ وقت حال ایشاں بریں جملہ است و ہمیں تقریر میکنند کہ صباح الغور ایں سد را شکستہ و قطع کردہ عالم آدم را بگیریم و آب دریا بنوشیم و لفظ انشاء اللہ تعالیٰ از دل ایشاں نسیان و فراموش میشود و فردا سد بحکم اللہ تعالیٰ باز ہمچناں درست و پیراندام بجائے خود میماند و چوں آخر وقت برسد و قیامت قائم شد ایں کلمہ بگویند کہ انشاء اللہ تعالیٰ فردا علی الصباح ایں سد را بشکنیم و قطع کنیم پس بحکم خدائے تعالیٰ صباح کہ فردا آید سد مذکور ہمانقدر برگ درخت ماند یکدست بزنند و آں پردۂ باریک بدرند و خلائق را پیش آرند و ہلاک سازند و درختہا را بخورند و از دریاہا آب بنوشند و ایں ہم یک علامت

از قیامت است و مقرراست که اراضی کوه کاف رنگ فیروزه دارد و سواد آں زمین سبز بہائے و
روئیدگی بسیار عجائب دارد و عالم ملائکان در آنجا ساکن اند و ہر شخصے را کہ مرتبۂ ولایت و محققاں مے
دہند آنہا را در آں مقام آوردہ دوگانہ شکرانۂ اللہ تعالیٰ ادا کنانند آدمی زادہ بدیں صورت در آں
زمین جائے میابد و ہر ہیچکس مجال ندارد کہ بغیر ایشاں در آنجا برود و آں زمین را معائنہ کند و ایں
دعاگو نیز بلطف خداوند کریم در آنجا رفتہ اراضی آنجا را دیدہ و دیگر عجائب را تماشا کردہ چنانچہ ہیچ
ارمان و افسوس در دل نماندہ و معائنہ کردہ شدہ است کہ قدحے از سنگ مرمر ساختہ اند مرصع از
لعل و جواہر و یاقوت و مروارید و زبرجد ملمع کردہ شدہ است بمثل حوض و مسافت آں قدح بمقدار
پانصد بگیہ شمردہ اند و در شب آدینہ از نعمتہا و الوانہا بہشت آں قدح را پُر میکنند و آں ارواح
ہا کہ مغفور اند ہر یکے حصہ خویش ازاں گرفتہ میرود و در آں نواحے دو تخت پادشاہی از زر و
جواہر و لعل و مروارید و پیروزہ و یاقوت مکلل ساختہ نہادہ اند یکے تخت از برائے آسمان پریست
و دومی از برائے سید پری است کہ ایشاں ہر دو شاہ اند جملہ پریاں را و حضرت امیر حمزہ بن
عبد المطلب در حیات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم دوازدہ سال بر آسمان پری عاشق شدہ بود
دراں دوازدہ سال ہمدریں کوہ کاف شکار میکرد چوں شب در آمدے بر آسمان پری میرفتے روزے
در شکار بود کہ اژدہائے ہولناک بہول تمام و ہیبت مالا کلام پیش امیر آمد چنانچہ مابین جنگ و
جدل واقع شدہ و ہفت روز در معاملات و ترددات جنگ بر آید و بعد از ہفتم روز اژدہا بکشت
و از سر او مہرۂ قیمتی دست آمدہ کہ آں مہرہ فوائد بسیار رسید است و آں اژدہا مردہ از دور چناں

Marfat.com

مے نماید کہ کوہ بلند است و زمین کوہ کاف ہموار و برابر و صاف است برنگ فیروزہ و آسمان سفید است از نقرہ و از شعاع او پرتو زمین کوہ کاف آسمان سبز مے نماید ایں دعاگو رفتہ و سیر طیر کردہ بچشم خویش معائنہ نمودہ یعنی پھر کوہ قاف کیطرف جانیکا حکم ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے میں وہاں پہنچا اور دیکھا کہ بہت ہی پُر عظمت اور ہیبت ناک جگہ ہے اور وہاں پہنچنا ہر شخص کا کام نہیں اور نہ کوئی وہاں رہ سکتا ہے لحظہ بہ لحظہ چاروں طرف سے خطرناک آوازیں آتی رہتی ہیں جیسے بجلی کڑکتی ہے اور کبھی قرآن شریف کی تلاوت کی آوازیں آتی ہیں اور کبھی ذکر اللہ جلی و خفی سنائی دیتا ہے لیکن کوئی شخص نظر نہیں آتا اور یہ جگہ بہت خوفناک ہے لیکن اس دعاگو نے اپنی نظر سے سب کچھ دیکھا اور سلطان سکندر ذوالقرنین نے سات سو کوس لمبی آہنی دیوار داناؤں کے مشورہ سے سات جوش شدہ لوہے سے تیار کرائی جس سے عقل گم ہوتی ہے اگر یہ دیوار نہ ہوتی تو قوم یاجوج و ماجوج اس دنیا کے جملہ جاندار و بے جان مخلوق کو تباہ و برباد کر دیتے لیکن قدرت نے انہیں قید میں دیدیا ہے اور مشہور ہے کہ یاجوج و ماجوج روزانہ اس سد سکندری کو چاٹتے ہیں اور صبح سے شام تک باقی درخت کے پتہ کے برابر سد بچ رہتی ہے جب وہ اگلے دن کیلئے یہ کہتے ہوئے چلے جاتے ہیں کہ صبح سویرے ہی سد گرا کر انسانی آبادی میں داخل ہو جائیں گے لیکن انشاء اللہ تعالیٰ کہنا بھول جاتے ہیں صبح سد برابر ہوتی ہے اور پھر از سر نو چاٹنا شروع کرتے ہیں پس جب اللہ تبارک و تعالیٰ کا حکم ہوگا وہ شام کو مغرب کی اذان کے وقت جب سد سکندری پتہ درخت کے برابر باقی ہوگی تو انشاء اللہ تعالیٰ کہہ کر علی الصباح توڑ کر عالم انسان میں داخل ہو جائینگے مخلوق

Marfat.com

خدا کو آگے لگائیں گے بہت سے ہلاک کر دینگے درختوں کو بھی کھاجائیں گے ۔ دریاؤں کا پانی پی جائیں گے یہ قرب قیامت کی ایک نشانی ہے اور کوہ قاف کی زمین فیروزہ رنگ کی ہے اور اسمیں سبزیاں اور گھاس وغیرہ عجیب خوش رنگ ہیں اور یہاں فرشتوں کی رہائش ہے اور وہ شخص جس کو رتبہ ولایت دینا ہوتا ہے اسے یہاں لاکر دوگانہ شکریہ ادا کرایا جاتا ہے اور اسی صورت ہی میں بنی آدم یہاں رہ سکتا ہے اور کسی کو یہاں آنے کی ہمت نہیں یہ دعا گو اللہ جل شانہٗ کی عنایت سے وہاں پہنچا یہاں کی زمین اور عجائبات کا اس قدر معائنہ کیا کہ دل میں کوئی ارمان نہ رہا علاوہ ازیں میں نے دیکھا کہ سنگ مرمر کا ایک پیالہ لعل وجواہر ویاقوت ومروارید اور زبرجد سے جڑا ہوا اور ملمع کیا ہوا حوض کی مانند بقدر پانچ سو بیگھہ بنایا ہوا ہے جس کو جمعہ کی رات کو بہشتی کھانوں اور پھلوں سے پُر کیا جاتا ہے ارواح صالح اپنے مرتبہ کیمطابق اس سے حصّہ لیکر چلے جاتے ہیں نیز اس جگہ دو تخت شاہی زر وجواہر ولعل ومروارید اور فیروزہ سے بنے ہوئے تھے ایک تخت آسمان پری کا تھا اور دوسرا تخت سید پری کیلئے تھا یہ دونوں پریاں پریوں کی بادشاہ تھیں اور حضرت امیر حمزہؓ بن عبدالمطلب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آسمان پری پر بارہ سال عاشق رہے اور اس عرصہ میں کوہ قاف میں شکار کھیلتے رہے اور رات کو آسمان پری کے پاس رہتے رہے ایک دن شکار کھیلتے ہوئے ایک ہولناک اژدہا سے آمنا سامنا ہو گیا سات دن جنگ کرتے رہے ساتویں دن اژدہا مار گیا جو ایک پہاڑ معلوم ہوتا تھا ۔ اس اژدہا سے حضرت امیر حمزہ کو ایک نادر اور قیمتی مہرہ ملا جو بہت کار آمد تھا کوہ قاف

Marfat.com

کی زمین ہموار اور صاف ہے جس کا رنگ فیروزہ ہے اور آسمان سفید بمثل چاندی ہے لیکن کوہ
قاف کے پرتو کی وجہ سے سورج کی شعاع سے سبز معلوم ہوتا ہے اس دعاگو نے وہاں جاکر
خوب سیر کی اور عجائبات کا اپنے آنکھوں سے معائنہ کیا۔ بعد ازاں بجانب شہر مدائن حکم شدہ
وچوں آنجا رسیدیم دیدیم کہ نوشیرواں عادل بادشاہ وطاق کسری نیز در آنجا بودہ است۔ آوردہ
اند کہ نوشیرواں عادل بر تخت شاہی نشستہ بود و منجماں را پرسید کہ اے معلمان ومفسران مارا
خبر دہید کہ محمدؐ رسول پیغمبر آخر الزماں ختم الانبیاء کے مے آید شب و روز دریں طلب میگزرانم کہ در
دین ایشاں بیایم ودین ایشاں قبول کنم منجمے عالم گفت اے پادشاہی عادل علامت آمدن او
اظہر من الشمس است ہرگاہ کہ محمد رسول اللہ پیغمبر آخر الزماں پیدا آید دریں عالم بیشک بے شبہ
طاق کسری بترقد وبشگافد و آفتاب شعاع کم گردد و بتہائے ہمہ کافراں در لرزہ آیند و بہ پہلو
افتند۔ پادشاہی عادل گفت اے منجماں ہرگاہ محمد رسول پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر پیدا
آید مارا خبر دہید کہ خیلے سرفرازی خواہد یافت وبعد از تولد عنقریب الایام نوشیرواں رحلت یافت
وآں نشانی ہا محمدؐ رسول کہ منجماں بادشاہ دادہ بودند ہمہ ظاہر شدند و بعضے میگویند کہ
نوشیرواں مسلماں نیست و بعضے میگویند کہ مسلم است۔ وبعد وفات نوشیرواں شہر مدائن ہم
ویران شدہ مگر اند کے شہر معموری داشت کہ ہمسایہ پیغمبران بودہ است وچند بزرگواران از
امت محمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام در آں شہر ساکن اند کہ بعضے ازاں اہل فضل اند و بعضے صاحب
ارشاد ہستند وازاں مردان خدا بسیار کساں استفادہ میگیرند وبدانکہ کشادگی مدائن

Marfat.com

نوشیرواں تا دوازدہ کردہ بودہ است و نوشیرواں چناں عدل میداشت کہ نزدیک تخت
او یک عورت پیر زالہ جائے سکونت داشتہ بود و در ملک او یکراس مادہ گاؤ بود چوں نوشیرواں
بر تخت مے نشستے و عدالت میکردے آں پیر زالہ مادہ گاؤ خود را رہا میکردے کہ بالائے
آں تخت سر گیں میدادے و پادشاہ عادل گاہے ہرگز نگفتے کہ بدکردی بلکہ روزے ہمچو
میفرمود کہ اے پیر زالہ ایں قصر عالی جائے وسیع است پیشکش شما داریم کہ لائق بودن جائے مادہ
گاؤ شما است آں عورت قبول نکردے ایں چنیں عادل نوشیرواں بودہ است و آں شہر مدائن
شہر یست معظم کہ دوازدہ کردہ طول دارد و شانزدہ کردہ عرض میداشت و بست و
یک لنگر از جہت فقراء در وگوناگوں طعام مے پزند و چند خانقاہ کہ در تورات خواناں درس
میخوانند و در آں شہر ہیچکس تنگدست نبودہ است بلکہ طائفہ جلاداں ہم اغنیا بودہ اند
چند خانقاہ در آں شہر از پیغمبراں بودہ اند و شہرانیت اہل اسلام۔ چند مدت ایں دعا گو ازیں بزرگاں
فیض و حق الیقین حاصل کردہ۔ یعنی پھر مجھے شہر مدائن جانے کا حکم ہوا جب میں وہاں پہنچا
تو دیکھا کہ نوشیرواں عادل اور اس کا محل وہاں رہا تھا اور سنا کہ جب نوشیرواں تخت پر بیٹھا تو
اُس نے منجموں کو بلا کر دریافت کیا کہ محمدؐ صلعم نبی آخر الزماں کب پیدا ہوں گے کیونکہ میں رات
دن اسی فکر میں ہوں کہ میں اُنکے دین میں شامل ہوں۔ منجمین نے کہا کہ آنحضرت صلعم کے
ظہور کی علامت اظہر من الشمس ہے۔ جب آپؐ کا ظہور ہوگا۔ آپکا محل پھٹ جائے گا اور سورج
کی روشنی کم ہو جائے گی اور تمام کفار کے بت خانے لرزنے لگیں گے اور پہلو کے بل گر جائیں گے

Marfat.com

بادشاہ نے اُن سے کہا کہ جب نبی آخر الزماں کا ظہور ہو مجھے اطلاع دیں تاکہ میں سرفرازی حاصل کرسکوں جب آپؐ پیدا ہوئے تو تمام باتیں صحیح ہوئیں اور انہیں ایام کے قریب نوشیرواں فوت ہوا اور بعض کے نزدیک مسلمان نہیں تھا اور بعض کے نزدیک مسلمان تھا۔ نوشیرواں کی وفات کے بعد مدائن کا بیشتر حصّہ ویران ہو گیا اور تھوڑا شہر آباد رہا کیونکہ پیغمبر انکے ھمسایہ میں تھا اور اُمت محمدؐ صلعم کے چند بزرگ اس شہر میں آرام فرما ہیں جن میں چند صاحب فضل اور چند صاحبِ ارشاد ہیں جن سے خلقت استفادہ کرتی ہے بادشاہ نوشیرواں کے عہد میں یہ شہر بارہ کوس میں پھیلا ہوا تھا اور نوشیرواں اتنا عادل تھا کہ اس کے تخت کے نزدیک ایک بڑھیا کا مکان تھا جسکی ایک مادہ گائے تھی اور جس وقت نوشیرواں تخت پر بیٹھ کر عدل کرتا تھا بڑھیا اس وقت گائے کو کھولتی اور کبھی کبھی گائے تخت پر گوبر کردیتی اور بادشاہ نے کبھی اُسکو کچھ نہ کہا بلکہ بادشاہ نے اس سے کہا کہ محل وسیع ہے آپ اپنی گائے مناسب جگہ پر باندھ دیا کریں لیکن بڑھیا نہ مانی۔ مدائن ایک بہت بڑا شہر تھا جسکی لمبائی بارہ کوس اور چوڑائی سولہ کوس تھی اور فقراء کیلئے اکیس لنگر تھے جن میں قسم قسم کے کھانے پکتے تھے چند درس تھے جن میں توراۃ پڑھائی جاتی تھی اس شہر میں کوئی غریب نہ تھا حتیٰ کہ جلاہے بھی غنی تھے اس شہر میں چند پیغمبروں کی خانقاہیں ہیں اور شہر کی اکثر آبادی مسلمانوں کی ہے اور یہ دعاگو ان بزرگوں سے حتی المقدور فیض یاب ہوا۔

بعد ازاں بجانب شہر توران حکمشدہ۔ بتوفیق الٰہی چوں آنجا رسیدیم دیدیم کہ اتابک بادشاہ آنجا بود ملک بے پایاں داشت۔ علامہ و خداپرست بودہ است و نماز تہجد با چہلکس نسبت

جماعت میگزارد و اکثر صحبت او باں فقیراں و قرآن خوانان بوده است و سلسلۂ اولیسیہ داشت
از صحبت او چند مدت قرار باطبی یافتم۔ این چنیں دیندار مرد کم دیده مے آید و یکصد و بشت لنگر
در حد پادشاہی او طعام میکشیدند و خویش و بیگانہ ہر کس کہ بروی آمد از ہیچ یکے دریغ ندار
ند و دریں پادشاہ چند بزرگواران صاحب سجاده اند و چند کساں بمسند ارشاد نشستہ اند و خلائق
خدا از ایشاں استغفار میگیرند و بسیار فقرا از اطراف آمده مقصود حقانی حاصل کرده رفتہ اند
ایں دعاگو نیز چند مدت دریں شہر مانده دول کہ سلیم القلب میگویند فریب و حرکت و دغابازی و
پرواز و مکر و لغزش او چنداں بر دمن گشتہ کہ ہیچ حجاب نمانده و ہر کہ دریں شہر است او را ہم
دین و ہم دنیا حاصل است ایں دعاگو ہمچو آرزوئے در آنمقام میداشت کہ باقی عمر در صحبت
ایں بادشاہ دریں شہر گزرانیده شود اما قید الماء اشد من قید الحدید گفتہ اند و آرزوئے ما بما نہ
گزارند کما قولہٗ تعالےٰ۔ وما تشاؤن الا ان یشاء اللّٰہ رب العٰلمین۔ وبدانکہ
درآں حین آن پادشاہ سائل شده و عالماں و عابداں و درویشاں عاملانرا پرسید کہ
چہار پیر و چہارده خانواده کہ گفتہ اند کدام کدام اند باز فرمود کہ چہارده خانواده روشن اند کہ از
حضرت شیخ حسن بصریؒ شمرده اند اما سوال چہار پیر داریم دانشمنداں و مرشداں و عابداں
فرصت خواستہ کہ فردا انشاء اللّٰہ تعالےٰ جواب میگویم چوں شب گذرانیدند علی الصباح ہر یکے
جواب نوشتہ آورد جماعت متفق بریں است کہ عبدالرحیم مشرقی و عبدالکریم مغربی و عبد
الرشید شمالی و عبدالجلیل جنوبی چہار پیر ایشاں اند کہ در چہار رکن ثابت و مستقیم اند کہ بر ہم

Marfat.com

ہر روز در عالم میگذرد و آنکه از نیک و بد کردار پیدا مے آید در وقت غروب آفتاب از ہر چیز
بپیش ایشان تفحص میشود و ہر چیز یرا که ایشان منظور میداند او قبول است و ہر چیز یرا
که ایشان منظور نمیدارند آں کردار بر روئے آنہا میزنند که آں کار کردہ اند پس معلوم
شد که صاحب کار ایشانند. بنا براں مدار پیری بر سر ایشان است و بعضے متفق بریں تقریر
اند که از الجملہ یکے پیر ابو البشر خلیفۃ الرحمٰن مہتر آدم پیغمبر صلوات اللہ علیہ دوم مہتر حضرت
نوح علیہ السلام که خلائق بقہار در طوفان معدوم شدہ بودند که اسلام و دین مسلمانی
نایافت و گم شدہ بود و درآں طوفان ہمہ خلائق تلف و نابود گشتہ مگر بقدرت الٰہی
باز مخلوقات عالم بنی آدمؑ را منشا از ایشان واقع شدہ و اسلام و دین مسلمانی که نایافت
شدہ بود از طفیل ایشان پیدا شدہ بنا براں معلوم گشت که دوم پیر ہمیں است و آنکه یک ہزار
و دو صد سال به پیغمبری دریں جہان داشتہ اند و دین اسلام به بودن ایشان در جہان
اظہار شدہ و استوار ماندہ و خدا پرستی در عالم بسیار واقع شدہ و دین اسلام بحیاتی ایشان بحد
رواج یافتہ ہر کسے مخفی کم و نایاب شدہ باشد که از دین ایں پیغمبر خدائیتعالیٰ خارج بود از رحلت
ایشان کفر وقت خود یافت دین و اسلام کم شد چنداں غلبۂ کفر و بیدینی شائع گشت که ہیچ جائے
علامت دین و اسلام در نظر نمے آید. پس یقین است که دوم پیر ہمیں پیغمبر خدا مہتر نوحؑ
است و بعد از وفات ایشان مدتے دیر مہتر ابراہیم خلیل الرحمٰن ظاہر شدہ و در پیغمبری
اظہار گشتہ و باز دینداری و اسلام رواج دادہ و رسوم کفر و شرک معدوم شدہ و بیدین ہیچ

Marfat.com

یافتہ نمے شد مگر پنہاں کسے بودہ باشد تا آنکہ پنج کرسی پے در پے پیغمبر خدا مرسل بودہ
اندلپس معلوم شد کہ سوم پیر ہمیں پیغمبر خدا مہتر ابراہیم خلیل اللہ است چراکہ دینداری و
اسلام مغلوب و نایاب شدہ بود باز بودن ایشاں زمانہ دینداری زندگانی یافتہ و کفر و
شرک معدوم شدہ پس یقین است کہ پیر سومی ہمین است وچوں مہتر ابراہیمؑ رحلت
یافتہ دین واسلام ایشاں نایاب ومغلوب گشتہ باز غلبہ کفر و رسم ہائے شرک غالب شدند
بدعت بسیارے ہیچ جاتے علامت مسلمانی یافتہ نمے شد بار بارادہ الٰہی ختم المرسلین وشفیع
المذنبین محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا شد و دین مسلمانی اظاہر گشت وتجلی حقانی
روشن شد و چراغ روشنائی او میرین آمد و آنچہ رسمہاتے و علامتہا کفر کہ ظاہر شدہ بودند
تمامی زائل شدند ومعلوم گشتند پس یقین است کہ چہارمی پیر ہمنیست محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم و بعضے بریں متفق شدند کہ چہار یار رسول اللہ ہریک امیرالمومنین ابوبکر صدیق اکبرؓ
وامیرالمومنین عمر خطابؓ وامیرالمومنین عثمان ابن عفانؓ وامیرالمومنین شاہ مرتضےٰ کرم اللہ
وجہہ چہار پیراند بریں وجہ دانشمنداں ومرشداں متفق اند و قائل اند وطالبان حق و
جویندگان ذات مطلق بریں قائل اند کہ یکے پیر تبرکی است کہ از روئے کلاہ وچیزے
دیگر مانند آں حاصل آمد و دیگر پیر ارادتی است کہ از روئے تلقین ذکر حاصل آید و طریق ذکر
ہم انواعہا است سوم پیر تربیتی است کہ طالبانرا از حجابہا و از ماسوائے اللہ بگزارند و بعضے
انوار صفاتے اند کہ طالبانرا مغالطہ میدہند واز یں بدراہی وکجی خلاص میدہند چہارم پیر ارشاد

Marfat.com

نیست کہ او بخدا میرساند و طائفہ فقرا کہ طالبان حق اند بر ینقول قائمند واکثر جماعہ بر ینوجہ متفقنند کہ چہار پیر کہ میگویند ہمیں چہار مردان اند یعنی اسکے بعد شہر توران جانیکا حکم ہوا جب توفیق الٰہی سے بخد پہنچا تو دیکھا کہ اتابک بادشاہ بہت بڑی سلطنت کا مالک تھا اور خدا پرست تھا چالیس آدمیونکے ساتھ باجماعت نماز تہجد پڑھتا تھا فقرا اور قرآن خوانوں سے بہت صحبت رکھتا تھا اور اویسی سلسلہ سے منسلک تھا میں کچھ عرصہ اُس کے ساتھ رہا اور قرار باطنی حاصل کرتا رہا میں نے ایسے دیندار آدمی کم دیکھے ہیں اس کی سلطنت میں ایک سو آٹھ لنگر جاری تھے جن سے اپنے بیگانے سب مستفید ہوتے تھے اس بادشاہ کی سلطنت میں چند سجادہ نشین اور چند بزرگ صاحب ارشاد تھے جن سے مخلوقِ خدا استفادہ کرتی تھی اور فقرا اطراف سے آکر مقصود حقانی حاصل کرتے تھے یہ دعاگو کچھ عرصہ اس شہر میں رہا اور سلیم القلب، دلفریب، حرکت، دغابازی مکر و کوتاہی دُور ہوئی اور کوئی حجاب نہ رہا اس شہر کے رہنے والے کو دین و دنیا حاصل ہے اس لئے میں نے بھی اسی شہر میں بقایا عمر بسر کرنیکی آرزو کی لیکن بمصداق پانی کی قید لوہے کی قید سے سخت ہوتی ہے اور ہوتا ہے وہی جو منظورِ خُدا ہوتا ہے اس بادشاہ نے عالموں، عابدوں و فقرا سے سائل بن کر دریافت کیا کہ چار پیر اور چودہ خانوادہ کیا کیا ہیں اور پھر کہا کہ چودہ خانوادہ تو حضرت شیخ حسن بصریؒ ظاہر کر چکے ہیں البتہ چار پیر کے متعلق بتائیے انہوں نے کل بتانے کی اجازت طلب کی چنانچہ علی الصباح جواب لکھ کر لائے ایک جماعت اس پر متفق تھی کہ عبدالرحیم

Marfat.com

مشرق و عبدالکریم مغربی و عبدالرشید شمالی و عبدالجلیل جنوبی چار پیر ہیں جو چار طرف
رکن مقرر ہیں اور جو کچھ روزانہ دنیا میں ہوتا ہے مغرب کے وقت ہر نیکی و بدی انکے
پیش ہوتی ہے جس کردار کو وہ منظور کرتے ہیں وہ مقبول ہوتا ہے اور جو نا منظور ہوتا ہے
وہ واپس منہ پر مارتے ہیں پس معلوم ہوا کہ وہ صاحب کار ہیں اس لئے وہی چار پیر ہیں
اور بعض کا اعتقاد ہے کہ اول پیر حضرت ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام صلوات اللہ علیہ
خلیفۃ الرحمٰن ہیں دوسرا پیر حضرت حضرت نوحؑ کہ جنکی بد دعا سے خلقت طوفان میں غرق ہو
گئی تھی کیونکہ دین و اسلام ختم ہوگیا تھا صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کی قدرت سے دوبارہ مخلوقات
بنی آدم سے بڑھی اور دین و اسلام دوبارہ قائم ہوا پس معلوم ہوا کہ دوسرا پیر یہی حضرت نوح
نبی اللہ ہیں جنہوں نے بارہ سو سال پیغمبری کی دین و اسلام پھیلایا اور انکی زندگی میں
دین و اسلام کی ترقی ہوئی جو کہ معدوم ہو چکا تھا۔ اور کہیں کوئی علامت دکھائی نہیں دیتی تھی
پس معلوم ہوا کہ دوسرا پیر یقیناً ہے ان کی وفات سے مدت بعد پھر دین اسلام معدوم
ہو چکا تھا تو حضرت ابراہیم خلیل اللہ پیغمبر ہوئے اور از سر نو دین و اسلام کو زندہ کیا اور
کفر و شرک معدوم ہوا تو معلوم ہوا کہ تیسرے پیر یہی ہیں اور جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی
رحلت ہوگئی تو کچھ مدت بعد دین اسلام مغلوب ہوا اور کفر و شرک غالب ہوتا گیا تو مدت
بعد جب اسلام معدوم ہوا تو سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور دین اسلام
پھر عروج پکڑتا گیا اور کفر و شرکت مٹتا گیا مسلمانی کو ترقی ہوئی اور تجلی حقانی روشن

Marfat.com

ہوئی علامت کفر و شرک معدوم ہوئیں تو معلوم ہوا کہ چوتھا پیر حضرت محمدؐ نبی آخر زماں ہیں اور بعض اسباب پر متفق ہیں کہ چار پیر رسولِ خدا کے چار یار ہیں یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ و حضرت عمرؓ ابن خطاب و حضرت عثمانؓ غنی و حضرت علیؓ ابن ابوطالب بہت سے دانشور اور مرشدان اسی پر متفق ہیں اور بعض کے نزدیک پیر اول تبرکی ہے کہ اس سے سرداری حاصل ہوتی ہے اور طالبان حق اور طالبان ذات مطلق اسی پر متفق ہیں اور دوسرا پیر ارادت ہے کہ اس سے تلقین ذکر حاصل ہوتا ہے تیسرا پیر تربیت ہے جو طالبان کو حجاب اور ماسوائے اللہ سے گزارتے ہیں اور بعض انوار صفات ہیں جو طالبان کو مغالطہ سے نکالنے اور بدراہی اور کجی سے خلاص دلاتے ہیں چوتھا پیر ارشاد ہے جو اللہ تبارک و تعالےٰ سے ملاتا ہے اور فقرا کا گروہ اسی پر قائم ہے کہ چار پیر یہی چار ہیں اور اسی پر متفق ہیں۔

بعد ازاں بجانب شہر غزنوی حکم شدہ کہ حضرت سلطان محمود پادشاہ غزنوی در آنجا خفتہ است۔ دوازدہ ہزار بزرگوار محمود نام از دست راست مقبرۂ سلطان خفتہ اند و دہ ہزار بزرگوار محمود نام از دست چپ مقبرہ ایشاں خفتہ اند و اکثر رجال اللہ در آستانۂ ایشاں آمدہ سکونت میکنند و ہر کہ از سر صدق و درست اعتقاد در آں آستانہ مے آید فیض پذیر میشود کہ ایں مرد بسیار مشفق و مہربان است و عالی مقام است و مرشد زمانہ بود اکثر طالبان ازیں مرد ہم بمقصد اعلیٰ رسیدہ و ایں دعاگو رفتہ زیارت ایشاں کردہ و ہفتہ ماندہ و مشاہدہ حاصل نمودہ یعنی پھر شہر غزنی جانیکا حکم ہوا کہ وہاں حضرت سلطان

Marfat.com

محمود شاہ غزنی سویا ہوا ہے اور بارہ ہزار بزرگ محمود نام سلطان کے مقبرہ کے دائیں طرف
سوئے ہوئے ہیں اور دس ہزار بزرگ محمود نام مقبرہ کے بائیں طرف سوئے ہوئے ہیں
اور اکثر مردانِ خدا آکر انکے آستانہ میں قیام کرتے ہیں اور جو کوئی صدق دل سے اس آستانہ
پہ آتا ہے فیض یاب ہوتا ہے کیونکہ یہ مرد مشفق اور مہربان ہے اور عالی مقام ہے اول
ایک زمانہ کا مرشد رہا ہے اور اس کے طالبان اپنے مقصود کو پہنچتے رہے ہیں یہ دعاگو وہاں
پہنچا ایک ہفتہ قیام کیا اور مشاہدہ کیا۔ بعد ازاں بطرف نیشاپور حکم شد کہ در آنجا حضرت
شیخ برھان الدین گفتے کہ جانب دستار من ببیں کہ چوں نظر کند بے شبہ خانہ کعبۃ اللہ کہ
بیت اللہ است و روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در نظر او بے حجاب مے آمد ہمچنیں کرامت
آں بزرگوار داشت ایں دعاگو چند مدت در آنجا ماندہ و چلہ بطریق مردان کشیدہ ہر چہ مقدر
بود میگرشت یعنی پھر نیشاپور جانیکا حکم ہوا وہاں حضرت شیخ برہان الدین ہیں جن کا
فرمان ہے کہ میری دستار میں دیکھیں اور دیکھنے سے بیت اللہ اور روضہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم بے حجاب نظر آتا ہے اس دعاگو نے مردانہ وار دو چلے ادا کئے اور حسبِ
مقدر فیض یاب ہوا۔ بعد ازاں بجانب شہر رے حکم شدہ کہ در آنجا سعد و سعید و طلحہ
و زبیر خفتہ اند کہ در آنجا چہار صد و چہل و چہار طائفہ رجال اللہ خفتہ اند غلغلہ و آواز
ایشاں در ہمہ شہر روشن است بخدائے خدا کہ آوازہ ایشان تا بآسمان چہارم میرسد و شہر رے
شہر لیست کہ بمثل ایں شہر دیگر نیست کہ از برائے طمع ایں شہر معاویہ ابن ابو سفیان ہدر

Marfat.com

یزید باقرۃ العیون شفیع المذنبین و علی المرتضٰی و فاطمۃ الزہرا امیر المومنین امام حسن
وحسین جنگ وخصومت کردہ بود ونزد ایں شہر سنگیست سیاہ بصورت ستون در ہوا معلق
است نہ در آسمان ونہ در زمین است آں شب کہ پیغمبر خدا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم معراج بدرگاہ رب العلمین یافت پائے مبارک بر آں سنگ نہادہ بود
ودر آنحال آں سنگ درگریہ شد پیغمبر علیہ السلام پرسید چرا گریہ میکنی گفت اے پیغمبر خدا
امیدوار شدم کہ دریں زمان لائق بہ بہشت شدم اما چوں جلیل الجبار واحد القہار دوزخ
خاصہ از برائے آدمیاں وجنیاں وکوہہا آفریدہ است پس چوں نگریم چوں ایں سخن رسول
خدا از وشنید بلرزید وغمگین گشت بعد ازاں فرمود کہ اے سنگ خود ہمچو میباید داشت
کہ او خالق خلق وبے نیاز اندوپس گفت اے سنگ خاطر جمع دار ایں عرض تو بدرگاہ
رب العلمین کردہ آید آں سنگ از ترس حقتعالے برنگ نقرہ منور گشتہ وایں دعا گو رفتہ
زیارت آنمقام کردہ یعنی بھر شہر سے جانیکا حکم ہوا کہ وہاں حضرت سعد وسعید وطلحہ وزبیر
راحت فرماہیں اور چار سو چوالیس گردہ مردان خدا کے آرام فرماہیں اور انکی شہرت سارے
شہر میں روشن ہے اور انکا غلغلہ وآواز چوتھے آسمان تک پہنچتی ہے۔ شہر سے ایسا شہر ہے
کہ اس جیسا کوئی شہر نہیں جسکی لالچ میں امیر معاویہ ابن ابوسفیان والد یزید نے سرکار دوعالم
وشفیع المذنبین وعلی المرتضٰی وبی بی فاطمۃ الزہرا وحسن وحسین علیہم السلام سے دشمنی
مول لیکر جنگ وجدل کرے۔ اس شہر کے نزدیک ایک سیاہ پتھر ستون کی مانند ہوا میں معلق

Marfat.com

ہے یعنی نہ آسمان میں ہے اور نہ زمین میں۔ معراج کی رات حضور نبی اکرم صلعم اسی پتھر پر
قدم رکھکر سوار ہوئے تھے اور یہ پتھر رونے لگ گیا آپ صلعم کی دریافت پر عرض کیا اس شرف سے میں
بہشت کا حقدار ہوں لیکن اللہ عزوجل نے انسانوں، جنوں اور پتھروں کیلئے ہی دوزخ
بنائی ہے اُسوقت کے خوف سے رویا ہوں آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ بے نیاز ہے اور
پھر فرمایا تمہاری عرض درگاہ رب العزت میں پیش کرونگا یہ پتھر حق تعالےٰ کے خوف سے
چاندی کی طرح منور ہوگیا یہ دعاگو وہاں پہنچا اور اس مقام کی زیارت کی بعدازاں بجانب
کرمان حکم شدہ چوں درآں شہر رسیدیم دیدیم کہ شہر است معظم و معمور و درآنجا حضرت شاہ
شجاع بادشاہ کرمان بود کہ او سی سال خواب نکردہ و چوں خواب بروے غالب شدے پارہ نمک
در چشم خود کردے و نمکدان از خود دور نداشتے و حضرت شیخ شجاع از بہر قوت خود کتابت کردے
و از حصول ملک و ولایت ہیچ نخوردے کہ صاحب عدل بود و کاربادشاہی بر حکم شریعت پیغمبر علیہ
السلام کردے۔ وچناں تفحص و عدل کردے کہ نزدیک محل خویش زنجیر بستہ بود ہر دادخواہے کہ
آمدہ زنجیر را بجنبانید درحال بادشاہ واقف و خبردار گشتے و او را بحضور خود آوردہ پرسیدے و
آنہا را بحق رسانیدے۔ روزی کنجشکے آں زنجیر را جنبانید و بادشاہ دانیست کہ کسے صاحب
غرض آمدہ است۔ دید کہ کنجشک جنبانیدہ است درحال سوار تعین نمودہ کہ خصمانہ او بکنید
سواراں دنبال آں کنجشک گرفتند تا آنکہ کنجشک بیکدرخت رسید کہ در و آشیانہ دارد سواراں دیدند
کہ درآں بچہ اش بدہن مارسیاہ است و درخوردن مشغول است سواراں ماررا بقتل رسانیدند

Marfat.com

وبجہٗ آں کنجشک را خلاص کردند حضرت شاہ شجاع کرمانی ہمچنیں بادشاہ صاحب عدل بود۔ روزے مرد
سوداگر آمدہ پیش بادشاہ عرض رسانید کہ در شبے مردے مہیب مے آید و زن ما را بزور مے برد و
بدیدن آں ما را ہیچ طاقت نمے ماند ندانم کہ چہ بلا است پادشاہ فرمود ہرگاہ کہ او آید در حال
مرا خبر رسانید و پادشاہ در فکر آں بلا سہ شب و روز ہیچ طعام نخوردہ و نہ آب نوشید تا آنکہ
چہارم شب آں تجار آمدہ خبر کرد کہ آں ظالم خدا آمدہ است پادشاہ تیغ در دست کردہ سوئے
آں بلا رواں شد نیم شب گذشتہ بود بآں عورت مشغول شدہ بود کہ بادشاہ رفتہ بر و نعرہ بزد و
گفت برخیز اے ملعون او ہم استادہ شدہ با بادشاہ دست درازی کرد باعانت حق
سُبحانہٗ تعالیٰ بادشاہ چناں شمشیر او را زد کہ دو پرکالہ گشت پادشاہ فتح یافت و او را سر موئے
گرفتہ بیروں انداخت و سر بریدہ بحوالہ آں شخص نمود بعد ازاں بادشاہ از جواں پرسید
کہ در خانۂ شما چیزے اندک و بیش طعام ہست گفت آرے فاما نان خشک است فرمود بیار
سہ شب و روز گذشتہ کہ طعام در شکم من نرفتہ است آں نان را بفراغت بخورد و بخانہ خود
برفت و شکر خدائیتعالیٰ بجا آورد حضرت شاہ شجاع چنیں شجاعت میداشت و مقرر است کہ ہرچہ
از ملک بادشاہی خراج پیدا آمدے در وقف میداشتے کہ ہر روز در لنگر تصرف میداشتے۔ و در
لنگر ایشاں چنداں طعام کشیدندے کہ فقیراں و مسافراں از خویش و بیگانہ میخوردندو۔ ہر روز
از دہل و جلاجل میکردند کہ مبادا کسے گرسنہ بماند و آں بزرگوار در سخاوت و شجاعت بے نظیر آمدہ است
و اینداعا گو رفتہ یک چلہ بدرگاہ ایشاں کشیدہ و فیض باطنی ازاں درگاہ یافتہ یعنے پھر ماں

Marfat.com

شہر جانے کا حکم ہوا جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا شہر ہے اور پر رونق اور وہاں حضرت شاہ شجاع کرمانی آرام فرما ہے جو تیس سال ہیں سویا اور جب نیند کا غلبہ ہوتا تو نمک کی ڈلی آنکھوں میں پھیر لیتا اور نمکدان ہر وقت اس کے پاس رہتا اور اپنی خوراک کیلئے کتابت کرتا اور خزانہ سے کوڑی تک نہ لیتا کیونکہ وہ بہت عادل تھا اور سلطنت کا کام حضرت پیغمبر علیہ السلام کی شریعت کیمطابق انجام دیتا اور اس قدر عادل تھا کہ اس کے محل میں ہر وقت زنجیر لٹکتی رہتی تھی اور جو دادخواہ آتا زنجیر ہلا دیتا اور بادشاہ فوراً بلا کر حال دریافت کرتا اور حق رسی کرا دیتا۔ ایک دن ایک چڑیا نے زنجیر ہلائی بادشاہ نے فریادی سمجھ کر پتہ کیا اور چڑیا کو دیکھ کر گھوڑا سوار اس کے ساتھ روانہ کیئے چڑیا اڑتی ہوئی ایک درخت پر گئی جس پر اسکا گھونسلہ تھا گھوڑا سوار نے دیکھا کہ ایک کالا سانپ چڑیا کے بچوں کو کھا رہا ہے انہوں نے سانپ کو مار ڈالا اور چڑیا کے بچونکو بچا لیا حضرت شاہ شجاع کرمانی ایسا عادل بادشاہ تھا ایکدن ایک سوداگر بادشاہ کے پاس فریاد لایا کہ ایک خطرناک آدمی رات کو آ کر میری عورت کو زبردستی اٹھا لیتا ہے اور میں اُس سے ڈر جاتا ہوں اور کچھ نہیں کر سکتا بادشاہ نے کہا جب وہ پھر آئے فوراً مجھے خبر کرنا اور بادشاہ نے بغیر کچھ کھائے پیئے اسکا انتظار کیا حتیٰ کہ چوتھی رات آ کر اُس نے اطلاع دی اور بادشاہ تلوار لیکر اسکے ساتھ روانہ ہو گیا۔ آدھی رات کو وہ اس عورت کے ساتھ مشغول تھا کہ بادشاہ نے جاتے ہی اُسے للکارا اور وہ اُٹھکر مقابل ہوا حق سُبحانہٗ کی مہربانی سے بادشاہ نے ایسی تلوار ماری کہ اس کا سر کٹ کر دُور جا گرا اور بالوں سے پکڑ کر باہر پھینک دیا۔ بادشاہ کو فتح ہوئی اور

Marfat.com

نعش سوداگر کے سپرد کرکے پوچھا کہ اُسکے گھر کچھ کھانے کو ہے سوداگر نے کہا کہ سوکھی روٹی
ہے بادشاہ جو تین دن سے بھوکا تھا سوکھی روٹی کھاکر اللہ تعالےٰ کا شکرادا کیا اور گھر چلا
گیا۔ بادشاہ شجاع ایسا عادل بادشاہ تھا کہ جو لگان ملک سے حاصل ہوتا وقف میں داخل ہوتا
اور روزانہ لنگر میں خرچ ہوتا اور اس قدر طعام پکتا کہ فقراء و مسافران اپنے اور بیگانے سیر ہو
کر کھاتے اور رات کو ڈھول بجاکر کھانا دیتے تاکہ کوئی بھوکا نہ رہے۔ یہ بادشاہ بے نظیر
عادل تھا۔ اس فقیر نے یہاں ایک چلہ کاٹا اور اس درگاہ سے فیض باطنی حاصل کیا۔
باز بجانب شہر شیراز حکم شدہ چوں در آنجا رسیدیم چہ بینیم کہ در آں شہر چہار صد مرد
بزرگوار عارفان حق ترازوئے کردہ خرید و فروخت میکنند و ہیچ وقت سیم و سرہ نکردہ اند
ہرکہ ایشاں را مبلغ قلب میدہد ہرگز نگویند کہ سیم تو قلب است یا راست و در حسب مطلوب
حق سودا میکنند و نمے پرسند کہ چیست و کیست و بہ برکت آں راستی و درستی ایشاں آں سیم
قلب نیز سرہ میشود کہ دوگانہ ایشاں بر حق تعالےٰ قبول کردہ است و ہر سیاحے و مسافرے کہ بر ایشاں
میرسید بطرف دیگرے رفتن نمے دادندے و جمیع بزرگواران در میان خود ہمچو شیر و شکر
میگذارند و کرامات ایشاں اظہر من الشمس است و ظاہر اوقات ایشاں بدیں صورت ست کہ دست
بکار و دل بیار و چوں روز آید ظاہرا بکار مشغول مے شوند و چوں شب در آید در خلوت میروند
و در طاعت مشتغل میشوند و از حصول آں سودا جمیع بزرگان نصف نفع جدا کردہ طعام مے
پزند و مر فقیراں و مسافراں را مے خورانند و نصف دیگر در قوت عیال اطفال خود صرف میکنند

Marfat.com

ایں چنیں مردان خدا بودہ اند وایں فقیر رفتہ زیارت ایشاں کردہ چندر صحبت ایشاں گذرانیدیم
بسیار مستفید شدیم یعنی سے پھر شہر شیراز جانیکا حکم ہوا وہاں پہنچ کر دیکھا کہ چار سو بزرگ
مردانِ حق تراز دلیئے خرید وفروخت میں مشغول ہیں اور کبھی کسی سے کھوٹے کھرے کا
اعتراض نہیں کرتے اور حق کیمطابق سودا کرتے ہیں اور اسی راستی اور درستی کی برکت
سے کھوٹا مال وزر بھی کھرا ہو جاتا ہے جو سیاح یا مسافر جسکے پاس آجائے دوسرے کے پاس
نہیں جانے دیتے اور سارے بزرگ آپس میں شیروشکر رہتے ہیں اور انکی کرامات اظہر من الشمس
تھیں ظاہرا طور پر وہ خرید وفروخت میں مشغول ہوتے تھے لیکن اُنکے دل خدا تعالےٰ کی
طرف لگے رہتے تھے دن کو کام میں ہوتے اور رات کو خلوت میں عبادت میں لگے رہتے اس خرید
وفروخت کے آدھے نفع سے فقرا اور مسافروں کی خدمت کرتے اور آدھے سے اپنے عیال کی
گزر بسر کرتے تھے وہ ایسے خدارسیدہ تھے میں اُن میں کچھ عرصہ رہا اور بہت مستفید ہوا۔

بعدازاں بجانب کشمیر حکم شدہ کہ آنجا تخت مہتر سلیمان ؑ پیغمبر است کہ بالائے کوہ بلند نہادہ
اند وگرد دیگر د آں کوہ دریائے قلزم است وکرانۂ آں دریا در نظر نمے آید۔ بلکہ ہمہ غبار وتاریک
در نظر نمے آید وجائے مہیب است مہتر سلیمان ؑ را در گور نکردہ اند۔ بالائے تخت خفتہ است چنانکہ
کسے خفتہ است تمامی دیواں وپریاں وجنیاں وحیوانات وطیور دستہائے بستہ در خدمت ایشاں
استادہ اند وآنہارا در دل خود یقین است کہ مہتر سلیمان ؑ خفتہ است وایں ہیبت ایشاں
در دلِ آں اقسام مستحکم میباشد تا آنکہ قیامت قائم شود وآں کوشک، ایشاں از دور نظر

Marfat.com

مے آید بمانند دود سیاہ و ہیچکس امکان ندارد کہ آنجا رفتہ زیارت مے کند چرا کہ جائے مہیب و پُر
عظمت است واین فقیر بموازنہ دو کروہ رفتہ نظارہ کردہ ویک چلہ در آنجا کشیدہ ہمہ کوشک مہتر
سلیمان علیہ السلام در نظر آمدند ناگاہ چند سواران از غیب پیدا گشتند وگفتند کہ ما فرستادہ پیغمبر سلیمان علیہ السلام ہستیم
فرمودہ است کہ اے سید نبیرۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترا بہ فرزندی خود قبول کردیم و بہ خطاب
خلیفہ مخاطب کردہ ہمچو حکم فرمودہ اند کہ چہاردہ خانوادہ را کلاہ دادن بتو مسلم شدہ است کہ
بدہید ویک دلق برقع دوختہ بدست این سواران عنایت شدہ است کہ بپوش و برو در پناہ
خدا باشی و آن فقیر در آنجا پریاں ہم مگس رانی کردند یعنی پھر کشمیر جانیکا حکم ہوا کہ
وہاں مہتر سلیمان علیہ السلام ایک بلند پہاڑ پر آرام فرما ہیں جسکے چارونطرف دریا ہے جسکا کنارہ نظر
نہیں آتا بلکہ ہر طرف غبار اور اندھیرا پھیلا رہتا ہے اور دہشتناک جگہ ہے مہتر سلیمان علیہ السلام کو دفن
نہیں کیا گیا بلکہ ایک تخت پر سوئے ہوئے ہیں جیسے زندہ ہوں تمام دیو، پری، جن اور پرندے
ہاتھ باندھے کھڑے رہتے ہیں انکے دل میں یقین ہے کہ مہتر سلیمان علیہ السلام سوئے ہوئے ہیں اور انکی
یہ ھیبت تا قیامت جاری رہیگی اور انکے نزدیک جانیکی کسی کو جُرأت نہیں ہوتی یہ فقیر
تقریباً دو کوس دُور سے یہ نظارہ کرتا رہا اور ایک چلہ وہاں کاٹا اور مہتر سلیمان علیہ السلام کی کوشک
کا بچشم خود نظارہ کیا۔ اچانک چند سوار غیب سے ظاہر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم پیغمبر سلیمان علیہ السلام کے
بھیجے ہوئے ہیں انہوں نے فرمایا ہے کہ اے سید نواسۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تجھے فرزندی میں
قبول کیا اور اپنا خلیفہ فرمایا اور چودہ خاندانوں کی کلاہ عطا ہوئی اور ایک گدڑی برقعہ بلا

Marfat.com

ہوا ان سواروں کے ذریعے عنایت ہوا کہ پہن لو اور چلے جاؤ۔ سپردِ خدا۔ وہاں پر یاں میری مگس (مکھی) رانی کرتی رہیں۔ بعد ازاں بجانب شہر روم حکم شدہ کہ آنجا مولانا جلال الدین رومی خفتہ است دوازدہ ہزار و یکصد مرید از ارادت ایشاں بخدا رسیدہ اند و ہر روز چہل ہزار تنکہ زر در لنگر ایشاں خرچ مے شود آں بزرگوار مرید حضرت شمس تبریزی است کہ در لنگر ایشاں دیگچے وسیع میباشد کہ چہار دہ گاؤ درمیان آں می پزند و طعام گونا گوں پختہ بفقرا امید ہند و دراں لنگر برکت علانیہ است و در خانقاہ حضرت ایشاں درویشی در اعتکاف در آمدہ است کہ یکصد و سی سال است کہ روئے او را کسے ندیدہ ہر روز بیک خرما روزا فطار میکند و یک نماز او را ہر روز بہتر خضر امامت میکند ایں فقیر چند روز در خدمت حضورش بجا آوردہ و او را از خواست دل معلوم شدہ کہ ایں نبیرۂ سید جلال الدینؒ بخاری است نام فقیر گرفتہ آواز آمد فرمود کہ ایں خرما جد شما شیخ جلال الدینؒ بخاری و حضرت غوث الثقلین شیخ بہاؤ الدین قریشی ملتانی قدس سرہٗ ہما امانت دادہ بودند کہ نبیرۂ ایں فقیر جلالؒ نام در خدمت ایشاں در آید بحوالہ او بکنید بخوردن آں خرما خیلے فتوح حاصل شد کہ بصد چلہ کسے را پیدا نشدہ آید ے جائے کہ زاہداں بہ ہزار اربعین رساند۔ منت خدائے را کہ بما رائگاں رساند۔

ایں دعا گو چند روز ماندہ زیارت ایں بزرگوار بعمد عا نمود یعنی

پھر شہر روم جانیکا حکم ہوا کہ وہاں مولانا جلال الدینؒ رومی آرام فرما ہیں جن کے بارہ ہزار اور ایک سو مرید خدا رسیدہ ہوئے ہیں اور روزانہ چالیس ہزار تنکہ لنگر میں خرچ

Marfat.com

ہوتا ہے یہ بزرگ حضرت شمس تبریزؒ کے مرید ہیں جنکے لنگر میں ایک بہت بڑی دیگ ہے
جس میں بہ یک وقت چودہ گائیں پکتی ہیں اور طرح طرح کے کھانے فقراء کو دیئے جاتے
ہیں اور اس لنگر میں اعلانیہ برکت ہے اس بزرگ کی خانقاہ میں ایک درویش اعتکاف
میں تھا جسے ایک سو تیس سال سے کسی نے نہیں دیکھا روزانہ ایک کھجور سے روزہ افطار کرتا اور
اسکی ایک نماز کی امامت حضرت مہتر خضر علیہ السلام فرماتے۔ یہ فقیر چند دن اسکی خدمت میں
مشغول رہا اسے کشف دل سے معلوم ہوا کہ میں نواسہ رسول اکرم صلعم ہوں میرا نام لیکر پکارا
اور فرمایا کہ یہ دانا کھجور تمہارے دادا شیخ جلال الدینؒ بخاری و حضرت غوث الثقلین شیخ بہاؤ الدینؒ
قریشی ملتانی قدس سرھما نے امانت دیا تھا کہ میرا پوتا جلالؒ نام آپکی خدمت میں حاضر ہوگا
اسے دے دینا یہ دانہ کھجور کھا کر مجھے اتنا فیض حاصل ہوا کہ سو چلہ کاٹنے سے کسی کو نہ ہوا ہوگا
ع وہ جگہ جو زاہد ہزار چلہ میں پہنچاتے ہیں اللہ جل شانہٗ بغیر محنت کے عطا فرما دیتے ہیں
یہ دعا گو وہاں کچھ عرصہ رہا اور اس بزرگ کی صحبت سے فیضیاب ہوا۔

بعد ازاں بجانب ہمدان حکم شدہ کہ در آنجا عین القضات ہمدانی خفتہ است و عین
القضات یکصد کس مفتی را و چہل کس مفسر را و سی کس محدث را سبق مے گفت و بذات خود
بیست و پنجسالہ بود کہ سبق میگفت حق سبحانہٗ تعالیٰ واہب العطیات ایشان را در شش صغر چنیں
دریائے علوم روزی کرد و یکے از شاگردان عین القضات وفات یافت کہ یک مسئلہ فقہ ویرا
حل نشدہ بود چوں عین القضات را ایں خبر شد کہ فلاں شاگرد شما بمرد اما یک مسئلہ علم او را حل

Marfat.com

نشده بود ایشاں بر ہمہ شاگردان خود راجع نمودہ بر سر تربت آں شاگرد آمدہ بر قبر او لگد بزد و گفت
برخیز آں مسئلہ مشکل کہ ماندہ است بیان کن ہمدراں حال آں جواں از قبر بیروں آمد و گفت
فلاں مسئلہ ماندہ است ایشاں آں عبارات از سر آغاز فرمودند و آں مشکل او را حل کردہ و نیز از
ایشاں از شاگرد پرسیدند چند سال است کہ ایں مشکل ترا باقی ماندہ است گفت پنجاہ سال تمام
است اگرچہ مردہ بودیم اما از خاطر ارمان نمیرفت آرزو داشتیم کہ ایں مسئلہ حل شود ایشاں
فرمودند دریں حال خود را چوں مے بینی گفت صفا ایں سخن بگفت و غائب شد بعد ازاں شاگرد
و سائر مردان کہ دریں واقعہ حاضر بودند در بحر حیرت غوطہ خوردند کہ بچہ قدرت مردہ را زندہ
کرد ایں قدرت خدا را است و چوں ایں عظمت ایشاں در عالم ظاہر گشتہ کہ مردہ را زندہ کرد
دریں امر علمایاں و مفتیان فتویٰ دادند کہ ایں بدعتے لائق کشتنی است ایں را بر سر دار
باید کشید آخر الامر بر سر دار کردند و ایں ماجرا کہ گذشت دیدیم و بنظر خویش معائنہ کردیم
بعد ازاں یک چلہ کشیدیم و روحانیت ایشاں شفیع آوردیم و تجربہ نمودیم کہ عین القضات واصل
حق بود بریں دعاگو مرحمت و الطاف بسیار فرمود یعنی مجھے ہمدان جانیکا حکم ہوا کہ
وہاں عین القضات ہمدانی سوئے ہوئے ہیں جنکے پاس ایک سو مفتی و چالیس مفسر و تیس محدث
سبق پڑھتے تھے اور آپ بھی پچیس برس کے تھے کہ اللہ عزوجل نے اسے صغر سنی میں اتنے
علم سے نوازا تھا اس کے شاگردوں میں سے ایک شاگرد فوت ہو چکا تھا جسکا فقہ کا ایک مسئلہ
زندگی میں حل نہ ہو سکا تھا عین القضات کو خبر دیگئی کہ آپکا فلاں شاگرد فوت ہو چکا ہے کہ

Marfat.com

اسکا ایک مسئلہ حل طلب تھا عین القضات نے اپنے شاگردوں کو جمع کیا اور اسکی قبر پر تشریف
لے گئے اُسکی قبر پر لکڑی ماری اور کہا کہ اُٹھ اور اپنی مشکل بیان کر۔ اسی وقت وہ جوان
قبر سے باہر آیا اور مشکل بیان کی عین القضات نے اسکی مشکل حل کی اور کہا کہ یہ مشکل تجھے کب
سے درپیش تھی۔ بولا پچاس سال سے اور مرجانیکے بعد بھی آرزو تھی کہ یہ مسئلہ حل ہو پھر پوچھا
اب کیا حال ہے۔ کہا۔ صفا۔ یہ کہا اور غائب ہوگیا لعدازاں شاگردوں اور دوسرے لوگوں
نے جو اس واقعہ میں موجود تھے حیران ہوکر کہنا شروع کردیا کہ کس طاقت سے مُردہ کو زندہ
کیا ہے جبکہ یہ طاقت صرف اللہ عزوجل ہی کو ہے یہ خبر عام ہوگئی اور علماء و مفتیوں نے
فتویٰ دیا کہ یہ بدعت قابل گردن زدنی ہے اسے پھانسی پر لٹکانا چاہیئے اور آخرالامر پھانسی
دے دی گئی اور یہ ماجرا مَیں نے بچشم خود دیکھا اور بعدہٗ ایک چلہ ادا کیا اور اسکی روحانیت سے
استفادہ کیا اور تجربہ کیا کہ عین القضات واصل حق تھے اور اس دعاگو پر بہت الطاف فرماتے
لعدازاں بجانب بلخ حکم شدہ کہ در آنجا سلطان ابراہیم ادہم خفتہ است کہ پادشاہی را
ترک کردہ و پسر خود را سپردہ و خود گوشۂ خلوت گرفتہ در طاعت حق تعالےٰ مشغول گشت و
فقر و فاقہ اختیار کرد۔ روزے از روزہا پسر او آمدہ دید کہ بکنارہ دریائے زیر درخت دلق میدوخت
و دنیا و آنچہ در دنیا است پس پشت انداخت کہ در قرب خداوند مشغول بود و پسرش سوزن
از دست او گرفتہ در دریا انداخت و گفت کہ اے سلطان عالم اینچہ خیال کردۂ بگذار۔ بیا۔
پادشاہی اختیار کن دریں وحشت و تنہائی چہ فائدہ دیدۂ سلطان صبر کرد و ہیچ نگفت و بعد

Marfat.com

ازاں پسر او گفت ہمیں سوزن کہ در دریا انداختہ ام کشیدہ بدہ۔ بعدہٗ سلطان ابراھیم ادہم
بلخی ماہیاں را حکم کردہ کہ سوزن بیارید۔ پس چہ بیند کہ جملہ ماہیاں ہزار در ہزار سو نہا زرینہ درد
ہاں نمودہ حاضر گشتند پسر گفت ہماں سوزن پولادی کہ در دریا انداختہ بودم بدہ۔ بعدہٗ ابراہیم
مناجات کرد کہ اے خداوندا۔ ملکا۔ پادشاہا۔ ماہیاں ہمہ سوزن طلا آوردہ اند مرا ہیچ کار نمے آیند
ہماں سوزن پولادی عنایت گردد۔ ناگاہ یک ماہی مہیب و گرگوں پیدا شد گفت اے تارک
دنیا ایں سوزن را برائے تبرک پیش مہتر خضر علیہ السلام بردہ بودم چنداں ملائکہ آمد طلبگار
شدند کہ ایں سوزن در دمند انست مہتر خضر علیہ السلام زیارت ایں سوزن کردہ باز بحوالہ
کردہ کہ رفتہ بخدمت سلطان ابراھیم ادہم بگذراینداں ماہی سوزن مذکورہ در دست
حضرت سلطان سپرد و سلطان بدست پسر خود داد۔ پسر واقعہ سوزن و ماہیان دیدہ تمامی
ماجرا بچشم خود معائنہ نمودہ استادہ شد و دستار خود در گلو انداختہ پائے بوسید ایں تقریر کردن
گرفت کہ اے پادشاہ دین و دنیا خطائے عظیم از ما واقع شدہ از برائے خدا و دوستی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ایں گناہ بما بخش و ایں بندہ را مرید خود بساز کہ لطف خداوند بر تو بنظر
خویش تجربہ کردیم۔ بعد ازاں سلطان فرمود کہ التعظیم لامر اللہ والشفقۃ علی
خلق اللہ والتائب من الذنب کمن لا ذنب لہٗ وارد شدہ است بعد ازاں پسر
خود را دید کہ طلب حقانی دارد توبہ بدار و در استغفار آورد و ایمان مفصل و ایمان مجمل خوانانید
و تلقین ذکر او را بتفصیل دادہ در مریدی خود آورد و بہ پاس انفاس او را مشغول ساخت

Marfat.com

وبذکر حق مزین ومنور گردانید واول مرید سلطان ابراہیم ادہم بلخی ہمیں فرزند اوست و
دراندک مدت او یکے از اولیاء خدا شدہ ودیگر یک کنیزک از حرم او نیز طالب حق شدہ کہ
جملہ عورت ہا وحرمہا سلطان ہر یکے املاک واشیاء دنیوی طلبیدہ در پیچ طلب حصول دنیاوی شدند
مگر آں حرم ہیچ نہ طلبیدہ بخدمت حضور او حضرت سلطان ہر ہمہ را آزادی داد۔ لعداز
اخلاق ایشاں دوگانہ شکر اللہ بجا آورد کہ إنما اموالكم واولادكم فتنة درشان
است ودیدم کہ آستانہ ایں مرد خدا پر عظمت است وپر برکت وچندیں طالبان حق از طفیل
ایشاں بہرہ مند شدہ اند وبمقصود رسیدہ اند وایں دعاگو نیز چہار چلہ دریں درگاہ کنید بمقصد رسید
یعنی سے پھر بلخ جانے کا حکم ہوا کہ وہاں سلطان ابراہیم ادہم سویا ہوا ہے جس نے
شاہی ترک کر کے اپنے بیٹے کے سپرد کر کے خود خلوت اختیار کی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت
میں مشغول ہوا اور فقر وفاقہ اختیار کیا ایکدن اسکے بیٹے نے اُسے دریا کے کنارے ایک درخت
کے نیچے دلق سیتے ہوئے دیکھا۔ دنیا اور دنیا کی چیزوں کو لات مار کر طاعتِ حق میں مشغول تھا
بیٹے نے سوئی چھین کر دریا میں پھینک دی اور کہا اس وحشت اور تنہائی کا کیا فائدہ چلو اور
بادشاہی کرو۔ بادشاہ نے صبر کیا اور خاموش رہا پھر بیٹے نے کہا کہ یہ سوئی جو میں نے دریا
میں پھینکی ہے واپس منگوا دیں۔ سلطان نے کہا کہ سوئی دریا سے کیسے واپس آسکتی ہے
بیٹے نے کہا آپ کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتا جب تک کہ سوئی دریا سے نہ منگوا دیں یا خود چل کر بادشاہی
کریں۔ بعدہٗ سلطان نے مچھلیوں کو سوئی لانیکا حکم دیا اور فوراً مچھلیاں دریا سے ہزاروں

Marfat.com

سنہری سوئیاں منہ میں لئے نمودار ہوئیں۔ بیٹے نے کہا کر وہی فولادی سوئی منگوادیں۔ پھر سلطان
نے بارگاہ ایزدی میں مناجات کی کہ خداوندا، بادشاہا، ملِکا مچھلیاں سنہری سوئیاں لائی ہیں
جو ہمارے کام کی نہیں وہی فولادی سوئی عنایت فرما۔ اچانک ایک بہت بڑی مچھلی وہی سوئی
مُنہ میں لئے حاضر ہوئی اور کہا یہ سوئی تبرک کے طور پر حضرت خضرؑ کی خدمت میں لیکر گئی تھی فرشتوں
نے اسکی طلب کی لیکن خضرؑ نے زیارت کر کے واپس آپکے پاس لانیکا حکم دیا مچھلی سنے سوئی
سلطان کے حوالہ کی۔ سلطان نے اپنے بیٹے کے سپرد کی۔ بیٹے نے یہ ماجرا اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کھڑا
ہو گیا اپنی پگڑی گلے میں ڈالی اور باپ کے قدموں میں گر گیا اور کہا اے دین و دنیا کے بادشاہ مجھ
سے بہت بڑی خطا ہوئی ہے براہِ خدا و محبتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا گناہ معاف فرمائیں
اور اپنا مرید بنالیں کیونکہ میں اللہ تعالےٰ کے لطف و کرم میں بنظر خود دیکھ چکا ہوں اور تجربہ
کر چکا ہوں سلطان نے فرمایا، تعظیم اللہ کے حکم سے ہوتی ہے اور شفقت اللہ تعالیٰ کی خلق
پر نائب

اور اپنے بیٹے کو دیکھا کہ طلب حق تعالیٰ رکھتا ہے اور توبہ کی ہے تو اسے استغفار،
ایمان مفصل و مجمل کی شرائط سمجھائیں اور اپنا مُرید بنالیا۔ پاس انفاس سمجھایا اور ذکر حق سے
مزین اور منور کیا سلطان کا پہلا مریدیہی بیٹا ہے جو تھوڑے عرصہ میں اولیاء اللہ بن گیا اور دوسری
ایک لڑکی تھی اور بادشاہ کے حرم سے ایک بیوی تھی جبکہ باقی بیویاں دنیاوی املاک و اشیاء
کو پسند کرتے ہوتے الگ ہوئیں وہی ایک بیوی آپکی خدمت میں حاضر رہی۔ سلطان نے ہر ایک

Marfat.com

کو آزاد کر کے دوگانہ شکر ادا کیا کہ تحقیق مال اور اولاد فتنہ ہوتی ہے میں نے دیکھا کہ اس مرد کا آستانہ پُر عظمت اور بابرکت ہے اور کئی طالبانِ حق اس سے بہرہ مند ہو چکے ہیں اور مقصود کو پہنچے ہیں اس لیا دعا گو وہاں چار چلے ادا کر کے مقصود حاصل کیا۔

لبعد ازاں بجانب ہرو حکم شدہ کہ در آنجا شیخ الاسلام ہروی خفتہ است و مناقب او اظہر من الشمس است و آں بزرگ. بادشاہ شہر ہرو بمتقی و عابد و صاحب ورع است و یکے از طالبان حق است و چہل سال غیر وضو نبودہ است و بے وضو نظر بآسمان نکردہ است و ہر شب نماز تہجد بجماعت سی کس ادا نکردہ است و عدل و تفحص خلق خدا بحضور او متفحص میشود و ہر کہ بے نماز بود او را تادیب و تنبیہ میدہد و ہر کہ در طاعت حق تعالیٰ کاہلی کردے البتہ در بند و حبس داشتے و بذات خود فرمانرا استغفار بخوانانیدے و در امور بادشاہی قوی در کارہائے دین ہوشیار بودہ است چنانچہ ہیچکس برکسے ظلم نکند و آں ولایت کہ در حد آں پادشاہ است بمقدار یک بوریا ویران نیفتادہ است و تمامی معمور و آبادان است و از جہت خیرات و صدقات چہار لنگر حکم کردہ کہ طعامہائے گوناگوں پختہ کردہ شوند شب و روز فقراء و مساکین و مسافران و مقیم در خانقاہ او میخورند و شیخ الاسلام صد کس مسافران را تعلیم علم میکنند و چند کس دانشمندان در آں خانقاہ سبق علم میدہند و بعضے شاگردان علم تفسیر و بعضے غیر میخوانند بہر ہمہ لنگر بہرہ میرسانند و ایں رونق اسلام و احسان ایں پادشاہ و عمل ایں علماء عامل دیدہ چند روز ماندیم و فیض از آنہا گرفتہ شکرانہ خدائیتعالیٰ بجا آوردیم و ایں دعا گو در آنجا چہار ہفتہ ماندہ و روش ایشان خوش آمدہ یعنی اس کے بعد

Marfat.com

ہرلو جانیکا حکم ہوا کہ وہاں شیخ الاسلام ہروی سویا ہوا ہے جسکی تعریف اظہر من الشمس ہے، یہ بزرگ شہر ہریو کا بادشاہ متقی، عابد اور صاحب ورع ہے اور طالبان حق میں سے ہے یہ بزرگ چالیس سال با وضو رہا اور کبھی بے وضو آسمان کیطرف نظر نہیں کی اور ہر رات تیس آدمیوں کی جماعت سے نماز تہجد ادا کرتا رہا اور ہر شخص کیساتھ انصاف کرتا رہا بے نماز کو تنبیہ اور سزا کرتا خود ہر وقت استغفار کرتا رہتا شاہی امور میں مضبوط اور دینی کام میں ہوشیار رہتا اور کوئی شخص کسی پر ظلم نہیں کرتا تھا اسکی سلطنت چپہ بھر بھی غیر آباد نہ تھی خیرات اور صدقہ سے ہر وقت چار لنگر جاری تھے جن میں طرح طرح سے کھانے پکتے اور رات دن فقرا مساکین، مسافر اور مقیم کھانا کھاتے تھے اس خانقاہ میں سو آدمی علم حاصل کرتے تھے اور چند دانا علم پڑھاتے تھے بعض علم تفسیر بھی پڑھتے تھے اور یہ تمام لنگر پر گزارہ کرتے تھے میں اس دربار پر چار ہفتے رہا اور اس اسلامی رونق اور ان علماء کے عمل و علم اور خوش اخلاقی سے اور شیخ الاسلام سے فیض حاصل کرتا رہا اور شکر خدا تعالےٰ ادا کیا اور ان کی روش سے خوش ہوا۔

بعد ازاں بجانب خراسان حکم شدہ کہ در آنجا خواجہ مودود چشتی خفتہ است و اوصاف آں شہر کدام زبان کردہ آید کہ اوصاف آں شہر ہمچو بہشت است بدیں تعلق دارد و بر مزار خواجہ مودود علانیہ نور تجلے نازل میشود و در ہر سال چند کس طالب بمقام میرسند مست و ہوشیار میشوند و بخدا تعالیٰ آشنا میگردند و خواجہ ہارون نام درویش در نماز مراقبہ کردہ نشستہ او چہاردہ علوم راخبر میدہد و ہر کس کہ ازوی سبق میکرد ہمدریں نزدیکے او را مکاشفہ باطن روزی میشود

Marfat.com

وہر روز مہتر خضرؑ باو ملاقات میکند واین دعاگو چند روز بخدمت او بودہ از تفسیر سورۃ کہف سبق خواندہ واستفادہ یافتہ۔ یعنی اسکے بعد خراسان جانیکا حکم ہوا کہ وہاں خواجہ مودودؒ چشتی آرام فرما ہیں اور اس شہر کے اوصاف بہشت کے مانند ہیں اور دیکھنے کے قابل ہیں اور حضرت خواجہ مودودؒ کے مزار پر اعلانیہ نور برستا ہے اور ہر سال چند آدمی طالب مست و ہوشیار اور مقام حاصل کرتے ہیں اور خدا رسیدہ ہوجاتے ہیں اور خواجہ لہرون نام درویش نماز کی حالت میں مراقبہ میں چودہ علوم کی خبر دیتا تھا اور جو شخص اس سے سبق لیتا مکاشفہ باطنی سے بہرہ ور ہوجاتا اور روزانہ مہتر خضرؑ سے ملاقات کرتا یہ دعاگو چند روز اسکی خدمت میں رہا اور سورہ کہف کی تفسیر سے سبق حاصل کیا۔

بعد ازاں بجانب حضرت امام شاہ علی موسیٰ رضا حکم شدہ۔ چوں بہ آں درگاہ رسیدیم دیدہ شد کہ ہر روز چند نابینا چشم بیابند و حضرت خواجہ معروف کرخیؒ در پایاں او خفتہ است و مناقب و کرامات آں نبیرۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چندانست کہ در کاغذ نگنجد و اگر کسے باعتقاد درست قدم بوسی ایشاں کند وسلام گوید او را یقین کہ وعلیک السلام جواب دہد و ہر حاجت کہ طلبد بیشک و بلاشبہ مقصود رسد وہر کہ در آں آستانہ صد کرت باو نمود رود بخواند ہر حاجت کہ بخواہد بلاشبہ روا گردد وہر کہ در شب تا ہفتہ پانصد کرت صلوٰۃ بخواند تا آخر شب بیشک حاجت او برآید واین دعاگو دو چلہ در آنجا کشیدہ و اعلانیہ بدیدار ایشاں مشرف شدہ یعنی پھر حضرت اما شاہ علی موسیٰ رضا کے مزار پر جانیکا حکم ہوا اور جب میں اس

Marfat.com

درگاہ پر پہنچا دیکھا کہ روزانہ چند نابینا آنکھیں لے کر جاتے ہیں اور اور حضرت معروف کرخیؒ کا مزار قدموں میں ہے، اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نواسے کے مناقب اور کرامات اتنے ہیں کہ کاغذ میں نہیں سما سکتے اور اگر کوئی صحیح اعتقاد سے انکی قدمبوسی کرے اور سلام کہے تو یقیناً وعلیکم السلام سنے اور جو حاجت طلب کرے مقصود کو حاصل کرے اور جو شخص اس آستانہ پر سو دفعہ باوضو درود پڑھے جو حاجت طلب کرے بلا شبہ حاصل ہو اور جو ایک ہفتہ ہر رات پانسو دفعہ درود پڑھے آخری رات حاجت کو حاصل کرے میں نے یہاں دو چلے ادا کیے اور دیدار سے مشرف ہوا۔

بعد ازاں بجانب استنبول حکم شد چوں آنجا رسیدیم دیدیم کہ شہر لست معظم دہ روز بگردیدیم بہ نہایت اد رسیدیم وچنداں عجائبات دیدہ شد کہ بیان او در تحریر نگنجد ودر آں شہر یک عجوبہ الیست کہ گنبد وسیع وکشادہ است کہ مقدار سی صد وشست دروازہ دار. وآں مقدار کہ پیغمبران واولیاء وان کہ در دنیا آمدہ اند تمامی در آں گنبد صورت کشیدہ بت خانہ ساختہ اند واز قوم ترسایان کہ امت حضرت عیسیٰؑ است پرستش میکنند وعلوم توارۃ وانجیل بخوانند وچہار ماہ روزہ میدارند وبرنج وروغن گنجد اغنیاؤ فقراء ہمیں طعام میخورند وہیچ جانور جاندار نمیخورند ومردۂ خود را نمیسوزند بلکہ ہمچوں مسلمانان در گور وکفن میکنند ودر طاعت وبندگی حق تعالیٰ بسیار میکوشد وبعضے روش ایشاں بسیار پسندیدہ مے آیند ایں دعا گو رفتہ چند مدت در آنجا ماندہ وحقیقت آں مردم یافتہ ہر صورت را معائنہ کردہ شدہ مگر لصورت

Marfat.com

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتصویر نوشتن نتوانستند کہ آں صورتؐ کہ آں در دل خود میدانند بعضے از ایشاں بر سر صورت حضرت یوسفؑ عاشق شدہ وخراب حال میباشند والواع طعامہائے آں راہما بجامیرسانند وہر یکے درمیان خود آں عشق بازاں از غیرت وحسد خصومت میورزند چند روز در آنجا راست بازاں ودغابازاں وکذاباں را دیدہ وحقیقت ہر کدام را آزمودہ معائنہ کردیم۔ یعنی پھر شہر استنبول جانیکا حکم ہوا جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا شہر ہے دس دن گھومتا رہا اور اسکی انتہا کو پہنچا اور اتنے عجائبات دیکھے کہ لکھنے میں نہیں آسکتے اس شہر میں ایک عجوبہ ہے کہ ایک لمبا چوڑا گنبد ہے جسمیں تین سو ساٹھ دروازے ہیں جسمیں دنیا کے اکثر انبیاء واولیاء کی تصاویر سے بت خانہ بنایا ہوا ہے جیسے ترسا جو حضرتؑ کی امت ہیں پوجتے ہیں اور انجیل وتورات پڑھتے ہیں چار مہینے روزے رکھتے ہیں اور چاول اور تیل کی سب امیر وغریب خوراک کھاتے ہیں اور کوئی جاندار جانور نہیں کھاتے اور اپنے مُردوں کو جلاتے نہیں بلکہ مسلمانوں کیطرح کفن ودفن کرتے ہیں اور طاعتِ ایزدی میں بہت کوشش کرتے ہیں اور انکی بعض رسمیں بہت پسندیدہ ہیں یہ دعاگو وہاں کچھ عرصہ رہا اور انکے حالات کا معائنہ کرتا رہا یہ لوگ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بت نہیں بنا سکے ان میں سے بعض حضرت یوسفؑ کی تصویر پہ عاشق ہیں اور خراب حال ہیں یہ لوگ قسم قسم کے کھانے وہاں لیجاتے ہیں اور یہ لوگ ان عاشقان یوسفؑ سے غیرت، حسد اور عداوت برتتے ہیں میں چند روز ان راست بازان اور دغابازان اور

Marfat.com

کذاب کو دیکھتا رہا اور انکی حقیقت کا معائنہ کرتا رہا۔ بعد ازاں حکم شد کہ شہر زندان بروند کہ در آنجا حضرت خواجہ اخی فرید خفتہ است والیشاں در حیال حیات سہ مرتبہ بپائے برہنہ حج کردہ است و چہارمی کرت چوں شیخ برائے حج کردن رواں شد یک گربہ برنگ ابلق از خانقاہ ایشاں دنبال شیخ رواں شد چوں گربہ برابر شیخ حج کردہ باز آمد صاحب برکت شد و مسافراں کہ از اطراف و جوانب بخدمت شیخ می آیند آں گربہ از آمدن آنہا پیشتر خبر میدہد کہ چند کس می آیند آنمقدار طعام برائے ایشاں میسازند و طیار میکنند۔ روزے گربہ آواز داد کہ دہ کس مے آیند چوں مسافراں در خانقاہ در آمدند یازدہ کس بودند شیخ را عبرت پیش آمد کہ آیا ایں گربہ گاہے خلاف نگفتہ است بعد ازاں چوں وقت طعام شد آں گربہ یازدہم را بر سرش لکد زد و جنبش نمودن گرفت نہایت او را زخمے رسید شیخ خدام را حکم کرد کہ خرقہ از تن او دور کنید چوں دور کردند دیدند کہ زیر دلقش زنار است کہنہ۔ ہمراہانش گفتند دہ سال است کہ ایں مرد برابر مادم درویش میزند ہیچ ندانستیم گفتیم مگر مسلمان است چرا کہ نماز ہم میگذارد و روزہ ہم میدارد و زنار دار ازیں رسوائی زنار قطع کردہ مسلمان شد مریدئ حضرت شیخ اخی فرید قبول کرد و در اندک مدت آں شخص بمرتبۂ عالی رسید و ایں دعا گو رفتہ زیارت ایشاں کرد۔ یعنی پھر شہر زنداں جانیکا حکم ہوا کہ وہاں حضرت خواجہ اخیؒ فرید آرام فرماہیں جنہوں نے اپنی زندگی میں تین حج پا پیادہ کیے اور جب چوتھی دفعہ حج پر روانہ ہوتے تو آپ کے پیچھے ایک ابلق رنگ کی بلی خانقاہ سے روانہ

Marfat.com

ہوئی جب بلی شیخ کیساتھ حج کرکے واپس آئی تو ایک بابرکت بلی تھی۔ جب کبھی اطراف سے خانقاہ پر مسافر آتے تو یہ بلی پیشگی پوری تعداد مسافران کی اطلاع دیتی تاکہ انکے طعام اور قیام کا انتظام کریں ایکدن بلی نے دس آدمیوں کے آنیکی اطلاع دی جب وہ خانقاہ میں پہنچے تو گیارہ آدمی تھے شیخ حیران ہوئے کہ بلی نے کبھی غلط خبر نہیں دی جب طعام کا وقت ہوا تو بلی نے گیارھویں آدمی کے سر پر لات ماری اور غرانے لگی وہ زخمی ہوا شیخ نے غلاموں کو حکم دیا کہ اس پر سے دلق اتارلیں جب ایسا کیا گیا تو اُس کے گلے میں بہت پرانا زنار دیکھا اُسکے ہمراہیوں نے کہا کہ یہ شخص دس سال سے خود کو مسلمان ظاہر کئے ہوئے ہے نماز پڑھتا ہے اور روزہ بھی رکھتا ہے اس شخص نے اس رسوائی سے زنار توڑ ڈالی اور مسلمان ہوگیا اور حضرت شیخ کا مُرید ہوا اور تھوڑے ہی عرصہ میں بلند مرتبہ کو پہنچا۔

بعدازاں بجانب شہر حما حکم شد چوں آنجا رسیدیم۔ دیدیم کہ درآں شہر یک لک وشش ہزار بہادراں انگشت نما بودہ وبا یہوداں وکافراں میشوند وشہید میکنند وہرگاہ کہ باکافراں وفرنگیاں جنگ میکند البتہ ازکافراں وبیدیناں زندہ نگزاشتند وآنجا چنداں غلبۂ اسلام شدہ کہ بمقدار بیت کروہ آواز بانگ نماز شنیدہ میشود وبیروں آں شہر مزار سلطان سکندر ذوالقرنینؑ است وعمارت کردہ اند ودراں شہر حما چنداں معموری وآبادانی ست کہ از ہرجنس آدمی وجانوراں وپرندگاں ودرندگان آسائش میگرند وہیچکس کسے احتیاج ندارد ہیچکسے ازطائفہ روافظ وخوارج وکافر ومشرک وملحد وبدعتی دریں

Marfat.com

شہر یافتہ نمیشود و مردان و زنان و خوردان و بزرگان اکثر طالب علم اند و دوستدار اسلام
اند۔ ازیں نسبت اکثر فقرا۔ اطراف الانس گرفتہ تحصیل علوم میگرفتند و دریں شہر بیست کس
دانشمندان کہ صاحب درس اند بعضے ازان علم نحو میخوانانند و بعضے علم منطق و معانی و بعضے علم
موسیقی و بعضے علم کلام و حکمت میخوانند رمایچکس نسخہ منظومہ روا ندارد و صبیان کلام اللہ
میخوانند و حفظ میکنند و دریں شہر بیست درس اند کہ در آں علم میخوانند و بیست و ہفت مکتب
اندکہ در آں طفلاں قرآن میخوانند و مدحرہ و زاویہ اند کہ مردان خدائیتعالےٰ اندر آں گوشہ
گرفتہ حق سبحانہٗ تعالیٰ را یاد میکنند چناں شہر لیست گو یا کہ نشانی بہشت مینماید و در آنجا آب
رواں جاری میشود و سوادہا گوناگوں و سبزیہا بے پایانست و پرندگان وغیرہ ہرکدام ازاں
دریاہا چنانچہ از مرغابی و دراجھا و ماہیاں ارزاں یافتہ شود و گوسفنداں و بزہا فربہ ارزاں
پیدا میشوند در آنمقام چند مدت ماندہ از جمیع اشیائی ذوق چشیدیم و حمد و ثناء آفریدگار نمودارگفتہ
و شکر نعمتہائے حق تعالےٰ بجا آوردیم۔ یعنی پھر شہر جما کی طرف جانیکا حکم ہوا جب وہاں پہنچا تو دیکھا
کہ اس شہر میں ایک لاکھ چھ ہزار بہادر یہودیوں اور کافروں سے جنگ کرتے ہیں۔ کافروں اور
فرنگیوں اور بیدینوں کو زندہ نہیں چھوڑتے اور وہاں اسلام کا اتنا غلبہ ہے کہ بیس کوس تک نماز کی
بانگ کی آواز سنائی دیتی ہے، اور اس شہر سے باہر سلطان سکندر ذوالقرنین کا مزار بنایا ہوا ہے
اس شہر میں بہت آبادی ہے، اور آدمی، جانور، پرندے و درندے ہر جنس آرام سے زندگی بسر کرتے
ہیں اور کوئی شخص کسی کا محتاج نہیں اور اس شہر میں رافضی، خوارج، کافر، مشرک ملحد اور

Marfat.com

بدعتی کا نام ونشان نہیں اور مرد، عورتیں اور چھوٹے بڑے سب طالب علم ہیں اور اسلام کے شیدائی ہیں اور اسی نسبت سے اطراف سے فقراء صدق سے تحصیل علم کیلئے یہاں رہتے ہیں اور بیس عالم یہاں درس دیتے ہیں ان میں سے بعض علم نحو پڑھاتے ہیں اور بعض علم منطق و معانی، بعض موسیقی اور بعض علم کلام و حکمت پڑھاتے ہیں۔ بچے کلام اللہ پڑھتے ہیں اور حفظ کرتے ہیں اس شہر میں بیس درس ہیں جہاں علم پڑھتے ہیں اور ستائیس مکتب ہیں جہاں بچے قرآن پڑھتے ہیں اور دوسو حجرے اور گوشے ہیں جہاں مردان خدا گوشوں میں بیٹھے یادِ خدا میں مصروف ہوتے ہیں حتیٰ کہ یہ شہر بہشت کا نمونہ ہے ہر جگہ پانی جاری رہتا ہے اور اطراف میں قسم قسم کی سبزیاں پیدا ہوتی ہیں اور پرندے وغیرہ دریائی مثلاً مرغابی، بگلے، مچھلیاں بہت سستی ملتی ہیں اور موٹی بھیڑ بکریاں بہت سستی ہوتی ہیں میں کچھ عرصہ وہاں رہا اور شکر و حمد باری تعالےٰ کرتا رہا۔

بعد ازاں بجانب بروع حکم شدہ کہ حرم بردعی در آنجا خفتہ است۔ کہ یار و نوکر امیر حمزہ بودہ است کہ او او در محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم است آمدہ زیارت او کردیم شہر بروع قصبہ ایست معمور کہ در آنجا اکثر تجاران و مزارعان و روی باشند کہ از اموال مومواشی و مزروعہ خویش حصہ خدا میکشند و بے نقصان بہ فقیران و مساکین و صلہ رحم میدہند چنانکہ ازاں زکوٰۃ فقرا اغنیا شدہ اند و لبفراغ خاطر روزگار میگزرانند بعضے ازاں تحصیل علم میکنند و ہیچکس از کسے خوف ندارد و تردد روزگار نمینماید و در آں شہر ہیچ دزد و راہزن و بدکار نمیباشد یعنی کہ جملہ صلحا اند و آنجا کسے فاسقے یافتہ نمیشود چراکہ مؤنثات و مذکرات تمامی خدا پرست اند و اہل اسلام اند و ہمہ

Marfat.com

شہر بمذہب حنفی اند وسرود را بسیار دوست میدارند و خرابات را کسے روا نمیدارد۔ ایند عاگو چند روز مانده و در آنجا سکونت گرفته ذوق باطنی یافت۔ یعنی سے پھر شہر بروع کیطرف جانیکا حکم ہوا جہاں حسرۂ تم بروعی آرام فرما ہے جو حضرت امیر حمزہ عموے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یار اور نوکر تھا وہاں آیا اور زیارت کی۔ بروع ایک گنجان آباد قصبہ ہے جہاں تاجر اور مزارع رومی رہتے ہیں جو اپنے مال مویشی اور کھیتی سے حصئہ خدا نکالتے ہیں اور پورا فقراء و مساکین اور رشتہ داروں میں بانٹ دیتے ہیں اس لیے اس زکوٰۃ سے فقراء غنی ہو گئے ہیں اور فراغت سے زندگی بسر کرتے ہیں ان میں سے بعض علم پڑھتے ہیں اور بعض گوشۂ تنہائی میں یاد خدائے عزوجل کرتے رہتے ہیں کسی کو کسی سے کوئی خوف نہیں اور نہ ہی روزی کا تردد کرنا پڑتا ہے اس شہر میں کوئی چور اور راہزن نہیں گویا سب صالح ہیں وہاں کوئی فاسق نہیں ہے کیونکہ عورتیں اور مرد سب خدا پرست ہیں اور اہل اسلام ہیں اور سب مذہب حنفی پر ہیں سرود کو بہت دوست رکھتے اور خرابات کو روا نہیں سمجھتے یہ دعا گو چند روز وہاں رہا اور ذوق باطنی حاصل کیا۔ بعد ازاں بجانب شہر سنجہ حکم شدہ چوں در آنجا رسیدیم دیدہ شد کہ شخصے بزرگ است احمد نام کہ او حاجی الحرمین بودہ است و آں بزرگوار دائم الاحوال بخوردن شراب نوشی مشغول میبود و در ہر روز جمعہ بالائے منبر وصیت میکردند و تذکیر میگفت و در وقت رحلت ازیں دار الفنا بدار البقا ایں وصیت کردہ با مریدان خویش کہ بر شما باد کہ مارا با شراب ناب بدہید آخر الامر چناں کردند و دیگر نصیحت او ایں بود اگر کسے خواہد کہ

قید شراب بگذارد مراحی پُر کرده از شراب بر تربت من بریز دابستہ او ترک خواہد کرد بدانکه
ہیچ روز خالی نیست که شصت یا پنجاه مراحی از شراب پر کرده بر تربت آں بزرگوار میریزند
قدح و مراحی بشکنند بامر اللہ تعالیٰ ہیچ وقتے در خاطر آنہا آرزوئے شراب نمے آید این
مرد چنیں بزرگی میداشت و این شہر گنجہ تخت گاه سلطان ابوسعید است قدس سرہٗ العزیز
که علم موسیقی او پیدا کرده است و ہشتاد نوع از علم موسیقی او سبق میدادے و در ہر روز پنجشنبه
در خانقاه حاجی احمد بمقدار سه ہزار آدمی جمع میشود و سماع میکنند و خود را بتکلف در وجد مے
آرند و رقص میکنند و چند ساز جمع کرده سرود مینوازند و خادمان حاجی احمد طعامہائے فراخ مے
پزند و غله از ہر طرف آورده تصرف میکنند و حضرت شیخ بدر الدین رح نیز دریں شہر خفته اند و نزد
روضهٔ او یک حوض است متبرکه و در شب آدینه از برکت ایں مرد از آب غیب آں حوض
پر میشود و تمامی خلائق آں شہر آمده از و آب میبرند و جامہائے شویند و در شب پنجشنبه
ازاں حوض آب غائب میشود و باز بشب آدینه جوش زده از آب غیب پر میشود و نزد خانقاه
حاجی احمد یک غاریست که او را کسے ندیده است و درویک اژدہا که پادشاه ماران است میبا
شد و او بقدر دراَنست و پری او بمثل کوه بلند سیاه است و دروازهٔ آں غار بسته اند و
چون آں مار آواز سرود میشود آں دروازه را شکسته از غار بیرون آمده می نشیند و خود را
راست و چپ میزند و ہر که آمده از دور او را می بیند چنیں داند که پاره کوه سیاه است پس چون آواز
سرود بس میگردد آں اژدہا ہم اندر غار میرود و ایں دعاگو نیز رفته آں شہر را تماشا کرده و خوش آمده

Marfat.com

اسلام از زبان تعریفش شہر و ساکناں او کردہ آید۔ یعنی بے جب شہر گنجہ جانیکا حکم ہوا وہاں پہنچکر دیکھا کہ ایک بزرگ شخص حاجی اطہر مین گزرے ہیں جو ہمیشہ شراب پینے میں مشغول رہتا تھا جو ہر جمعہ منبر پر وصیت کرتا تھا اور اپنے مریدوں سے کہتا تھا کہ جب میں وفات پاؤں تو مجھے شراب ناب سے غسل دینا۔ آخر کار ایسا ہی کیا گیا اور دوسری نصیحت اسکی یہ تھی کہ اگر کوئی شخص شراب سے نجات حاصل کرنا چاہے تو شراب سے پُر صراحی میری قبر پر انڈیل دے شراب پینے سے خلاصی ہو گی۔ اسلئے کوئی دن خالی نہیں جاتا کہ اس بزرگ کی مزار پر ساٹھ یا پچاس شراب سے پُر صراحیاں نہ ڈولی جاتی ہوں اور پیالے اور صراحیاں نہ توڑی جاتی ہوں اور اس طرح اللہ کے فضل سے کسی کو پھر شراب کی خواہش نہیں رہتی یہ صاحب ایسی بزرگی کے مالک تھے اور یہ شہر گنجہ سلطان ابوسعید قدس سرہ العزیز جس نے علم موسیقی کی بنیاد ڈالی کا پایہ تخت تھا سلطان نے اسی ۸۰ قسم کے اسباق موسیقی کے دیئے اور ہر جمعرات کو حاجی احمد کی خانقاہ میں تقریباً تین ہزار آدمی جمع ہو کر محفل سماع جماتے ہیں اور آپکو خواہ مخواہ وجد میں لاتے ہیں رقص کرتے ہیں اور چند ساز جمع کر کے سرود بجاتے ہیں اور حاجی احمد کے مجاور اردگرد سے غلہ لاکر طرح طرح کے کھانے پکاتے اور کھلاتے ہیں اور حضرت شیخ بدرالدین بھی اسی شہر میں آرام فرما ہیں جنکے روضہ کے قریب ایک حوض ہے جو اسی بزرگ کی برکت سے غیب سے پانی سے پُر ہوتا ہے اور جمعہ کی رات کو پُر ہوتا ہے اور اس شہر کی ساری آبادی اسی حوض سے پانی پیتی ہے اور کپڑے دھوتی ہے اور جمعرات (خمیس) کی راتکو اس حوض کا پانی غائب ہو جاتا ہے

Marfat.com

اور پھر جمعہ کی رات کو جوش مار کر یہ حوض پانی سے پُر ہو جاتا ہے اور حاجی احمد کی خانقاہ
کے نزدیک ایک غار ہے جو کسی نے نہیں دیکھی اس غار میں ایک اژدھا رہتا ہے جو سانپوں
کا بادشاہ ہے اسکا سر بہت بڑا ہے اور موٹائی پہاڑ کی طرح بلند اور رنگ سیاہ ہے، اس غار کا
دروازہ بند کیا ہوا ہے جب وہ سانپ سرود کی آواز سنتا ہے تو دروازہ توڑ کر غار سے باہر آجاتا
ہے اور بیٹھکر جھومتا رہتا ہے آنیوالا اسے دُور سے دیکھ لیتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ پہاڑ کا تودہ
پڑا ہوا ہے، جب سرود کی آواز ختم ہوتی ہے واپس غار میں چلا جاتا ہے یہ دعاگو وہاں پہنچکر اس
شہر اور اسکے ساکنان کے حالات دیکھے جن کی تعریف زبان ادا نہیں کر سکتی۔

بعد ازاں بجانب قلعہ خیبر حکم شدہ بجماعت فقیراں رفتہ دیدیم کہ خیبر حصاریست بگردا
گرد آں حصار دوازدہ حصار دیگر ست و ہزار من طلا بر دروازہ پیچیدہ اند و ہفتاد گز
خندق گرد آں حصار کندیدہ و صاحب آں حصار پادشاہ کافراست و لشکر او نیز کافراست ولایت
مسلمانان را تاراج میکند و غارت میسازد و حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ روزے از زورہا
آمدہ با لشکر خویش قبضہ انداختہ چناں نعرۂ حیدری زدہ کہ بے تکلف دروازۂ آں قلعہ از بیخ
و بن برافتادہ و بر سر آں خندق بمثل پل گشتہ و لشکر محمدی از راہ آں پل در آمدندہ و بیکبارگی
شمشیرہا ایستادہ کردہ ہشتاد ہزار کافراں را تہ تیغ کردند بکرم الہی قلعہ خیبر را فتح کردند بعضے
مسلمان شدند و درمیان شہر مسجدہا معمور ساختند و مؤذبان را در مسجدہا تعین نمودند و آں
شہر قلعہ خیبر معہدہ کردہ عرض و نوزدہ کردہ طول داشت اکنوں آں شہر ویرانست و

Marfat.com

پارہ معموری دارد و دیگر چنیں عجائب آنشہر دیدہ شدہ کہ یک علامت را خدائیتعالیٰ آفریدہ
بمثل آدمی بصورت مہیب کہ یکصد و دہ گز قد او بودے و موئے بر تن خود مانند بز میداشت
و دہن بمانند غار و دندان ہمچو فیل اند ہرگاہ کہ در شہر می آید یکصد و بست کس را در بغل خود
آوردہ در میان جنگل گرفتہ میرفت و ہمہ را نوبت بہ نوبت پختہ میخورد و آنشہر از ہیبت
تمام از و میداشت و چوں ایند عاگو ہمراہ جماعت فقرا در شہر در آمد تمامی خلائق آنجائے آمدہ دامن
فقرا گرفتند و عرض حال خویش نمودند و گفتند کہ بنیرۂ رسول خدا مایان تمامی امت جد شمائیم
مسلمان ہستیم اجداد ما بر غیر دین بودند و مایان دین آبا و اجداد خود را گذاشتہ در دین جد
شما آمدہ ایم اکنوں ازیں علامت بجان آمدہ ایم و ہلاکت و گرفتار شدہ ایم کہ آں علامت
آدمی خوار است مایانرا ہیچ چارہ نماندہ بجز اعانت خداوند بدو شما و ایں شہر بزرگ و
معمورہ بود و الحال سال پنجم است کہ یکصد و بست شخص را در بغل خود آوردہ و بمنزل خود بردہ
یکد و کس را نوبت بہ نوبت در آتش بریاں کردہ میخورد و ہر بار ہفتی روزے آید و چندیں کس
گرفتہ میرود و از طرف شما و آبا و اجداد شما جمیع امت مسلمانان امید دارند کہ از بلائے دوزخ و
تہلکہ آخرت شفاعت خواہند کرد ایں دشواری و ہلاکت آں قدر است کہ بجان آمدہ ایم و مردان
و زنان و خوردگان و بزرگان را از ہیبت ایں بلا نہ شب خواب و نہ اشتہائے طعام و آب
است الحال شفاعت شما در کار است چوں دیدیم کہ ایشان ازیں محنت در عذاب و دشواری
آمدہ اند بموجب ایں قول التعظیم لامر اللّٰہ والشفقۃ علی خلق اللّٰہ در دل

Marfat.com

این فقیر سر رفت آمده بریں کلمہ عمل کرده که انما المومنون اخوةٌ وارداست وشنیدن الحاح ایشاں وبدیدن عجز آنہا در دل اینفقیر نیز رقت آمده ونیز در دلِ جماعت فقیران اندیشه ومہربانی روئے داده واینه‌عاگو توجه بدرگاه معطی السائل متوجه بدرگاه بزرگان خویش بوده عرض کرده بجرم الله‌ندا ہاتف از غیب رسیده شفاعت تو قبولیت گفتیم الصاحب کار ہرگاه این بلا پیدا شود خبر کن آخر الامر چوں صباح نماز بامداد گذاردیم لبعد ازاں وظیفه متعاد که خوندنیت بخواندیم ونماز اشراق ادا نمودیم که در شہر غوغا افتاده وغریو استاده شده کلاں تران شہر آمده خبر رسیدند وپائے گرفتند بمحض شنیدن فریاد ایشان باس تمامی جماعت برخواستیم وروان شدیم جانب آں بلا. چه بینیم که از مقدار چہار کرده ہمچو کوه سیاه بلند در نظرے آید گفتند این بلاست که مینماید درآں حین خلائق وہمه آدمیاں را منع کردیم که از شما ہیچ کس نیاید واینکار بمانیست دیدیم که او ہم حمله کرده بمانند فیل مست از ہر طرف جلوه میدہد ونعرهٔ مہیب میزندومی آید این فقیراں ہم بجماعت تمامی بجانب او میرفتیم چوں مقدار یک تیر پرتاب درمیان بماند دید که این جماعت فقیرانند ومردان خدا اند وازاں دنیا داراں ہیچکس نیامده است. ہمانجا استاده شده بجانب مایاں تسلیم کردن گرفت مایاں ہم بیشتر رفتیم وہم تسلیم کرده تا آنکه بحضور دوچار شدیم وگفت الفرزند رسولِ خدا صلی الله علیه وسلم از بلاگرسنگی بجان آمده ام چناں آتشے در وجود ما نہاده اند که ہیچ خوردنی سیر نمیشوم از برائے خدا ودوستی جد خود محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم از بلائے

Marfat.com

گرسنگی مارا خلاص ساز که عالم خدا از ما تنگ آمده است ما نیز دریں تنگ آمده ایم بعد
ازاں زین العابدین خالی نام یکے طالبان حق بود از وے طلبیدیم که پارۂ نان خشک دیرینہ
کشیده داد و مادر دست او دادیم وحکم کردیم بخور چوں بخورد آب طلبید نوشید شکرانه
بجا آورد و پائے فقیراں بوسید وگفت اے فرزند رسولؐ بغلبۂ گرسنگی چند آدمی ازایں شہر
میخوردیم اما ہرگز سیر نمے شدیم واکثر خوردنی من ہمیں گل بوده است اکنوں آں آتش گرسنگی
بصدقۂ پائے شما از ما برفت وخطره از مادل ما زائل شده حکم چیست کجا روم و درچہ کار باشم
که مارا ہمیں بلاء شکم ہلاک و گرفتار کرده بود و منت خدا است که ازیں رنج و زحمت
رہانید و روشن باد که خدائیتعالے عہد کرده بودم که مردے و بزرگے که مارا ازیں بلاء گرسنگی
برہاند و نجات دہاند پیر و مرشد من اوست اکنوں ایں فاسق و گنہگار راخلاصی تو
دہانیده یقین شده که پیر و مرشد ما شما آید ہرچہ حکم شود برآں باشم که اختیار ما در اختیار
شما است بغیر ما چگونه عمر گذارنم پس گفتمش بیا و چند روز در صحبت ایں فقیراں باشید
آنکس را ہمراه خود کرده درآں شہر بیاوردیم چناں زہد و ورع اختیار نمود که گاہے
یک نان تمام نخورده و بدیدن ایں عجائبات وقدرت خدائیتعالے بسیار خلائق در عبرت
آمده بتوجه واستغفار مشغول شدند و در طلب حق سر نہاده اند بعضے ازاں مردم در اندک
مدت بمقصود رسیدند و مرتبه آنکس را نیز در نزدیکی حاصل شده و یکے از اولیا گشته
وچناں زہد و ورع و توکل وگوشه گرفته که بعد از توبه واستغفار در پنجمی سال بمقصود خود

Marfat.com

رسیدہ وبحق پیوست ونقل شدہ وبر سر قبر او ہر شب چراغ روشنائی افروختہ میشود وہر کہ باعتقاد درست بر سر مزار او مے آید بیشک حاجت خود مے یابد و آں مرد بعد عادی از قوم یاجوج و ماجوج پیدا شدہ بود و در ازل حصۂ واز دولت اسلام و ایمان ازیں فقیراں بودہ است آخر الامر بدو رسیدہ و بدرگاہ حق قبول افتادہ۔

یعنی پھر قلعہ خیبر کیطرف جانیکا حکم ہوا۔ فقرار کی جماعت کیساتھ پہنچکر دیکھا کہ خیبر ایسا قلعہ ہے جسکے ارد گرد بارہ اور قلعے ہیں اور اس قلعہ کے دروازہ پر ہزار من سونا جڑا ہوا تھا اور ستر گز کی خندق اس قلعہ کے گرد کھدی ہوئی تھی اور اس قلعہ کا مالک ایک کافر تھا اور اسکا لشکر بھی کافر تھا جو مسلمانوں کی آبادی کو تباہ کرتا تھا حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہٗ نے ایکدن اپنے لشکر کیساتھ قبضہ کیا آپ نے ایسا نعرہ مارا کہ قلعہ کا دروازہ اکھاڑ کر خندق پر پھینکا جس سے لشکر اسلام کیلئے پل بن گیا اور لشکر محمدی اس پل پر سے گزر کر ایسا حملہ کیا کہ اسی ہزار کافر تہ تیغ ہوئے اور اللہ تبارک و تعالے کے فضل سے قلعہ فتح ہو گیا بعض مسلمان ہو گئے اور شہر کے درمیان مسجد بنائی گئی اور مؤدب لوگوں کو مسجدیں تعینات کیا گیا۔ قلعہ خیبر کو نا پا گیا۔ سترہ کوس عرض اور انیس کوس طول تھا اب وہ شہر ویران تھا معمولی آبادی تھی اور ایک عجائب دیکھنے میں آیا کہ قدرت کاملہ سے ایک پُر ہیبت شخص تھا جس کا قد ایک سو دس گز اور اُسکے تن پر بجریوں کی مانند بال تھے اور جسکا منہ غار کیطرح اور دانت ہاتھی کیطرح تھے جب شہر میں آتا

Marfat.com

تو ایک سو بیس آدمیوں کو بغل میں دبا کر جنگل میں چلا جاتا اور باری باری بھون کر کھاجاتا
اور شہر اسکی ہیبت سے خوفزدہ تھا جب یہ دعاگو فقرار کی جماعت کیساتھ شہر میں داخل ہوا تو
تمام مخلوق فقرار کے دامن سے لپٹ گئی اور اپنی داستانِ درد سنائی اور کہنے لگے اے
نواسۂ رسولِ خدا ہم سب آپکے جد امجد کی اُمت ہیں اور مسلمان ہیں ہمارے باپ دادا کافر تھے
ہم نے اُنکا دین چھوڑ کر آپکے جد کا دین قبول کیا اب ہم اس مصیبت میں مبتلا ہیں کیونکہ
یہ بلا آدم خور ہے اور ہم بغیر اعانت خداوند کریم اور آپکے کچھ نہیں کر سکتے یہ شہر سمجان
آباد تھا کہ پانچ سال سے ایک سو بیس آدمی باری باری آگ میں بھون کر کھا چکا ہے اور
ہر ہفتہ آکر چند آدمی لیجاتا ہے اسی لئے ہم سب آپکے جد امجد اور آپکی اعانت کے امیدوار
ہیں اور جیسے دوزخ وتہلکہ آخرت سے شفاعت فرمائینگے یہ مصیبت بھی اس سے کم نہیں کیونکہ
سب مرد اور عورتیں اور خورد وکلاں اسکی ہیبت سے نیند، طعام وآب کی خواہش ہے اس لئے
آپکی شفاعت درکار ہے جب میں نے اُنکی مصیبت اور مجبوری کو دیکھا بموجب حکم خدائےتعالے
کہ تو خلقِ خدا پر مہربانی کا خیال میرے دل میں اثر پذیر ہوا اور یہ کہ سب مومن بھائی بھائی
ہیں اور اُنکی پریشانی، عجز و نیاز نے فقرا کے دل پر بھی اثر کیا تو درگاہ ایزدی میں بتوسط
اپنے بزرگان کے دُعا کی تو اللہ جل شانہٗ کی درگاہ سے شرفِ قبولیت کی ہاتف نے ندا دی
ہم نے لوگوں سے کہا کہ جس وقت یہ بلا ظاہر ہو ہمیں اطلاع دیں چنانچہ اگلی صبح فجر کی
نماز کے بعد ادائے وظیفہ کے بعد ہم نے نماز اشراق ادا کی تو شور وغل ہوا اور بزرگان

Marfat.com

شہر نے آکر خبر دی انکی انکساری اور فریاد کے تحت ہم ساری جماعت اٹھ کھڑے ہوئے اور
اس بلا کی طرف روانہ ہوئے دیکھا کہ چار کوس دور سے بمثل پہاڑ معلوم ہوئی ہم نے ان
سب کو منع کیا کہ تم میں سے کوئی شخص آگے نہ آئے ہم نے دیکھا کہ مست ہاتھی کی طرح حملہ
کرنے کیلئے بڑھتا چلا آرہا ہے ہیں بہمراہی جماعت فقراء اسکی طرف چلتا رہا ایک تیر کے
فاصلے سے اس نے اس جماعت فقراء کو دیکھا اس نے فقراء اور مردان خدا کو دیکھا اور دنیاداروں
سے کسی کو نہ دیکھ کر ہمیں سلام کیا ہم نے بھی آگے بڑھکر سلام کیا اور بالمقابل ہوئے۔ کہنے لگا
اے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بھوک بہت ستاتی ہے جس سے میں بہت تنگ ہوں
اور میرے وجود میں بھوک سے آگ لگی رہتی ہے اور کوئی چیز کھا کر سیر نہیں ہوتا براہ للہ وجد خود
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس بھوک سے نجات دلائیے کیونکہ مخلوق خدا مجھ سے
تنگ آئی ہوئی ہے اور میں بھی تنگ ہوں اس کے بعد میں نے زین العابدین نام فقیر سے جو طالب
حق تھا سے کہا کہ اپنی گدڑی سے روٹی کا ٹکڑا اسے دو۔ زین العابدین خانی نے ایک خشک
روٹی کا ٹکڑا دیا میں نے اسکے لقمہ میں دیکر کھانے کا حکم دیا۔ کھا کر اپنی طلب کیا اور پی کر شکر
خدا بجالایا اور فقراء کی قدمبوسی کرنے لگا اور کہا۔ اے فرزند رسول خدا بھوک کی وجہ سے اس شہر کے
چند آدمی کھائے لیکن کبھی سیر نہ ہوا اور اکثر میری خوراک یہ خاک رہی ہے، لیکن اب آپکی روٹی
کھانے سے میری بھوک جاتی رہی ہے اب میرے لئے کیا حکم ہے کہاں جاؤں اور سیاکروں میں بھوک
کی شدت میں گرفتار تھا جس سے اللہ تعالیٰ کے کرم سے آپنے نجات دلائی ہے اور میرا خدائے عزوجل

Marfat.com

سے وعدہ تھا کہ جو مجھے بھوک سے نجات دلائے گا وہی میرا پیر و مرشد ہوگا اب آپ میرے پیر و
مرشد ہیں جو حکم آپ دیں میں اُسپر کاربند ہوں اب فرمائیے میں کیسے زندگی بسر کروں پیر
نے کہا کہ چند دن ان فقرار میں رہو۔ اسے اپنے ساتھ لیکر اسی شہر میں لائے اس نے ایسی زاہدانہ
زندگی اختیار کی کہ کبھی سالم روٹی نہ کھائی اور قدرت کی اس نیرنگی کو دیکھکر خلقت عبرت حاصل کرتی تھی
وہ توجہ سے استغفار میں مشغول ہوئے اور طلب حق میں محو ہوئے کہ ان میں سے بعض تھوڑے عرصے میں
مقصود کو پہنچے اور وہ شخص فقرار کی نزدیکی سے اور زہد۔ ورع اور توکل سے گوشہ نشین
ہوا اور توجہ اور استغفار سے پانچ سال میں اولیار کے مرتبہ کو پہنچا اور بحق پیوست ہوا اور
مشہور ہے کہ اسکی مزار پر ہر رات چراغ روشن ہوتا اور جو صدق دل سے اسکی مزار پر آتا مقصود
پاتا وہ شخص عاد قوم کے قد کا یا جوج و ماجوج کی قوم سے تھا اور نوشتۂ ازل اور ان فقرار کے
توسط سے دولتِ اسلام سے سرفراز ہوا اور حق رسیدہ ہوا۔

بعد ازاں بجانب بدخشاں حکم شدہ چوں در آنجا رسیدیم دیدیم کہ بدخشاں کوہیست بلند کہ
براں کوہ گذر مردان خدا بودہ است و در ہر شب آدینہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برآں
کوہ تشریف میفرمانید و برآں کوہ در ہر شب چراغ مے افروزند داما ہیچ نظر نمے آید کہ
کدام کس چراغ مے افروزد و بالائے آں کوہ آواز ذکر اللہ نفی و اثبات میآید و ایں ذکر
مردان خدا میکنند بطریق خفی ہر کہ در وادی ایں کوہ بلند مے آید البتہ بے اختیار او را ذکر خفی
جاری میشود و چناں غوغا و آواز ہا ازاں کوہ در گوش مے آید گویا کہ عالم خدا تعالے و یا کاروان

Marfat.com

ساکن شدہ است و بسیار جائے مہیب است بغیر فقرا کہ طالبان حق اند دیگر ہیچکس امکان ندارد کہ آنجا میرود و چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالائے آن کوہ تشریف میفرمانید و شرف المکان بامکیں وارد شدہ است و در آنجا بہ بعضے مردان خدائے تعالےٰ کہ از نظر عالم غائب اند ملاقات شدہ و ازاں خیلے فتوح و فیض روزی شدہ

یعنی پھر بدخشاں جانیکا حکم ہوا وہاں پہنچ کر دیکھا کہ بدخشاں ایک بلند پہاڑ ہے جسپر مردان خدا کا گذر رہا ہے اور ہر جمعہ کی راتکو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے ہیں اس پہاڑ ہر رات چراغ جلتا ہے اور جلانے والا کوئی نظر نہیں آتا اس پہاڑ پر ذکر اثبات و نفی کی آواز آتی رہتی ہے اور یہ ذکر مردان حق کرتے ہیں جو شخص اس پہاڑ کی وادی میں داخل ہوتا ہے بے اختیار ذکر خفی کرنے لگتا ہے اس پہاڑ سے ایسا شور و غل سننے میں آتا ہے گویا ساری دنیا یہاں موجود ہے یا کوئی بڑا قافلہ اُترا ہوا ہے یہ بہت ہیبت ناک جگہ ہے بغیر فقراء و طالبان حق یہاں کسی کو جانیکی ہمت نہیں کیونکہ یہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوتے ہیں اور مکان کا شرف مکین کی وجہ سے ہوتا ہے وہاں بعض مردان خدا جو عوام کی نظروں سے غائب رہتے ہیں سے ملاقات ہوئی جن سے بہت فتوح و فیض حاصل ہوئے۔ بعد ازاں بجانب عراق حکم شدہ کہ آنجا حضرت عبداللہ انصاری خفتہ است و درمیان آنکوہ چہل غار کاویدہ اند و در ہر غار بیکساں میماند و مشغول میبود و طعام و آب نخوردہ بود۔ شبے ہاتف آواز داد کہ اے عبداللہ چہ مطلبی گفت الٰہی ایں مطلبم کہ تا قیامت

Marfat.com

کندوری وچراغ درخانقاہ من کم نشود۔ فرمان آمد کہ عصائے خود را برین کوہ بزن تا قدرت من بہ بینی شیخ عبداللہ چوں عصا برکوہ بزد سوراخ پیدا شد کہ ازاں لعل وجواہر و یاقوت و مروارید بیروں آمدن گرفت سوداگران میروند ومیخرند ہر روز دہ ہزار تنکہ سرخ یا ازیں کم و بیش حاصل میشود و شب و روز در لنگر طعام مے پزند و درآں آستانہ یکصد و پنج دانشمند علامہ ہستند و در درس ایشاں یکصد و چہل کس سبق میخوانند و چنداں فقراں گوشہ گرفتہ در طاعت حق مشغول میباشند و خواجہ محمود نام از سلسلہ اویسیہ کہ از صحبت ایشاں بسیار کس بفیض رسیدہ اند و بہرہ مند شدہ اند بعضے را بذکر جلی تلقین میفرمانید و بعضے را بذکر خفی بپاس انفاس اشارت نفی و اثبات فرمانید کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کُلُّ نَفَسٍ یخرج بغیر ذکر اللہ فھو میتٌ و در حدیث قدسی آمدہ کہ قولہٗ تعالیٰ یا بنی آدم انفاسکم انبیائی فان تنفقنھا بذکری فھی موصلک الیّ وان تنفقنھا بغیر ذکری فقتلت بنیٌّ ومن قتل بنی فانّا حاسبہ یوم القیامۃ و خواجہ محمود در وعظ ہمچو فرمودہ طالب حق را باید کہ اینندم در ہشیاری کشد و خروج و دخول باین طریق میباید کشید کہ ہمیں دم درکار آید و خدائے را عزوجل در دل یاد باید کرد و بداند اینندم را کہ از دل می برآید باز بدل نزول کند یا نکند و لذت ذکر دل را جمیع لذت ہا بہتر است و قدر ایں لذّت کسے داند کہ دل مے یابد و لذت ذکر دل جمیع اعضا را تاثیر میدہد آنگاہ آں جوارح در طاعت حق توفیق مے یابند وما توفیقی الا باللہ و چوں دل طالبان از

Marfat.com

جمیع تعلقات بشریت. سالم ماندہ آنگاہ دریائے توفیق در دل موج زند. بیت. تعلق حجابست وبیحاصلی. چو پیوندہا بگسستی واصلی. وباز فرمود کہ طالب را مقصود ہمیں ذکر دل است کما قال اللہ تعالیٰ بکل شئ مصقلۃ ومصقلۃ القلب ذکر اللہ تعالےٰ وچنانچہ حضرت شیخ سعدی میفرماید. بیت سعدی حجاب نیست تو آئینہ صاف دار. زنگار خوردہ کے بنماید جمال دوست و ایندعا گو ہم چند روز در صحبت ایں بزرگوار حاصل کردہ وتلقین ذکر از و گرفتہ شب و روز مواظبت ذکر میکردیم وپاسبانی دل نمودیم ے پاسبان دل شو اندر کل حال تا نیاید ہیچ دزد اندر مجال ہر خیال غیر حق را دزد داں. ایں ریاضت سالکاں را مژدہ داں وبعد ازیں مواظبت ذکر دیدم کہ روزن دل کشادہ شدہ وانوار تجلی رحمانی بردلم نثار کردند ولذت ذکر دل ما بچشانیدند و دل را آشنا کردند آنگاہ دانستم کہ دل نہ ایں است کہ پہلوئے چپ نہادہ اند پارہ گوشت بمثال ایں نیلوفر بلکہ ایں پارۂ گوشت آلۂ زیست و دل دیگر چیز یست کہ قدرت تمام دارد ے دل یکے روضہ ایست روحانی. خانۂ دیوار چہ دل خوانی. دل بدست آور کہ حج اکبراست. از ہزاروں کعبہ یکدل بہتراست کعبہ بنیاد خلیل آذر است. دل نظر گاہ جلیل اکبر است پس از صحبت حضرت خواجہ محمود علیہ الرحمۃ والغفران دل حاصل کردہ بذکر حق صیقل دل را زدہ صفائی دل حاصل نمودہ شد.

یعنی پھر عراق جانیکا حکم ہوا کہ وہاں حضرت عبداللہ انصاری پہاڑی پر آرام فرما ہیں جس پر غار کھودے ہوئے ہیں اور ہر غار میں ایک سال رہے اور بغیر کچھ کھائے پیئے عبادت

Marfat.com

میں مشغول رہے ایک رات ہاتف نے آواز دی کہ اے عبداللہ کیا چاہتے ہو کہا اے رب العلمین
میں چاہتا ہوں کہ میرے خانقاہ میں دسترخوان اور چراغ کبھی کم نہ ہو۔ فرمان ہوا کہ اس
پہاڑ پر عصا مار اور میری قدرت کا نظارہ کر۔ جب عبداللہ نے پہاڑ پر عصا مارا تو سوراخ ہو
گیا جس سے لعل جواہر، یاقوت و مروارید نکلنے شروع ہو گئے جو سوداگر جا کر فروخت کرتے
ہیں روزانہ دس ہزار تنکہ یا کم و بیش حاصل ہوتے ہیں اور رات دن لنگر میں طعام پکتا ہے
اس آستانہ پر ایک سو پانچ دانشمند علامہ رہتے ہیں جو اس درس میں ایک سو چالیس
آدمیوں کو سبق دیتے ہیں اور کئی فقیر گوشہ گیر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں
اور خواجہ محمود نام جو اویسیہ سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں کی صحبت میں رہ کر کئی آدمی فیض
حاصل کر کے مستفید ہو چکے ہیں بعض کو ذکر جلی کی تلقین فرماتے ہیں اور بعض کو ذکر
خفی پاس انفاس کے ذریعے فرماتے ہیں جیسا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے "کہ جو دم بدون ذکر اللہ کے نکلے وہ مردہ ہے" اور حدیث قدسی ہے کہ
اے بنی آدم تمہارے سانس میرے ایلچی ہیں جو میرے ذکر میں نکلا مجھ سے واصل ہوا اور جو غیر کے
ذکر میں نکلا اسنے ایک نبی قتل کیا اور جسنے نبی قتل کیا اس سے قیامت کیدن حساب لوں گا
خواجہ محمود نے وعظ میں فرمایا کہ طالب حق کو چاہیئے کہ سانس ہوشیاری سے لے اور سانس کا
دخول اور خروج اسطرح ہو کہ سانس کم آئے اور اللہ تعالےٰ کو دل میں یاد کرنا چاہیئے اور
جانے کہ یہ سانس جو دل سے آتا ہے واپس ہو یا نہ ہو اور دل کے ذکر کی لذت تمام لذتوں

Marfat.com

سے بہتر ہے اور یہ لذت وہ شخص حاصل کرتا ہے جس نے دل حاصل کر لیا اور دل کے ذکر
کی لذت تمام اعضاء کو متاثر کرتی ہے اور اس سے سارے اعضاء کو اطاعت حق کی توفیق
عطا ہوتی ہے اور یہ توفیق اللہ تعالیٰ کی مدد ہی سے حاصل ہوگی ہے اور جب دل طالبان
حق تمام تعلقات بشریت سے سلامت رہتا ہے اس وقت دریائے توفیق موج مارتا ہے
ے تعلق حجاب ہے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا جب تعلق توڑیگا تو واصل ہوگا اور پھر
فرمایا کہ طالب کا مقصود یہی ذکر دل ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہر شئے کیلئے
مصقلہ ہے اور مصقلہ دل ذکر اللہ ہے اور اسی لیے شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں سعدی
عجب نہیں ہے تو اپنا شیشہ صاف رکھ کیونکہ زنگار خوردہ شیشہ میں دوست کا جمال کیسے دکھائی
دیگا یہ دعا گو چند دن اس بزرگ کی صحبت میں رہا اور تلقین ذکر حاصل کی اور رات دن
ذکر میں مشغول رہا اور دل کی پاسبانی کرتا رہا ے رات دن دل کی پاسبانی کرتا رہ تاکہ کوئی
چور داخل نہ ہو حق کے خیال کے بغیر کسی بھی خیال کو چور سمجھ اور سالکوں کی خوشخبری یہی
ریاضت ہے اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ذکر کی ہمیشگی کیوجہ سے دل کا سوراخ فراخ ہوگیا اور تجلی
حق کے انوار میرے دل پر قربان ہوتے اور دل نے لذتِ ذکر کو محسوس کیا اور معلوم ہوا کہ
دل وہ نہیں ہے جو بائیں طرف رکھا ہوا ہے بلکہ وہ نیلو فرنگ کا گوشت کا لوتھڑا ہے بلکہ
یہ لوتھڑا زندگی کا آلہ ہے اور دل دوسری چیز ہے جسمیں تمام قدرت ہے ہ دل ایک
روحانی روضہ ہے اس شیطان کے گھر کو کیوں دل کہتا ہے دل کو قابو میں رکھ کہ یہ

Marfat.com

حج اکبر ہے ہزاروں کعبہ سے ایک دل بہتر ہے کعبہ خلیل آذری کا بنایا ہوا ہے۔ یہ دِل
جلیل اکبر کی قیام گاہ ہے پس حضرت خواجہ محمود علیہ الرحمۃ والغفران کی صحبت سے دِل کی
صفائی ذکرِ حق سے کرکے فیض حاصل کیا۔ بعدازاں بجانب کوہ پیراں حکم شدہ
چوں بامر خدائے تعالےٰ در آنجا رفتیم چہ بینم کہ بایں مقام خانقاہے ست بس عالی و
فراخ مردان و زنان دریں خانقاہ جمع میشوند۔ قوالان و مطربان سازہا مینوازند
ہر ہمہ مردم در رقص و سماع نے آیند بعضے در آنجا در ذکر جلی و بعضے در ذکر خفی مشغول
میباشید و اکثر پوشش مردان زیر ناف تا زانو بودہ است و عورتہا تمامی وجود خود را
مے پوشند و غیران ہیچ عورت نمیباشد و ہر کہ زنا کند در حال بہفتی و ہشتمی روز آں زانی
مے میرد و کفن او را دو گز جامہ مے دہند و ہر کہ ازیں افعال ناہموار محترز میباشد عمر او دراز
میگردد و گاہے مریض نشود او را بزرگ مے شمارند و ہر کہ نکاح کردہ حد مسلمانی، آنگاہ
میدارد اولاد بسیار میشود و آں کوہیست بلند و وسیع و گرداگرد میباشد و یک دروازہ
دارد درمیان آں کوہ حوضے است بزرگ و گاہے خشک نشدہ است و چوں آب ازد
اندک میشود بلا شک بارش باریدہ پر کردہ میرود آں کوہ پیرا آنچنانست کہ مردم آنجا اندک
آبادانی و زراعت میکنند و لیکن برکت چناں است کہ ہیچکس را بکسے حاجت نیست و دراں
ملک ہیچ پادشاہی نیست و خوردنی میوہا گوناگوں چنداں است و ہر کہ لغزی میکند بکسے
در حال دیوانہ میشود دیدران و جدان ایشاں اینصورت مذکورہ بچشم خود دیدہ و تجربہ کردہ

Marfat.com

اولاد خود را نصیحت داده رفته اند کہ ہیچکسے با کسے آزار و تعدی نکنند و خصومت نورزد و ہمہ کس منعم اند و ہیچ آسیبے ندارند مگر مرگ و صالحان و تمامی خلائق آنجا و اشتران و مادہ گاوان و غیرہم آنجائی درمیان خود بصلاح و اخلاص میگذارند و گاہے درمیان ایشان جنگ و خصومت نشدہ است درمیان خود ہمچو شیر و شکر میباشند و طریق محبت و اخلاص میورزند کہ مردان و زنان از خورد و بزرگ طالب حق بیمانید و ہیچ کسے را غصہ و کدورت نمے نماید و ہمچو برادران و خواہران درمیان خود مے گذارند بسیار مسافران و سیاحان علامت ایشان و راستبازی دیدہ و یگانگی چیدہ درمیان آنجا ماندہ اند و سکونت گرفتہ و عیالہا خود را در آنجا آوردہ و حضرت شیخ نصیرالدین برغش در آنجا خفتہ است حصہ او در خانقاہ ایشان ہر کسے بید ریغ میرسانند کہ ازاں لنگر کردہ اند و طعام با فراغ میکنند و دریں کوہ شہر لیست بطریق مروج نہ خورد نہ بزرگ است و بازار و دراز است ہر چیز یافتہ میشود و ازاو نخاس در آں شہر فراخ است چنیں صلاح در ہیچ ملک و ولایت ندیدہ ایم و زراعت دراں کوہ پاکبازاں میشود و چند کس از دانشمندان معتبر و حافظان ہفت قاری بسیار بودہ اند کہ عاقل و پرہیزگار اند بسیار کسان از فیض علم بہرہ مند کردہ اند و خرابات دریں شہر ہیچ نیست آنشہر را و خلائق آنجا را و سواد با او را خوش آواز دیدہ ایم و عالماں و درویشاں آں مقام را مقبول دیدہ ایم و از آنجا لقمہ حلال بے شبہ پیدا میشود و ذوق در طاعت خوب مینماید چند روز ماندہ و صحبت ایشان دیدہ در خاطر داشتیم کہ باقی عمر دریں جا گذرانیدہ شود

Marfat.com

اما قید المار اشد من قید الحدید است ۔ یعنی پھر کوہ پیراں کیطرف جانیکا حکم ہوا جب
اللہ کے حکم سے وہاں پہنچے تو دیکھا کہ بہت بڑی اور وسیع خانقاہ ہے اور مرد اور عورتیں
قوال اور مراثی ساز بجاتے ہیں اور سب رقص کرتے ہیں اور بعض ذکر جلی اور بعض ذکر
خفی میں مشغول ہوتے ہیں اور عام مردوں کا لباس ناف سے زانو تک ہوتا ہے اور عورتیں
سارا وجود ڈھانپتی ہیں ان کی عورتوں کے بغیر کوئی عورت نہیں ہوتی اور اگر کوئی زنا
کرے تو ساتویں آٹھویں روز مر جاتا ہے اور اسے دو گز کپڑے کا کفن دیتے ہیں
اور جو ایسے بُرے کام نہیں کرتا اسکی عمر دراز ہوتی ہے اور جو کبھی بیمار نہ ہو اُسے
بزرگ مانتے ہیں اور جو نکاح کر کے حد مسلمانی کو نگاہ رکھتا ہے اسکی بہت اولاد ہوتی
ہے وہ پہاڑ بہت بلند اور وسیع ہے اور چاروں طرف پھیلا ہوا ہے جسکا ایک دروازہ
ہے اس پہاڑ کے درمیان ایک بہت بڑا حوض ہے جو کبھی خشک نہیں ہوتا اور جب
حوض کا پانی تھوڑا ہو جاتا تو بارش ہوتی ہے اور پُر ہو جاتا ہے وہ پہاڑ ایسا ہے کہ
اس پر تھوڑی آبادی اور زراعت ہوتی ہے لیکن برکت اتنی ہوتی ہے کہ کوئی کسی کا
محتاج نہیں رہتا اس پہاڑ پر کوئی بادشاہ نہیں اور میوے گوناگوں اتنے ہیں کہ ہر شخص
نے اپنی ملکیت بنا رکھی ہے اور اگر کوئی کسی پر سختی کرے تو فوراً دیوانہ ہو جاتا ہے
ان کے باپ دادا نے یہ بات اپنی آنکھوں سے دیکھی اور تجربہ کر کے اپنی اولاد کو نصیحت کی
ہے اس لئے کوئی کسی پر سختی نہیں کرتا نہ دکھ تکلیف دیتا ہے اور نہ ہی عداوت رکھتا

Marfat.com

ہے اس لئے سب دولت مند ہیں اور بغیر موت کے کسی دکھ میں مبتلا نہیں ہوتے اور صالح آدمی اور وہاں کی تمام مخلوق، جانور اور بیل و گائے وغیرہ تمام چیزیں آپس میں پیار و محبت سے رہتے ہیں اور مرد اور عورتیں اور چھوٹے اور بڑے سب طالب حق نظر آتے ہیں۔ ایکدوسرے سے شیر وشکر رہتے ہیں اور کسی سے غصہ اور کدورت نہیں رکھتے اور بھائی بہنوں کیطرح رہتے ہیں اکثر مسافر اور سیاح انکی راستبازی اور محبت دیکھ کر وہاں رہتے ہیں اور سکونت اختیار کیئے ہوئے ہیں اور اپنے بال بچے لائے ہوئے ہیں حضرت شیخ نصیرالدین برغش وہاں آرام فرما ہیں جسکی خانقاہ کا حصّہ ہر شخص پہنچاتا ہے جس سے لنگر جاری ہے اور بہت طعام پکایا جاتا ہے اس پہاڑ پر ایک مربع شہر ہے جو نہ بڑا ہے اور نہ چھوٹا اور بازار کھُلا اور فراخ ہے یہاں ہر چیز مل جاتی ہے اس شہر میں بہت خلوص ہے جو مَیں نے کسی شہر میں نہیں دیکھا یہاں زراعت بہت ہوتی ہے چند عالم متبحر اور بہت سے حافظان ہفت قاری گزرے ہیں جو عقلمند اور پرہیزگار ہیں اور عوام کو علم کے فیض سے نوازا ہے اور اس شہر میں کوئی بُرائی نہیں ہے اس شہر اور نواح کے لوگوں کو خوش آواز دیکھا ہے اور یہاں کے عالم اور درویش مقبول ہیں یہاں بے شبہ حلال لقمہ میسّر آتا ہے اور طاعت میں ذوق و شوق حاصل ہوتا ہے میں چند روز انکی صحبت میں رہا اور ارادہ کیا کہ باقی عمر یہاں گزاروں لیکن دانہ و پانی کی قید لوہے کی زنجیروں کی قید سے سخت ہوتی ہے۔ بعد ازاں حکم شدہ کہ بجانب شہر جبرون و

Marfat.com

آنجا دیدیم کہ اخوند شیخ سعید خفتہ است آوردہ اند کہ چہل سال بالائے کوہ استادہ بود و ہرگز بر زمین پہلو نخفادہ و نہ نشستہ و بیک خرما روزہ افطار کرد بعد از چہل سال فرمان آمدہ کہ اے شیخ چہ چیز میطلبی گفت الٰہی میخواہم کہ تا روز قیامت لنگر کم نگردد فرمان آمد کہ اے شیخ چپا دراستا دایں خانقاہ نگاہ بکنید کہ مرغان غیبی بیضہائے زریں خواہند انداخت آن بیضہائے را گرفتہ و در لنگر خرچ کردہ لنگر خود را گرم و تازہ میکنید و تا قیامت از خرچ لنگر تو بلا قصور خواہد شد ایں دعاگو رفتہ زیارت آن بزرگوار کرد۔

یعنی پھر شہر مجر جانیکا حکم ہوا وہاں جاکر دیکھا کہ حضرت شیخ سعیدؒ آرام فرما ہیں مشہور ہے کہ شیخ چالیس سال پہاڑ پر کھڑے رہے اور ہرگز زمین پر نہ سوتے اور ایک کھجور سے روزہ افطار کرتے رہے چالیس سال بعد فرمان ہوا کہ اے شیخ کیا مانگتے ہو؟ کہا یاالٰہی میرا لنگر قیامت تک جاری رہے فرمان ہوا کہ بائیں طرف خانقاہ میں نگاہ کرو۔ غیبی پرندے سنہری انڈے دینگے اُن سے سوداسلف خرید کر لنگر میں خرچ کرو قیامت تک اسی طرح لنگر جاری رہیگا اس دعاگو نے وہاں جاکر بزرگ کی زیارت کی۔

بعد ازاں بجانب شہر فرنگیاں حکم فرمودہ چوں رفتیم دیدیم کہ شہر بست معظم و پیش بادشاہ آں شہر یک لک و ہفتاد ہزار سوار بودند و دو لک و بست ہزار پیادہ و دراں شہر دو ہزار دکانہا خمر اند و سہ ہزار دکانہا تجاراں دارند ہر چیز یکہ طلبیدہ میشود یافتہ مے آید و دراں شہر یک گنبد ساختہ اند چوں روز عاشورہ مے آید تمامی خلائق آنجا در آں

Marfat.com

گنبدمے آیند و خود را درحالت مے آرند و مقتل نامہ امیر المومنین حضرات امام حسن و حسین علیہم السلام میخوانند و خود را محب ایشان مے خوانند و گویا نند و بار واحہا ایشان طعامہا فراخ میکنند و تمامی محبان جمع شدہ تعرف مینمایند و عوراتہا آنجا ہم یکجا جمع شدہ گریہ ہا و نعرہ ہا بلند میزنند و موذیان را لعنت میکنند و چون امیر معاویہ را دشنام کردن گرفتند گفتم این نسزد کہ او از اصحاب کرام است و این تقدیر الٰہی میبود بما جنگ کردند و سخن ہا جہل بسیار گفتند ولیکن الحق یعلو ولا یعلیٰ آخر الامر مقدمہا یندعا گو بر سر آنہا غالب افتادہ و درمیان ما و ایشان یکمرد فاضل و عالم منصف و حاکم بود درگفتگوئے ما و ایشان تمیز کردہ آن مدعیان را الزام دادہ چنانچہ حکم آمدہ است۔ قال اللّٰہ تعالیٰ وَاِن تَنَازَعْتُمْ فِی شَیْئٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَالرَّسُوْلِ اِن کُنْتُمْ مُؤمِنُوْن ۔ چون منصف اورا دروغے ساختہ ہر ہمہ طائفہ روافض بعد از ماجرائے پشیمان و تائب شدند و آمدہ پائے گرفتند گفتم تقدیر چنین بود قولہ تعالیٰ ما اصاب من مصیبۃ الا باذن اللّٰہ و آنہا کہ بد کردند و این مظلومان درجۂ بزرگی بشہادت رسیدند ہمین بس است کہ خدائے تعالیٰ بر آنہا لعنت فرمودہ است کہ لعنۃ اللّٰہ علی الظلمین و ہیچ جائے در قرآن مجید و احادیث این امر نکردہ است کہ کسے را لعنت بکنید قولہ تعالیٰ ولا یغتب بعضکم بعضاً پس کسیکہ سخن ناسزا و نافرمودۂ خدائے تعالیٰ بگوید گناہے است عظیم گفتم توبہ کنید و اگر صبر میسر نباید شمارا پس لعنت مر یزید را بگوید علیہ اللعنۃ و آنہارا کہ با ایشان بد کردہ اند و ظلم نمودہ اند ہرگاہ کہ نکتہ

Marfat.com

حق فہمیدند توبہ کردند و معتقد بمذہب سنت و جماعت شدند و محبان خاندان ایند عاگو
شدند و از گروه روافض تائب شدند و شیخ صدرالدین نام بزرگ آنجا میبود صاحب دعوت
بود و بسیار مردمان از ایشان مستفید مے شوند و تلقین ذکر میگرفتند و تائب شدند از کار
ہائے بد و او مجاہده کش بود و بیک وضو نماز عشا و بامداد میگزرایند و بغیر وضو گاہے
نظر جانب آسمان نگرده و در علوم مہا متجر بوده است ہر کرا در مسئلہ مشکل افتادے از و حل
میکردے۔ چہل سال طعام و آب نخورده بود چنانچہ از شکم مادر زاده بود و ہمچناں از دنیا
برفت و دراں زمانہ مرشد کابل بود روزے او را حکم شد کہ اے صدرالدین عصای خود را
بر کوه بزن تا خرچ خانقاه و چراغان تو پیدا شود ایشاں بوقت صبح رفتہ بر آں کوه
عصائے خود بزدند از چشمہ چنداں روغن زیتون پیدا شد کہ از ہر طرف سوداگران مے آیند و
این روغن گرفتہ میروند چنانچہ ازان خرچ مطبخ فراغ پیدا مے آید شاه و گدا و اغنیا و
فقراء آمده میخورند و دوازده ہزار صوفی در آں خانقاه میباشند از مطبخ طعام تناول
مینمایند و بطاعت مشغول اند امید است کہ تا بقیامت این لنگر کشیده میشود ہر کس
بشنیدن بانگ نماز آمده دراں خانقاه حاضر میشود بعد از نماز جمعہ جماعت حلقہ کرده
بذکر جلی مشغول میشوند مرداں و زناں از عبادت خدائے تعالیٰ خالی نمے باشند اکثر مسافران
از دیدن ایشاں بر طاعت راغب و شاکر میشوند و زہد مشاہده پیش مے آرند ایند عاگو
ہم چند مدت در آنجا مانده روش و وضع ایشاں خوش کرده۔ یعنی پھر فرنگیوں کے

Marfat.com

شہر میں جانیکا حکم ہوا وہاں پہنچ کر دیکھا کہ یہ بہت بڑا شہر ہے ۔ اس شہر کے بادشاہ کے
پاس ایک لاکھ ستر ہزار سوار اور بیس ہزار پیادے تھے اور اس شہر میں دو ہزار دکان
شراب کے تھے اور تین ہزار دکان سوداگران کے تھے یعنی ضرورت کی ہر چیز مل جاتی تھی
اس شہر میں ایک گنبد بنا ہوا تھا جب عاشورہ کا دن آتا تمام مخلوق اس گنبد میں جمع
ہوتی اور امام حسن و امام حُسین علیہم السلام کا مقتل نامہ پڑھکر حال میں آتے خود
کو امامین علیہم السلام کا محب کہتے انکی ارواح میں بہت طعام پکاتے اور تمام محب
اکٹھے ہوکر تصرف میں لاتے اور عورتیں بھی اسی جگہ جمع ہوکر گریہ کرتے اور بلند نعرے
لگاتے اور موذیونکو لعنت کرتے تھے جب امیر معاویہ کو گالیاں دینے لگے تو میں نے کہا
کہ وہ اصحاب رسول ہیں انہیں گالیاں دینا نامناسب ہے یہ تقدیر الٰہی تھی کہ انہوں نے ہمارے
ساتھ جنگ کی اور جاہلانہ باتیں کیں لیکن حق ہوکر رہنا ہے آخرکار میرا عندیہ ان پر غالب
آیا اور ہمارے درمیان ایک فاضل و عالم نے جو ، انکا منصف اور حاکم تھا ان کی اور میری
گفتگو میں تمیز کی اور بقول کلام اللہ کہ اگر تم میں تنازعہ ہو اور تم مومن ہو تو اللہ تعالیٰ اور
اسکے رسول کیطرف رجوع کریں منصف نے مدعیان کو الزام دیا اور جھوٹا گردانا تو تمام
روافض تائب ہوئے اور معافی مانگی کیونکہ کوئی مصیبت بغیر اذن اللہ نہیں اور جو انہوں
نے برائی کی اسکی وجہ سے وہ شہادت کے درجہ کو پہنچے اور یہی کافی ہے کہ اللہ عزوجل نے
ظالموں پر لعنت فرمائی ہے اور کلام اللہ میں کہیں کوئی حکم نہیں کہ کسی پر لعنت بھیجو لہذا

Marfat.com

کسی کو بُرا اور خلافِ فرمانِ الٰہی گالی دینا گناہ ہے اگر صبر نہیں کر سکتے تو یزید علیہ اللعنۃ پر لعنت بھیجو کہ انہوں نے برا کیا اور ظلم کیا جب نکنہ حق سُنا تو توبہ کی اور رفض چھوڑ کر اہل سنت والجماعت پر کاربند ہوتے اور میرے خاندان کے محب ہوتے وہاں شیخ صدرالدین نام بزرگ ہوئے ہیں جو صاحبِ دعوت تھے اور بہت لوگ ان سے مستفید ہوتے اور تلقین ذکر حاصل کی اور تائب ہوتے بُرے کاموں سے شیخ مجاہدہ کش تھے ایک ہی وضو سے عشاء اور صبح کی نماز پڑھتے تھے اور وضو کے بغیر کبھی آسمان کیطرف نہیں دیکھا علوم میں کامل تھے جسکو کسی مسئلہ میں مشکل پڑتی اسی سے حل کرواتے چالیس سال بغیر کچھ کھائے پئے گذارے اور جسطرح ماں کے شکم سے پیدا ہوئے اسی طرح وفات پائی اس زمانہ میں مرشد کامل تھے ایکدن اسے حکم ہوا کہ اے صدرالدین اپنا عصا اس پہاڑ پر مار تاکہ خانقاہ اور چراغ کا خرچ حاصل ہو اس نے صبح کیوقت جاکر پہاڑ پر عصا مارا اور روغن زیتون کا چشمہ پھوٹ پڑا کہ ہر طرف سے سوداگر آکر خریدتے جس سے لنگر کیلئے بہت خرچ حاصل ہوتا جس سے شاہ و گدا اور امیر و فقیر کھاتے تھے وہاں بارہ ہزار صوفی رہتے تھے اور اسی لنگر سے کھانا کھاتے تھے اور طاعت میں مشغول رہتے تھے اُمید ہے کہ تاقیامت یہ لنگر جاری رہیگا نماز کی بانگ سن کر ہر شخص خانقاہ میں آکر جمعہ کی نماز ادا کرتے اور بعد نماز حلقہ باندھ کر ذکر جلی میں مشغول ہو جاتے۔ مرد اور عورتیں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے خالی نہ رہتے مسافر انکو دیکھکر عبادت کی رغبت کرتے اور شکر کرتے اور زہد

Marfat.com

تقویٰ حاصل کرتے میں وہاں کچھ عرصہ ان میں رہ کر ان کی روش سے خوش ہوا۔

بعد ازاں بجانب شیخ سہیل تشتری حکم شدہ کہ او را ببینید چوں آنجا رسیدیم دیدیم کہ مردے مسن و بزرگ است و عارف باللہ است و ایں ہر چہار مقامے طے کردہ است ناسوت۔ ملکوت و جبروت ولاہوت و مرشد زمانہ است دیدم کہ صاحب قدرت و عظمت است و ہر لشکرے کہ در آں ولایت بدکاری میکند و ملک تاراج میسازد آں بزرگ یک کس را میفرماید کہ یک تیر خدنگ بزنید چوں آں کس با مرایشاں یک تیرے پرتابد او شاں بجا میگریزند و ہزیمت میخورند و ہیچ لشکرے از ملک ایشاں ظفر نیافتہ است و دیگر مناقب از حضرت شیخ ایں بود است کہ ہر جاہل و عامی کہ در نظر ایشاں مے آید برائے طلب حق تعالیٰ او را بیک نظر عالم میکرد چنانچہ چہار دہ علوم ویرا کشف میشد و عالم ربانی بودے دیگر مناقب ایشاں ایں بودہ ست کہ پنج تنکہ نقرہ در نان انداختہ و مستور کردہ در وقت نیمشب بفقراء و مساکین میدادہ و چناں پنہاں خبر کردہ کہ کس ندانستہ کہ ایں خبر را کہ دادہ و طبقہائے از جلوہ و ہر لیہ پر کردہ بمہ فر و مقیم و بیوہ زنان بہ نیمشب میداد پس تحقیق یقین کردیم کہ ایں مرد صاحب دولت و صاحب نظر است چند روز در خدمت ایشاں صحبت نمودیم و بعضے نکات مشکل از ایشاں حل کردیم و فیضہا گرفتیم۔ یعنی پھر شیخ سہیل رح تستری کیطرف جانیکا حکم ہوا کہ اسکو دیکھوں وہاں پہنچ کر دیکھا کہ بزرگ ضعیف العمر اور عارف باللہ ہیں اور ناسوت و

Marfat.com

ملکوت و جبروت و لاہوت چاروں مقام طے کئے ہوئے ہیں اور مرشد زمانہ ہیں۔ وہ
صاحب قدرت و عظمت تھے اگر کوئی لشکر ملک کو تاراج کرنا چاہتا تو یہ بزرگ کسی
ایک شخص کو ایک تیر چلانیکو فرماتے اور لشکر میں بھگدڑ مچ جاتی اور شکست کھانے
اس طرح کوئی لشکر اس ملک کو فتح نہ کر سکا اس بزرگ میں یہ فضیلت بھی تھی کہ
اگر کوئی جاہل یا عام آدمی حق طلبی کیلئے آپکے پاس آتا تو آپکی ایک نظر سے عالم
بن جاتا آپکو چودہ علوم پر کشف تھا اور عالم ربانی تھے آپ میں یہ فضیلت بھی تھی کہ آدھی
رات کو روٹی میں پانچ پانچ تنکہ چاندی لپیٹ کر فقرا اور مساکین کو دیتے اور کسی کو
خبر نہ ہوتی کہ یہ خیرات کس نے دی ہے تحقیق ہم نے یقین کیا کہ یہ بزرگ صاحب دولت
اور صاحب نظر ہیں چند روز انکی صحبت میں رہ کر۔ ان سے چند مشکل نکات حل کرائے اور
فیض حاصل کیا۔ بعد ازاں بجانب شیخ عبداللہ ملتانی حکم شدہ چوں در آنجا رسیدیم
دیدیم کہ در راہ حق تعالےٰ بے نظیر است و مناقب او اظہر من الشمس است و بسیار مریدان
او بکمال رسیدہ اند و شیخ حسین نام مرید و خادم او میبود ایشاں خاصہ باغ با و تفویض
کردہ بودند کہ نگہبانی باغ بکند و حضرت شیخ بعد از مدت در باغ تشریف فرمودند گفت یا
حسینؓ یک انار بیارید یک انار پختہ و بزرگ در خدمت ایشاں آورد حضرت شیخ چوں انار
بشکست و بچشید ترش بر آمد گفت اے حسینؓ چنیں انار ترش چہ آوردی گفت یا پیر
دستگیر حق تعالیٰ علیم است از احوال بندگان از آنگاہ کہ نگہبانی ایں باغ کردہ ام ہیچ

Marfat.com

بعد ازاں بجانب شیخ نجم الدین اصفہانی حکم شدہ کہ چہل سال بر منبر وعظ میفرمود از بغیر کلام اللہ و مردان و زنان دعوت میکردے و از ہر طرف عالم خدائے تعالیٰ پیدا شدے و نصیحت بالیشان نمودے و در ہر روز سہ چہار کس را حال و جذبہ واقع شدے و چون شب در آمدے عورا نہا آمدہ تلقین ذکر و پند و نصیحت و توبہ میگرفتے و بعضے مردان را مستعد مید ید آنرا تلقین ذکر بغیر مودے کہ از تاثیرات دم الیشان مست حال شدہ در خانہ میرفتند و مقرراست کہ ہر کہ در صحبت ایں مردے آمدے جمیع تعلقات بشری از و منقطع میشدے و در اندک مدت محرم اسرار الٰہی میگشتے و ایں دعاگو چند روز آنجا ماند۔

یعنی پھر حضرت شیخ نجم الدین اصفہانی کے ہاں جانیکا حکم ہوا جس نے چالیس سال منبر پر تفسیر کلام اللہ سے وعظ فرمایا اور مرد اور عورتیں دعوت کرتے اور ہر طرف مخلوق خدا جمع ہوتی اور آپ سے نصیحت حاصل کرتے اور روزانہ تین چار آدمی وجد وجذبہ میں آتے اور جب رات ہوتی تو عورتیں ذکر و پند و نصیحت و توبہ کی تلقین حاصل کرتیں اور جسکو تلقین کے لائق دیکھتے ذکر کی تلقین فرماتے اور ان کے دم سے مست ہوکر گھروں کو جاتے اور مشہور ہے کہ جو شخص اس مرد کی صحبت میں آتا اس سے سارے تعلقات بشری منقطع ہوجاتے اور تھوڑے ہی عرصے میں اسرار الٰہی سے واقف ہوجاتے یہ دعاگو چند دن وہاں رہا۔ بعد ازاں بجانب حضرت شیخ ضیاء الدین سنامی حکم شدہ چوں بخدمت اور رسیدیم دیدیم کہ صاحب بزرگ صاحب قدرت و دانشمند علامہ

Marfat.com

بخشیدہ امٔ کہ شیریں کدام و ترش کدام است بمحض شنیدن گو اہی حسین را در بغل گرفت و دستار و پیراہن خود را کشیدہ بدو عنایت فرمودہ دعا کردہ گفت کہ شرط مریدی ہمیں باشد دریں اندک مدت ہر دو وفات یافتند و دریں زمان ہر مسافرے و زائرے کہ برائے زیارت ایشاں مے آید اول زیارت حسینؒ میکند بعد ازاں زیارت حضرت شیخ واین دعاگو چند مدت درآنجا ماندہ وایشاں را شفیع آوردہ۔

یعنی پھر شیخ عبداللہ ملتانی کیطرف جانیکا حکم ہوا وہاں پہنچکر دیکھا کہ راہ حقانی میں بے نظیر ہے اور انکی فضیلت اظہر من الشمس ہے اور آپکے بہت سے مرید کمال کو پہنچے ہوئے ہیں اور شیخ حسین نام ایک مرید اور خادم تھا آپ نے اسے اپنے باغ کی نگہبانی سپرد کی ہوئی تھی۔ مدت کے بعد آپ باغ تشریف لے گئے اور اور حسین کو ایک انار لانے کو فرمایا ایک بڑا سا پختہ انار آپکے پیش کیا گیا جب حضرت شیخ نے انار توڑ کر چکھا تو ترش نکلا فرمایا اے حسین اتنا ترش انار کیوں لائے ہو اُس نے کہا اے پیر دستگیر اللہ تعالے جانتا ہے کہ جب سے باغ کا نگہبان ہوا ہوں کوئی میوہ نہیں چکھا کہ کونسا میٹھا ہے اور کونسا کھٹا ہے اتنا سُن کر آپ نے حسین کو بغل میں لے لیا اور اپنی دستار اور پیراہن اتار کر عنایت فرمائی اور دعا کرتے ہوئے کہا کہ شرط مریدی یہی ہے اور تھوڑے عرصے میں دونوں فوت ہو گئے۔ اب ہر مسافر او زائر پہلے حسین کی زیارت کرتا ہے اور پھر شیخ کی۔ یہ دعاگو کچھ عرصہ وہاں رہا اور فیض حاصل کیا۔

Marfat.com

و پُرتاثیر است و بعد از نماز بامداد و خلیفہ معتاد و شاگردان راسبق تفسیر کلام اللہ و احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میداد و ہر روز بعد از سبق خوانیدن شکار کردہ میرفت و بوقت نیمروز بہمراہ بست و ہفت کس طعام میخورد و بعد از نماز ظہر قوالان و مطربان گوناگوں سازمینوازند و چوں حضرت شیخ را ذوق و حال غالب میشود ہیچ عضو بغیر حرکت نے نماید و بر روئے او رنگہائے گوناگوں پیدا میشود و در مجلس او یکدو کس بمرتبہ عالی میرسند کہ در زمانہ خویش بے نظیر است و ہر کہ در نظر او قبول آید البتہ او را مرتبہ اولیاء اللہ روزی میشوند بندہ دعا گو چند روز در صحبت ایشاں خدمت کردہ و منظور شدہ۔

یعنی پھر حضرت شیخ ضیاء الدین سنامی کیطرف جانے کا حکم ہوا جب انکی خدمت میں پہنچے تو دیکھا کہ ایک بزرگ صاحب قدرت دانا و علامہ اور پُرتاثیر مرد ہے۔ صبح کی نماز کے بعد خلیفہ اور شاگردان کو تفسیر کلام اللہ و احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درس دیتا تھا اس کے بعد شکار کرتے اور دوپہر کو ستائیس آدمیوں کے ساتھ طعام کھاتے تھے اور ظہر کی نماز کے بعد قوال اور گوئیے طرح طرح کے باجوں سے مجلس سجاتے جب حضرت شیخ کو ذوق و وجد آتا تو آپکا کوئی عضو بغیر حرکت کے نہ رہتا اور آپکے منہ پر طرح طرح کے رنگ نمودار ہوتے اور اس مجلس میں ایک دو آدمی عالی مرتبہ کو حاصل کرتے اپنے زمانہ میں بے نظیر آدمی تھے اور جو کوئی آپکی نظر میں جچتا اُسے اولیاء اللہ کے مرتبہ کو پہنچا دیتے یہ دعا گو چند دن انکی خدمت میں رہا

Marfat.com

اور فیض حاصل کیا۔ بعد ازاں بجانب حضرت شیخ شہاب الدین بخاری حکم شدہ چوں بخدمت ایشاں رسیدیم دیدیم کہ مردے بزرگ است و عمر او ہفتاد و سہ سال بودہ است اکثر خودرا در مکہ متبرکہ مطہرہ مجاوری کردہ بود و ہر روز بالائے منبر وعظ و تذکیر مے گفت ہر دانشمندے وغیرہ کہ در صحبت خاص ایشاں مے آمدے البتہ او را حال و وجد مے گشتے و جامہا خودرا پارہ کردے کہ او مرشد زمانۂ خود است چنانچہ الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ واز ذات بسیار خلائق از وے مستفید مے شدند و مشغول بذکر حق مے بودے و در وظائف مسبعات عشر و تہجد و ضحیٰ و اشراق مستعد مے بودے و ہیچ رکن اسلام فرو نگذاشتے و ایں دعا گو نیز یک چلہ بخدمت او کشیدہ و تلقین ذکر بانواع از ایشاں گرفتہ شدہ۔

یعنی پھر حضرت شیخ شہاب الدین بخاری کیطرف جانیکا حکم ہوا جب ان کی خدمت میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ تہتر ۷۳ سال کی عمر کا بزرگ ہے اور عام طور پر مکہ متبرکہ مطہرہ کی مجاوری کرتے اور روزانہ منبر پر وعظ و ذکر کرتے رہتے جو آپکی صحبت خاص میں آتے وہ حال میں آکر وجد کرنے لگتے اور اپنے کپڑے پھاڑ لیتے کیونکہ وہ اپنے زمانہ کے مرشد کامل تھے اور شیخ اپنی قوم میں امت میں نبی کی طرح ہوتے ہیں کافی لوگ آپ سے مستفید ہوتے اور ذکر الٰہی میں مشغول تھے اور وظائف، مسبعات عشر و تہجد و ضحیٰ و اشراق کے پابند تھے اور اسلام کا کوئی رکن نہ چھوڑتے اور یہ دعا گو ایک چلہ انکی خدمت میں رہا اور تلقین اور کئی قسم کے ذکر سے مستفید ہوا۔

Marfat.com

بعد ازاں بجانب مصر حکم شدہ کہ بازبیند چوں در آنجا رسیدیم دیدیم کہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی رکن الدین طاب ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ مردے بزرگ وجوان وعیاش مینماید کہ یکصد و چہل سواران دنبال او میباشند واکثر اوقات در شکار میگذرانند واو معجزات عالی بسیار دارد و رزق واسع باو آمدن ہمیدارد و ہر پنجوقت نماز با جماعت میگزارد ونیز نماز تہجد با جماعت میگزارد و بر ہمہ یاراں ومعتقدان او دو سفرہ طعام حاضر مے آیند ہمہ جوانان طالب و تائب حق میباشند مگر سہ مرد پیر او بودند ومعتاد چنیں بستہ اند کہ بعد از نماز تہجد و ہر نماز ے تمامی صحبت جمعشدہ بخدمت مرشد خود حلقۂ ذکر جلی میزنند وایشاں چند حج اکبر ہم گزاردہ اند وسی سال در مکہ مبارک وعظ میفرمودند و ہر کہ در جماعت ایشاں آمدہ باشد آنکس ہم نباشد کہ در گریہ ونالہ نیامدہ باشد وایشاں چناں بزرگی داشتند کہ دراں ولایت قحط افتادہ بود باراں از باریدن ماندہ بود کلانتراں آں ولایت آمدہ بخدمت ایشاں عرض نمودند کہ از برائے خدا شفاعت بکن بدرگاہ رب العالمین تا باراں رحمت ببارد واز قحط نجات یابیم ایں مرد بالائے کوہ رفتہ ہمیں کلمات ہفت کرۃ عرض کرد کہ یارب لا تقتلنی بغضبک ولا تھلکنی بعذابک ولا تردنی من بابک یا اللہ یا اللہ یا اللہ چنداں باراں بارید کہ بہزار دشواری در خانہ باز آمدیم وبکرم الٰہی چنداں آبادانی ومعموری پیدا شد کہ عالم خدا از غرض حاصل گشت وایشاں چناں بزرگی داشتند

کہ ہر طالبے کہ در حضور ایشاں مے آمد البتہ او بمقصود خود میرسید و نیز ہر حریفے کہ در
نظر ایشاں مے آمدے یکے از چہل اسم اورا نوشتہ میدادے والبتہ شفائے کامل میا فتے
کہ در نظر و درست و در دہن و دپائے ایشاں چناں برکت است کہ ہر چہ میفرماید
ومیخواہد العطایاے انرا قبول میکند ایندعاگو بخدمت ایشاں ماند فیض باطنی حاصل نمود
یعنی سے پھر مصر جانیکا حکم ہوا وہاں پہنچ کر دیکھا کہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی
رکن الدین ایک بزرگ وجوان وعیاش مرد معلوم ہوتا تھا کہ اسکے پیچھے ایک سو
چالیس سوار ہوتے تھے اور زیادہ وقت شکار میں گذارتے تھے وہ معجزات عالم بہت
رکھتا تھا اور وسیع رزق رکھتا تھا اور پانچوں نمازیں باجماعت پڑھتا تھا اور نماز
تہجد بھی باجماعت پڑھتا تھا اور تمام دوست ومعتقد اکٹھے کھانا کھاتے تھے۔ سب
طالبان حق تھے مگر تین آدمی بوڑھے تھے اور سب نماز تہجد کے بعد اپنے مرشد کے
گرد حلقہ باندھ کر ذکر جلی کرتے تھے انہوں نے چند حج اکر سٹے ہوتے تھے اور تیس
سال مکہ معظمہ میں وعظ فرماتے رہے اور جو شخص انکی جماعت میں شامل ہوتا
ایسا کوئی شخص نہ تھا جو گریہ وزاری نہ کرتا وہ ایسے بزرگ تھے کہ اس ملک میں قحط
پڑا۔ بارش ہونا بند ہوگئی۔ اس ملک کے بڑے بڑے آدمی اکٹھے ہو کر آپ کے پاس
آئے کہ درگاہ رب العزت میں بارش کیلئے شفاعت کریں کہ بارش سے نوازیں۔
اور قحط سے نجات دیں اس مرد نے پہاڑ پر چڑھ کر یہ کلمات کہے کہ اے رب مجھے

Marfat.com

اپنے غضب سے قتل نہ کر اور اپنے عذاب سے ہلاک نہ کر اور اپنے دروازہ سے نہ دھتکار یا اللہ یا اللہ یا اللہ۔ اس قدر بارش ہوئی کہ بہت تکلیف سے گھر پہنچے اللہ تعالیٰ کے کرم سے بہت آبادی ہوئی کہ لوگوں کی اعراض مٹ گئیں وہ اتنی بزرگی رکھتے تھے کہ جو طالب اسکے پاس آتے مقصود حاصل کرتے اور جو مریض آتا اُسے چالیس اسم میں سے ایک اسم لکھ کر دیتے تو شفا کامل آجاتی اس کے نظر، ہاتھ، منہ اور پاؤں میں اتنی برکت ہے کہ جو کچھ فرماتے یا چاہتے اللہ عزوجل قبول فرماتے یہ دُعا گو ان کی خدمت میں رہا اور فیض باطنی حاصل کیا۔

بعدازاں بجانب شیراز حکم شدہ چوں در آنجا رسیدیم دیدیم کہ شیراز شہر لیست معظم و باغہا و سواد ہا او ہمچو نشان خلد مینماید و در آنجا بسیار بزرگان آمدہ سکونت گرفتہ اند و در طاعت و بندگی عمر خود بگزرانند و در آنجا یک عورتے صاحب جمال و صاحب دل است ویرا عشق حقیقی چناں مستولی شدہ بر ہر کہ کلام کردے ویرا ہم دراں حال شوق غالب گردے روزے ایندعاگو رفتہ طلب او کردہ و او بفراست دل دریافتہ از و رنعرہ زد و گفت اے ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم خوش آمدی مرحبا مرحبا کہ زن بیکار واقعہ زدہ درینجا است آمدہ ببیں کہ ماتم زدہ نشستہ ام و ایں بیت بگفت ؎ چہ کنم چہ حیلہ سازم من از برائے او۔ او مبتلائے دیگر و من مبتلائے او۔ و پیش نشستیم و بعد ساعتے ایں آیہ کلام اللہ بخواند قولہ تعالیٰ۔ **واصبر نفسک مع**

Marfat.com

الذین یدعون ربّھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہٗ ولا تعد عینا عنھم ترید زینت الحیٰوۃ الدنیا ولا تطع من اغفلنا قلبہٗ عن ذکرنا واتبع ھوٰیہُ وکان امرہٗ فرطا۔

ترجمہ باز دارتن خودرا با نانکہ میخوانند شب و روز خداوند خودرا بیامداد و شبانگاہ و رضائے خداوند میجویند بریں خواندن و دور مگرزد و چشم تو ازیں درویشاں آرائش زندگانی دنیا خواہی طاعت مدار غافلاں دلرا کہ غافل گردانیدیم خول اورا از ذکر متابعت کرد ہوا خودرا و ہمہ کاروی باطل است و لبعد ازدائے معنی ایں آیت رنگ روئے او چناں متغیر شدہ گویا کہ مگر شراب خوردہ است و ہمدراں حال ایں غزل بخواند و آہ بزد و دم سرد کشید و اشکہا از چشم او جاری شدند و گفت کہ آسیکارے عظیم پیش آوردے بدرگاہ اعلیٰ متوجہ شو سامان و تدبیر باید کرد کہ ایں کار آساں نیست یا در کار او جاں باید داد یا در طلب او بمنزل خواہد تواں رسید لبعد ازاں غزل آغاز کردہ ایں است۔

کہنہ دلقی است وجودے تو باندازہ برو۔ تا کہ سلطان حقیقت دہد خلعت نو اے جواں بخت کہ ملک دو جہاں میخواہی پند بپذیر ز پیراں و نصیحت بشنو مزرعہ سینہ تو تخم عمل آب دو چشم۔ کشت کن تا کہ پشیماں نشوی وقت درو۔ تو ئی آں بحر صفائی کہ صفا در دل تست۔ گہر عشق ز خود جوئی سوئے ہر جوئے مرو عکس خورشید رخش یافت در آئینہ دل۔ تا بسوز د عجب ہستید از یک پرتو۔ تو ز تر دامنی خویش اگر نا اُمیدی

Marfat.com

دست در دامن لطفش زن نامید مشو بشرط دیدار اگر شوق وصال است معین. صحبت کریمہ عشاق بہ بر دیم گرد. ویقین کردیم کہ این عورت در رجال اللہ تعالیٰ رسیدہ است و در خانقاہ ایشان چہل و پنجاہ صوفی در خدمت او میباشد کہ در شب بیداری میکشند و چوں وقت سحر آید وضو تازہ کردہ تہجد میگزارند و حلقہ نمودہ ذکر جلی میکنند چہ ضہاے اندازند و آتش را دوست میدارند و گاہ گاہ آں عورت ہم آمدہ ایشانرا در طلب حقانی خبردار میگرداند واز غفلت آگاہ میکند و دیدیم کہ کلام ایشان پُر تاثیر است و ہر ہر کہ کلام کند و سخن گوید اوراثیر شکر مینماید و آں صوفیاں بتکلم کردن اوشاں روئے در جذبہ و تازگی مے آورند چند روز در میان این جماعت بماندیم روزے آں عورت بزرگوارہ ہمچناں فرمود کہ اے سید ولد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم از دولت باطنی حصہ شما پیش شیخ شہاب الدین طاب ثراہ است واو را حکم شدہ کہ ہرجا کہ سید جلال الدین بخاری باشد او را یافتہ این حصّہ باقی را با ورساند ما بگفتۂ ایشاں امیدوار شدیم و باز باوشاں فرمودند ہرچہ نصیب است بتو میرسد. ورنہ ستانی بہ ستم میرسد. بعضے سخناں و نکات ایشان بسیار موثر بودند دراں صحبت خوش بگزرانیدیم و درین گفتگو بودیم کہ غوغا و عزیو پیدا شدہ کہ حضرت شیخ شہاب الدین طاب ثراہ درین شہر تشریف فرمودہ اند و آدمیاں خود را بر گماشتند تاجائے سیّد جلال بخاری را دریافتہ ما را خبر کنید آں گماشتہا آمدند و این دعاگو را دیدہ باز رفتہ اوشانرا خبر کردند کہ در خانقاہ فلاں عورت نشستہ است ساعتے نگذشت کہ حضرت

Marfat.com

مولوی خود در آنجا تشریف فرمودند و بدیدن دیدار این فقیر همین بیت گفتند ؎ نادیده
رخت عمر سودائے تو در زیدیم۔ فارغ ز تو چون باشم اکنون کہ ترا دیدیم. بعد از ملاقات
فرمودند کہ اے ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بدرگاہ رسالت پناہ مارا شرمندہ کردی بنابراں
دنبال تو دویدیم و براں مضمون این است گفتند ؎ بکوش تابکف آری کلید گنج وجود
کہ بے طلب نتواں یافت گوہر مقصود۔ وعلی الفور این دعاگو این بیت خواند۔ ؎ ای تو
بدرماندگی بر ہمہ را کارساز۔ چونکہ توئی کارساز چارہ بیچارہ ساز۔ بعد ازاں نشستند و
وعظ فرمودند۔ چند مشکل و شبہ در دلم بود بحمد اللہ تعالی از صحبت ایشاں حل شدہ
آنحضرت مولوی آب طلبیدہ بنوشیدند و باقی را بحوالہ مسافر مودند دیدیم کہ بعد از نوشیدن
آں آب پس خوردہ ایں بزرگ چناں ذوقی روی دادہ کہ ہرچہ مشکل بود تمامی حل شدہ و
آں عورت تاج خاتون نام جناح پر تکلف مہمانی طیار کردہ و بانواع طعام پختہ نمودہ
بود و برنج را چند نوع رنگ دادہ زنہار بلا فرصت بحضور بیاورد کہ حضرت شیخ را عبرت
آمد و بعد از فراغ طعام تکبیر گفتند و دستار مصری خود را بما عنایت فرمودند و مبارکبادی
دادند و درمیاں آنعورت و حضرت شیخ صحبتے خوب واقع شد و گفتار عجب و نکات غریب
ازاں صحبت پیدا گشتند بعضے مبتدیان برآں واقعہ ہیچ اطلاع نیافتہ اند و بعضے صاحب
دلاں را چناں ذوقے و حظے و فرحے روی دادہ کہ بہزار چلہ نمی یافتند و معلوم
شد کہ حضرت خواجہ خضر ؑ درمیان این صحبت حاضر نشستہ است حضرت مولوی ولی بی

Marfat.com

تاج خانوں و ایندعا گو از نشستن ایشاں واقف شدیم و دیگرآے وحضرت خواجہ فرمودند مرشیخ را کہ شمارا حکم است کہ در آنجا بروند و آنجا سکونت بگیرند ایں پیغام دادہ از میان جماعت غائب شد کسے نیافت کہ آمد و کہ رفت و حضرت مولوی شیخ شہاب الدین در روز آدینہ بالائے منبر تذکیر و وعظ فرمودند و دانشمندان علامہ و پادشاہ دراں مسجد حاضر گشتند کہ پادشاہ شہر شیراز نیز عالم و عادل میبود بشنیدن وعظ و تذکیر ایشاں ہر ہمہ جماعت در گریہ و فغاں آمدند و یک کس از گریستن خالی نماندہ وزیرا کہ سخنہائے ایشاں با تاثیر است و بعد از فراغ وعظ و تذکیر حضرت مولوی ۔ بادشاہ و چند دانش منداں خلوت کردند و آنہا التماس پیش شیخ نمودند کہ مارا مرید خود سازند و تلقین ذکر عنایت کنند و ایندعا گو ہم دراں صحبت حاضر بود ۔ دیدیم کہ چند کس از علامہ چناں دراں صحبت با مر پیر مرشد خود حضور یافتند کہ ہر ہمہ تلقین گشتند و ایں فقیر را ہر حجابے کہ از عروج مانع میبود بکرم اللہ تعالےٰ آخر مرتفع شدہ و دانستم کہ تجلی ذاتی در دلم تابندہ شدہ ہر چہ غیر بود برفت و ہر چہ حق بود از نفی و اثبات مسلم شدہ و ہمدراں استغراق امر بندگی و طاعت حق بفرمودند و حکم بر شریعت لازم نمودند کہ ہیچ امر غیر شریعت بمقدار یک مور پر فرو نگذارند و حضرت ملا نظامی فرمودہ است ؎ از دریائے شہادت چوں نہنگ مد بر آرد ہو ۔ تیمم فرض گردد نواح را در عین طوفانش بعد از دوی روز بروز دوشنبہ حضرت مولوی شیخ شہاب الدین طرف بخارا عزم نمودند و ایندعا گو را نیز فرمودند کہ

Marfat.com

بعد از دیدن ماه رجب شما ہم بجانب بخارا تشریف آرید بعد از رخصت این بزرگوار
با پادشاہ شیراز و دانشمندان این شہر خوب صحبت واقعشد دیدیم کہ بادشاہ مردے
عالم و عادل بودہ بنابراں مریدی و تلقین ذکر گرفتہ وازین معنی پیغمبر علیہ السلام فرمودہ
است کہ السکون حرامٌ علی قلب الاولیاء یعنی حرام است بر دل دوستان
خدا و یاز فرمودہ اند پیر شو و بیاموز وایں عبارت ازیں معنی است کہ حضرت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ اند یا ربِّ زدنی علماً و بعد از مدت مذکور ایندعا گوہم بجانب
بخارا عزم کردہ و بچند روز بخدمت مولوی رفتہ حضور رشدیم محض بدیدن دیدار چندان
شوق کردہ آمد کہ در شمار نیاید و فرمودند کہ آسید ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایں بندہ
شہاب الدین را خالق الخلق کہ آفریدہ محض از برائے رسانیدن امانت و پیر شما حضرت
شیخ رکن الدین ابو الفتح قطب العالم فیض اللہ قریشی نبیرہ مخدوم غوث العالم شیخ
بہاؤالدین قریشی اسدی قدس سرہٗ العزیز بودہ است و ترکی شما نیز پیش او ست پیرا
رادتی و تربیتے بسیار کسانند اما پیر مرشد یکے است کہ بخدائیتعالیٰ برساند و آشنائی
ندہد و رتبہ آشنائی بلند قدر دارد کہ مرتبہ آشنائی دور دراز است بجز عارف للہ دیگر
کسے نداند و مردمان جبذی ہیچو میدانند کہ آشنائی سہل است مرتبہ و ایشان قدر و
قیمت آشنائی را نمیدانند و حقیقت آشنائی را نمیرسند کہ جہاں اند و گرنہ مرتبہ آشنائی
بکمال بلند است ؎ شکم پرور چہ داند ایں سخن را ۔ مگر آنکس کہ بازد جان وتن را

Marfat.com

چندروز و شب در صحبت مولوی مرشد گذرانیدیم و دیدیم کہ بریں دعا مرحمت و شفقت
تمام میدارند و چوں شب جمعہ چہاردہم ماہ رمضان آمدہ ایں دعاگو را طلبیدہ در بغل
بگرفتند و ہمچو فرمودند کہ یا الٰہی فقہ ھذ السید الشاب النائب یعنی آے بار خدایا علم دین
روزی کن ایں سردار جواں راکہ نائب است بعد از یک ساعتے نظر کردیم کہ رحلت نمود
و بحق پیوست ہمدراں دراں وقت بہ تجہیز و تکفین مشغول شدیم و دیدیم کہ بر جنازہ
ایشاں چنداں ملائک حاضر شدند کہ در شمار نیایند و حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم
با جمیع اصحاب کرام تشریف فرمودند و از غیب باران ہم باریدن گرفت کہ از و قبر ایشاں
ساختیم بعد از دفن ایشاں چند مدت مجاوری ایشاں کردیم و دیدیم کہ در ہر شب چہار شمع
مے آرند چنانچہ یکے از طرف سر یکے از طرف پائے و یکے از طرف راست و یکے از طرف
چپ و تمام شب افروختہ میباشند و در ہر شب فرشتگاں از آسمان مے آیند و در ذکر
جلی کردن مشغول میشوند و مردان خدا از غیب مے آیند و تفسیرہا کلام اللہ میفرمایند کہ
ازاں بسیار کس مستفید میشوند و بعضے مسافراں درویشاں شکم پروراں کہ مے آیند
ہیچ خبر ندارند کہ چہ کساں مے آیند و چہ کساں میروند و در آنجا فتوحات از غیب پیدا
مے شوند کہ ازاں لنگر میکشیدیم و بسیار فقراء و مساکین و غرباء و مسافراں فراغ طعام
میخورند و پادشاہ بخارا را اشارت از رسالت پناہے شدہ بود کہ خانقاہ شیخ
شہاب الدین را بلند و وسیع عمارت کن و آواز اشارت حضرت رسالت پناہے و رانندک

Marfat.com

زمانہ عمارت خانقاہ آخر رسانیدہ و آستانۂ ایشاں مقبول افتادہ و ایندعاگو چند روز
ماندہ در خدمت لنگر کردہ و ترتیب آستانہ نشاندہ و بعضے خادمان را بریں کار مسلط کردہ
است و ایندعاگو در عمر خود بسیار سیر و طیر کردہ ملک خدائے تعالیٰ را دیدہ است ولیکن مثل
ایں ہر سہ شہر ہا ہیچ شہرے ندیدہ شدہ است یکے شہر بصرہ و دوم شہر تبریز سوم شیراز
کہ ایں ہر سہ نشان خلد میدہد و در شہر تبریز مسجد ساختہ اند کہ در روزن دہلیز آں
مسجد کنورہ نہادہ اند وچوں وقت نماز درمیآید مرغے غلولہ سنگے در نوک کردہ دراں
کنورہ مے اندازد و آواز آں کنورہ ہمہ شہرے شنود وچوں سہ کرب غلولہ مے
اندازد ہمہ کس میدانند کہ وقت نماز شدہ است بعد ازاں ہمہ مردم در مسجد ہا حاضر میشوند
و در ہر پنج وقت نماز آں مرغ در کنورہ غلولہ بریں طریق میزند برائے شناختن وقت
نماز ایچنیں حکمت کردہ اند و در شہر بصرہ یک منارہ ساختہ اند چوں مؤذن بالائے آں منارہ
بانگ گوید در سہ کردہ آواز او میرسد۔ وچوں آواز بانگ شنیدہ میشود و تمامی مرداں در
مسجد ہا برائے سنت جماعت حاضر میشوند و در شہر شیراز یک چبوترہ بستہ اند و بالائے
آں یک کوس متعین نہادہ اند وچوں آں کوس مینوازند بآواز و باران از غیب باریدن
گیرد الغرض ہیچو ایں شہر ہا دیگرے نیست۔

یعنی پھر شیراز جانے کا حکم ہوا جب وہاں پہنچا تو دیکھا کہ شیراز ایک بہت بڑا
شہر ہے اور اسکے اطراف میں باغات خلد کا نمونہ پیش کرتے ہیں وہاں بہت سے

Marfat.com

بزرگان نے آکر سکونت رکھی ہوئی ہے اور اللہ تعالٰی کی طاعت اور بندگی میں عمر گزار
رہے ہیں وہاں ایک خوبصورت اور صاحب دل عورت ہے جو عشق حقیقی میں اتنی غالب
تھی کہ جو ذکر کرتا اسے شوق غالب آتا یہ دعا گو بھی سنکر اسکے دیکھنے کا طالب ہوا
اُس نے دل کی روشنی سے معلوم کر کے نعرہ مارا کہ اے نبی صلعم کے بیٹے خوش آمدید
مرحبا یہاں ایک بیکار عورت واقعہ زدہ ہے دیکھو کیسی ماتم زدہ ہوں اور یہ بیت کہا
ہے میں کیا کروں اور اس کے لئے کیا حیلہ کروں میں اس کے عشق میں مبتلا ہوں اور
وہ کسی اور کے عشق میں مبتلا ہے میں اس کے آگے بیٹھ گیا کچھ دیر بعد اُس نے
یہ آیت پڑھی اپنے وجود کو محفوظ رکھ اور اپنے خداوند کو دن اور رات میں یاد کرتا
رہ اور غفلت کرنا باطل ہے اس آیت کے پڑھنے کے بعد اس کے مُنہ کا رنگ اسقدر
تبدیل ہوا کہ جیسے شراب پیئے ہو اور آہ کرتے ہوئے ٹھنڈی سانس لی اسکی آنکھوں
سے آنسو بہنے لگے اور کہنے لگی اے سید بہت بڑا کام درپیش ہے درگاہ ایزدی میں
متوجہ ہوں کوئی سامان و تدبیر کرنا چاہیئے کیونکہ یہ کام آسان نہیں ہے اس کے
لئے جان دے دیں یا اسکی طلب میں اپنی منزل کو پہنچیں پھر یہ غزل پڑھنا شروع کی
تیرا وجود پرانی کمبی ہے اندازہ سے چل تا کہ شاہ حقیقت تجھے نیا لباس دے ۔ اے
جوان بخت کہ تو دونوں جہان کی شاہی کا متمنی ہے نصیحت قبول کر اور بزرگوں سے
نصیحت سن تیرے سینہ کا کھیت عمل کا تخم اور آنکھوں کے پانی سے کھیتی کر تا کہ فصل

Marfat.com

کاٹتے وقت پشیمان نہ ہو۔ تو وہ صفائی کا سمندر ہے کہ صفا میرے دل میں ہے اس لئے عشق کا گہرا پنے میں ڈھونڈ۔ دیگر نہروں میں مت جا۔ تیرے منہ کا سورج کا عکس اپنے دل کے شیشہ میں دیکھ تاکہ تیری ہستی کو ایک ہی جلوہ نہ جلادے اگر تو اپنی تردامنی سے ناامید ہے تو اپنے ہی دامن کے باطن میں ہاتھ مارنا امید نہ ہو دیدار کی شدملا اگر وصال ہے تو سب عشاق کی صحبت کو گرد سمجھ لو ہمیں یقین ہوگیا کہ یہ عورت مردان خدا کے درجہ کو پہنچی ہوئی ہے اس خانقاہ میں چالیس پچاس صوفی اسکی خدمت میں حاضر رہتے جو شب بیداری کرتے اور صبح کا وقت ہوتا نیا وضو کرکے تہجد پڑھتے اور حلقہ بنا کر ذکر جلی کرتے آگ کو پسند کرتے اور کبھی کبھی وہ عورت آکر طلب حقانی کیلئے انہیں خبردار کرتی اور غفلت سے آگاہ کرتی ہیں نے دیکھا کہ اسکی کلام پُرتاثیر ہے اور جس سے کلام کرتی اور سخن کرتی اسے شیروشکر دکھائی دیتی اور وہ صوفی اس سے باتیں سُن کر جذبہ اور تازگی میں آتے میں چند روز انکی صحبت میں رہا۔ ایکدن اُس بزرگوار عورت نے کہا کہ اے سید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد، باطنی دولت کا آپکا حصہ شیخ شہاب الدین طاب شراہ کے حوالے ہوا ہے اور حکم ہوا ہے کہ جہاں کہیں سید جلال الدین بخاری کا ملے اسے ڈھونڈ کر یہ حصہ اسکو دیں۔ اسکے کہنے کیمطابق ہم امیدوار ہوتے پھر انہوں سے کہاکہ جو کچھ نصیب ہے تجھے ملیگا ورنہ وہ ظلم کو پہنچے گا انکے بعض سخن بہت مؤثر

Marfat.com

تھے میں اس صحبت میں خوش بیٹھا تھا کہ اسی گفتگو کے دوران شور و غل ہوا کہ حضرت
شیخ شہاب الدین طاب ثراہ اس شہر میں تشریف لائے ہیں اور اپنے آدمیوں کو
میری جستجو میں بھیجا ہے کہ میں جہاں ہوں انہیں اطلاع دیں وہ گماشتے آئے اور
مجھے یہاں دیکھکر انہیں اطلاع دی کہ فلاں عورت کی خانقاہ میں ہوں ساعت نہ
گزری کہ حضرت مولوی وہاں تشریف فرما ہوتے اور یہ بیت پڑھاتے ناواقف
ہوتے ہو۔تے میں نے تمہارا سودا قبول کیا اب تمہیں دیکھ کر فارغ ہوا ہوں اور
ملاقات کے بعد فرمایا کہ اے ولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھے درگاہِ رسالت
میں شرمندہ کیا۔ اسی لئے تمہارے پیچھے دوڑا اور یہ بیت پڑھا کہ تو درماندگی
میں ہر ایک کا کارساز ہے چونکہ تو کارساز ہے اور بیچارہ ساز ہے پھر بیٹھ کر وعظ
فرمانے لگے میرے دل میں چند شبہات جو دُور ہوتے پھر آپ نے پانی منگوا کر پیا
اور باقی مجھے دیا جسے پی کر اتنا ذوق حاصل ہوا کہ جتنی مشکلات تھیں دُور ہوئیں
اور وہ عورت جسکا نام تاج خاتون تھا نے پرتکلف دی کہ کئی قسم کے کھانے اور
چاولوں کو کئی قسم کے رنگ دیئے اور بہت جلد آپکے حضور پیش کئے کہ آپ
عبرت میں آئے اور طعام سے فارغ ہو کر اپنی مصری دستار میرے حوالے کی
اور مبارکباد دی اس دوران حضرت شیخ اور اس عورت سے خوب صحبت ہوئی
اور عجیب و غریب نکات پیدا ہوتے بعض مبتدیوں کو اس سے کچھ حاصل نہ ہوا

Marfat.com

اور بعض بزرگوں کو اتنا حظ اور فرحت حاصل ہوئی کہ ہزار چلہ کاٹنے سے حاصل نہ ہوتی اور معلوم
ہوا کہ حضرت خواجہ خضر علیہ السلام بھی اس جلسہ میں موجود تھے حضرت شیخ و تاج بی بی اور مجھے انکی
موجودگی معلوم ہوئی حضرت خواجہ نے حضرت شیخ کو فرمایا کہ تمہارے لئے حکم ہوا ہے کہ وہاں جا
کر سکونت کریں اور یہ پیغام دیکر جماعت سے غائب ہوتے اور کسی کو پتہ نہ چلا کہ کون آیا
اور کون گیا حضرت مولوی نے جمعہ کے دن منبر پر وعظ فرمایا جس میں دانشمند، علامہ اور
بادشاہ اس مسجد میں حاضر تھے اور شہر شیراز کا بادشاہ بھی عالم و عادل تھا شیخ کا وعظ سُن
کر ساری جماعت روتی رہی اور رونے سے کوئی ایک آدمی بھی خالی نہ رہا آپ کے کلمات
پُر تاثیر تھے اور وعظ سے فارغ ہوکر حضرت مولوی، بادشاہ اور چند اور عاقل خلوت
کرنے لگے اور حضرت مولوی سے التماس کی کہ ہمیں اپنا مُرید بنالیں اور ذکر کی تلقین
کریں یہ دعاگو بھی اس مجلس میں حاضر تھا اور دیکھا کہ چند علامہ نے اس مجلس میں اپنے
مرشد کی اجازت سے اتنی حضوری حاصل کی کہ سراسر خود تلقین بن گئے اور اس فقیر سے
جو نکات عروج حاصل کرنے میں حائل تھے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سب دُور
ہوئے اور مجھے معلوم ہوا کہ تجلی ذاتی میرے دل میں روشن ہوتی اور دوئی دور ہوئی اور
جو حق تھا وہ نفی واثبات سے مسلم ہوتے اور اسی استغراق میں طاعت حق اور بندگی
کا حکم ہوا اور حکم شریعت کیمطابق دیا گیا کہ شریعت کے خلاف ذرہ بھر نہ ہو اور حضرت مُلّا
نظامی نے فرمایا ہے ۔ جب دریا شیر کیطرح چل رہا ہو تو نوح علیہ السلام کو بھی

Marfat.com

میں طوفان کے درمیان تیمم فرض ہوتا ہے دو دن بعد بروز سوموار حضرت مولوی شیخ
شہاب الدین بخارا کیطرف تیار ہوئے تو مجھے فرمایا کہ رجب کا چاند دیکھکر تم بھی بخارا آجانا
شیخ کے چلے جانیکے بعد شاہ شیراز اور دانشمندوں کیساتھ خوب صحبت ہوتی میں نے دیکھا کہ
بادشاہ بھی عالم وعادل تھا اور اسی وجہ سے مرید بھی تھا اور تلقین پر کاربند بھی،
اور اسی کے متعلق پیغمبر علیہ السلام کا فرمان ہے کہ اولیاء کیلئے سکون حرام ہے اور یہ
بھی فرمایا ہے کہ بوڑھے ہو کر بھی سیکھتے رہو اور یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اس فرمان کے تحت ہے کہ یا الٰہی میرا علم زیادہ کر۔ مدت مذکور گزرنے پر میں بخارا
کیطرف روانہ ہوا اور چند یوم بعد حضرت مولوی کے حضور پہنچ گیا انکی زیارت کرنے
سے اتنا شوق ہوا کہ شمار میں نہیں آسکتا اور فرمایا کہ اے سید ولد النبی صلی اللہ علیہ
وسلم مجھے اللہ تبارک تعالیٰ نے اسی لئے پیدا فرمایا کہ تمہاری امانت پہنچاؤں اور تمہارا
پیر حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح قطب العالم فیض اللہ چشتی نبیرۂ مخدوم غوث
العالم شیخ بہاؤالدین قریشی اسدی قدس سرہٗ العزیز ہیں اور تمہاری کلاہ بھی انہی
کے پاس ہے پیر ارادتی اور ترتیبی تو بہت ہیں لیکن پیر مرشد ایک ہوتا ہے کہ اللہ
عزوجل تک پہنچاتا ہے اور آشنائی دلاتا ہے۔ آشنائی کا رتبہ بلند قدر رکھتا ہے
اور بہت دور دراز ہے اور عارف باللہ کے سوا کوئی شخص نہیں جانتا اور مبتدی
لوگ تو سمجھتے ہیں کہ آشنائی کا مرتبہ سہل ہے اور وہ آشنائی کی قدر وقیمت نہیں

Marfat.com

جانتے اور آشنائی کی حقیقت کو پہنچتے کہ جاہل ہیں اور مرتبہ آشنائی کمال بلند ہے شکم پرور
اس بات کو کیا جانیں بسوائے انکے جو جان وتن کی بازی لگادیں چند دن حضرت مولوی کی
خدمت میں گزارے اور دعا سے نوازتے رہے جب چودہ رمضان المبارک جمعہ کی رات
آئی تو مجھے طلب فرماکر بغل میں لیا اور فرمایا۔ اے خدا اس سید کو علم دین عطا فرما اس
سردار جوان کو جو نائب ہے تھوڑی دیر بعد دیکھا تو خدا کو پیارے ہو چکے تھے میں اسی
وقت تجہیز و تکفین میں لگ گیا تو دیکھا کہ آپکے جنازہ میں اتنے فرشتے شامل ہوتے کہ
ان گنت تھے اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بمعہ جملہ صحابہ کرام کے شامل
ہوتے اور غیب سے بارش بھی ہونے لگی جس سے آپکی قبر بنانے میں سہولت ہوئی اس
کے بعد کچھ عرصہ انکی مجاوری کرتا رہا اور دیکھا کہ ہر رات چار شمعیں روشن ہوتیں
چنانچہ ایک سر کیطرف اور ایک دائیں اور ایک بائیں طرف اور ایک پائنتی کیطرف روشن
ہوتی اور ہر رات فرشتے آسمان سے اُترکر ذکر جلی میں مشغول رہتے اور مردان خدا غیب
سے آکر کلام اللہ کی تفسیر بیان کرتے جس سے بہت سے لوگ مستفید ہوتے اور بعض
مسافر فقراء و شکم پرور آتے تو انکو کوئی خبر نہ ہوتی کہ کون آرہا ہے اور کون جارہا ہے
اور غیب سے فتوحات حاصل ہوتے جس سے لنگر چلایا جاتا اور بہت فقراء و مسافر طعام
کھاتے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شاہ بخارا کو اشارہ ہوا کہ شیخ شہاب
الدین کی خانقاہ بہت وسیع اور فراخ تعمیر کراتے تو اُسنے تھوڑے ہی عرصے میں خانقاہ

Marfat.com

تعمیر کرادی یہ دعاگو کچھ عرصہ وہاں رہا اور لنگر کی خدمت کرتا رہا اور آستانہ کو سجایا اور بعض خادموں کو اس کام پر تعینات کیا اس دُعاگو نے اپنی عمر میں بہت سیر کی اللہ تعالیٰ کی قدرت اور ملک دیکھے لیکن ان تین شہروں جیسا کوئی شہر نہیں دیکھا ایک شہر بصرہ دوسرا شہر تبریز تیسرا شہر شیراز کیونکہ یہ تینوں خلد کا نمونہ ہیں اور شہر تبریز میں مسجد بنائی گئی ہے جسکی دہلیز میں کنورہ ٹکایا گیا ہے کہ جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو پتھر کا پرندہ غلولہ منہ میں دبا کر اس کنورہ میں ڈالتا ہے جسکی آواز سارا شہر سنتا ہے اور جب تین دفعہ یہ غلولہ پڑتا ہے تو ہر شخص کو معلوم ہو جاتا ہے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے جسکے بعد سب لوگ مسجد میں جمع ہو جاتے ہیں اور اس طرح نماز کا وقت جتانے کیلئے پانچوں وقت اسی طرح غلولہ پڑتا رہتا ہے اور شہر بصرہ میں ایک منارہ بنایا گیا ہے جسپر چڑھ کر مؤذن اذان دیتا ہے تو تین کوس تک اذان کی آواز سنی جاتی ہے جسکے سنتے ہی لوگ مسجد میں جمع ہو جاتے ہیں اور شہر شیراز میں ایک چبوترہ بنایا گیا ہے جسپر ایک ڈھول رکھا ہوا ہے جسے بجانے سے غیب سے بارش ہونا شروع ہو جاتی ہے الغرض ان شہروں کیطرح کوئی دوسرا شہر نہیں۔

بعد ازاں بکرمان دومی مرتبہ حکم شدہ دیدیم کہ کرمان شہر لیست معظم سفصد منارہ دارد وحضرت شیخ شجاع کرمانی بادشاہ کرمان بودہ است و روضۂ او بلند و وسیع میباشد و بروز چہارشنبہ دروازہ آں روضہ را باز میکنند مردان و زنان آمدہ زیارت

Marfat.com

میکند اغنیا و فقرا، و مسافران و مقیم آمده از لنگر ایشان فراغ طعام میخورند. که پانزده هزار تنکه هر روز دران لنگر خرچ میشود و بیست قندیل و بیست شمع در روضه ایشان مے افروزند روزے خواجہ منعم بخار در روضہ آمده زیارت کرد و مبلغ پانزده هزار دینار سُرخ برابر موجود داشت بعد از فراغ زیارت آں مبلغ در روضہ ایشان فراموش نموده خواجہ منعم بمقام چہار ده کروه رفتند یادش آمد گفت یا حضرت شیخ شجاع کرمانی ایں امانت مانگاه دارند بعد ازاں ہر کہ بزیارت مے آمد او را اندرون پر دہشت و ہیبت میشد محض بشنیدن آواز ہیچ کس طاقت نمے ماندے کہ اندروں آید از ترس آواز پر دہشت ایشان دروازۂ روضہ بہ بستند ہر کدام بر دروازہ آمده فاتحہ خواند و مدتے آخر الامر پنجمی سال خواجہ منعم بخار مذکوره باز آمده دید کہ دروازه روضہ محکم بستہ اند پرسید کہ ایں دروازه را چرا بستہ اند خادماں جواب دادند پنجمی سال است کہ ہر کہ بزیارت می آمد اندروں روضہ آوازے ہیبت ناک گشتے کس نتوانست کہ اندر آید۔ ازآں نگاه دروازه بستہ ایم خواجہ گفت اکنوں دروازه باز کنید کہ ل ایں بنده فراموش شده بود چوں دور رفتیم بر سر چہار ده کروه آں مبلغ مرا یاد آمد بعد ازاں ایں امانت بایشان سپردیم در را باز کرده دیدند کہ مال آنجا نہاده است خواجہ مال را برداشت در قبضۂ خود آورد شبے حضرت شیخ شجاع کرمانی خواجہ منعم را در خواب دید گفت اے خواجہ مال شما بشما سلامت رسید ما یہ پنجم سال کہ نگہبانی مال تو کردیم ایچنیں بزرگی میبود

Marfat.com

مرشیخ شجاع و دراں شہر یکہزار دانشمنداں علامہ مے بودند و ہفت صد حافظ کلام ربانی بودند و شہرے متبرک است ایں دعاگو دہ چلہ دراں آستانہ متبرکہ منورہ کشیدہ و ذوق یافتہ۔

یعنی پھر دوسری مرتبہ کرمان جانیکا حکم ہوا دیکھا کہ کرمان ایک بڑا شہر ہے جسکے سات سو منارے ہیں حضرت شیخ شجاع کرمانی کرمان کا بادشاہ گزرا ہے جسکا روضہ بلند اور وسیع بنایا ہوا ہے اور بدھ کیدن اس کا دروازہ کھولا جاتا ہے اور مرد اور عورتیں آکر زیارت کرتے ہیں امیر و فقیر مسافر اور مقیم اس کے لنگر سے کھانا کھاتے ہیں کہ روزانہ پانسو تنکہ خرچ ہوتا ہے اسکے روضہ میں بیس قندیلیں اور بیس شمعیں روشن کیجاتی ہیں ایکدن خواجہ منعم تجار روضہ میں آیا اور زیارت کی اور مبلغ پندرہ ہزار دینار سرخ کی تھیلی اپنے سامنے رکھکر مصروف فاتحہ ہوئے۔ فارغ ہوکر رقم بھول کر چلے گئے چودہ کوس دور جاکر یاد آئے تو کہا یا حضرت شیخ شجاع کرمانی میری امانت پر نگاہ رکھنا اسکے بعد جو زیارت کرنے کیلئے آتا اندر سے پر ہیبت اور مہیب آواز آتی کہ کسی کو اندر جانیکی ہمت نہ پڑتی اس آواز کی دہشت سے انہوں نے دروازہ بند کردیا ہر شخص دروازہ پر آکر فاتحہ پڑھکر چلا جاتا آخرکار پانچ سال کے بعد خواجہ منعم مذکور پھر آیا اور دیکھا کہ دروازہ بند کیا ہوا ہے۔ پوچھا تو خدام نے بتایا کہ پانچ سال ہوئے جو شخص زیارت کیلئے آتا تو اندر سے مہیب آواز سنکر

Marfat.com

اندر جانیکی جرأت نہ کرتا اسی وقت سے دروازہ بند کیا ہوا ہے خواجہ نے کہا کہ اب دروازہ کھولیں کیونکہ میرا مال اندر بھول گیا تھا جب چودہ کوس دُور چلے گئے وہ مال مجھے یاد آیا تو مال انکی امانت میں دے دیا دروازہ کو کھول کر دیکھا گیا تو مال اسی جگہ رکھا ہوا تھا خواجہ نے مال اٹھا کر اپنے قبضہ میں کیا ایک رات حضرت شیخ شجاع کرمانی نے خواجہ کو خواب میں فرمایا کہ خواجہ تمہارا مال تمہیں سلامت مل گیا ہم پانچ سال تک تمہارے مال کی نگرانی کرتے رہے حضرت شیخ شجاع اس پایہ کے بزرگ تھے اس شہر میں ایک ہزار دانا علامہ تھے اور سات سو حافظ کلام اللہ کے تھے یہ ایک متبرک شہر ہے یہ دعا گو اس متبرک مقام پر دو چلے رہا اور ذوق حاصل کیا۔

بعد ازاں بجانب شہر مقطع سکندریہ حکم شدہ وبہمراہ جماعت فقرار درجہاز سوار شدیم وبارادت الٰہی باد مخالف افتادہ جہاز را بطرف دیگر آوردہ کہ دراں طرف گاہے ہیچ جہاز نرفتہ است وجہاز در دریائے عمیق افتاد کہ از کنارہ دریا ہیچ چیز در نظر نمے آمد وصاحب جہاز گفت کہ دریں طرف دریا کسے نرفتہ است نمے دانم کجا خواہد رفت بعد از چند روز دیدیم کہ کوہست بلند وسیاہ وبراں کوہ درخت ہائے کلاں در نظر آمدند وچوں نزدیک رفتیم دیدیم کہ شہر لیست معظم ومعمورہ و آبادان بارادت وخواست الٰہی جہاز آمدہ در بندر آں شہر استادہ ماند وخلائق آنجا کہ گاہے جہاز ندیدہ بودند آمدہ صلوات بر مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم بگفتند

Marfat.com

و در تعجب ماندند کہ ایں چہ چیز است و در چہ کار مے آید گفتم سبحان اللہ ایں مخلوقات
خدائے عزوجل اندکہ، ہیچ خبر از عالم آخر پدگار ندارند و نمے دانند کہ دیگر ہم کسے
در عالم ہست یا سیت و آں قوم یونانی اند انجیل میخوانند و بزبان یونانی کلام میکنند
و بعضے عرب خواں ہم ہستند و مایاں ہرکدامی از جہاز فرود آمدہ در شہر در آمدیم
بخاراں و سوداگراں مشغول گشتند و جماعہ فقرا نام ایں شہراز مردم آں شہر پرسیدیم
کہ چیست نام ایں شہر؟ گفتند کہ اسم رومیہ است و ایں شہر خاصۂ ازاں محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم است، ہیچ لشکرگاہے بریں شہر نیامدہ است و نہ کس
فتح کردہ است مگر حضرت امام مہدی موعود آخرالزماں کہ بامر خدائے عزوجل آمدہ
فتح خواہد کرد و ہم دو شہر دیگر اند کہ ازیں شہر رومیہ بزرگتر اند امام مہدی موعود ایں
شہراں را خواہد گرفت و از ہمہ آفات و بلیات نگاہ داشتہ شدہ اند بعد از پرسیدن
خبر شہر رومیہ مایاں تمامی جماعت فقراء در خاطر داشتیم کہ آیا ہم جنس و ہم دین یافتہ
شود چوں اندر دروازۂ شہر در آمدیم چہ بینم کہ مردے صوفی وار مسبح بریش شرعی بالائے
بلندی نشستہ است چوں ایں جماعت را دید استادہ شد و سلام کرد و گفت کہ ازیں
راہ شدہ بالا بیائید مرحبا مرحبا بگفت و ہر کسے را در بغل کردہ نشست و اخبارہائے
ملک شیراز و ملک خراسان و عرب پرسیدہ دم سرد کشید و دیدیم کہ عربی خواں است
خوش شدیم گفتیم بارے ہمجنس پیدا شد و چشم او گریاں ہر بار آہ میکشید گفتم احوال خود

Marfat.com

رابگو چند مدت است کہ ایں خرقہ پوشیدہ و مولد شما کجا است گفت مولد ما شیراز
است واقعہ صعب بریں افتادہ کہ تعلق بحکایت دارد گفتم چگونہ است واقعہ خود را
بیان کن گفت بادشاہ شیراز سلطان سنجر نام پدر من است۔ دو برادر بودیم کہ در سن
صغیر علومہا تحصیل میکردیم روزے پدر من جانب ولایت گازرون انتقال کردہ معلومش
شدہ کہ دریںجا مردے بزرگ سلطان ابو اسحاق نام گازرونی خفتہ است و در خانقاہ
او تعداد یکصد و چہل سال گذشتہ اند چراغے کہ بحال زندگانی خود افروختہ تا الی الیوم
ہماں روغن و ہماں پلیتہ گاہے گشتہ نشدہ است و چوں از انجا رفتہ زیارت آں
بزرگوار کرد از سر غیرت و امتحاں آں چراغ را بکشت و تاریک ساخت از خانقاہ
او رواں شدہ ہنوز یک تیر پرتاب نرفتہ کہ آں چراغ را باز بیفروختند گویا کہ کشتہ
ہم بنود و شعاع و روشنائی چراغ ظاہر گشتہ و بادشاہ ہیچ معذرت و عذر خواہی
نکردہ یک ہفتہ گذشتہ کہ عالم جنیاں آمدند کہ مرید و معتقد سلطان ابو اسحاق بودند
دو پسر آں سلطان سنجر بادشاہ خطہ شیراز کہ مایاں دو برادریم گرفتہ غائب شدند برادر
بزرگ را ہر دو چشم نابینا کردہ ما را چشم بستہ دراں لحظہ دریں شہر آوردند فاما ہیچ
نقصان نرسانیدند بلکہ یک زنبیل پیش ما گذاشتند دیدیم کہ گاہے ایں زنبیل خالی
نشدہ است و چوں دریںجا آمدیم ہیچکس آشنا و قرابتے ندیدیم بلکہ مرد بزرگوار
است کہ در علومہا متعلم و متبحر بودہ است و از بزرگی خویش بحال من خبردار شدہ

Marfat.com

و مارا بنظر فرزندی منظور کردہ ایشاں بغیراست دل خود دانستہ کہ علم عربی خوانست
و مارا تحصیل علم توراۃ و زبور و انجیل رغبت کردند و حکم فرمودند کہ ہر سہ علم بخوم اند تمام
تحصیل داریم گفتیم ایں بزرگوار چہ نام دارد گفت سید علی نام دارد گفتم بنوعی بوی مشرف
شویم گفت باشید کہ اوّل خبر شما برسانم شاید کہ بطلبد و آنم آں بادشاہ زادہ شیراز خواجہ
خضر است و آں شہزادہ ایں فقیراں را علوفہ خوراک مقرر کردہ و در آستانہ خود نشاندہ
چیزے از ماحضرے طعام پیش فقیر آوردہ خود بجانب آں بزرگ میاں سید علی متوجہ
شدہ و آں شب در آنجا ماندہ مایاں ایں جماعت فقرا خوش گزرانیدم محمد مر خدائیرا گفتیم
و شکر بجا آوردیم گویا در خانۂ خود شب گذرانیدیم و بوقت صبح علی الصباح آں سید علی بمریدان
و معتقدان خویش دریں آستانۂ خواجہ خضر تشریف فرمودند برخاستیم و دیدیم کہ تحقیق ایں
مرد سید است یا دشریف شدیم و ملاقات کردیم حضرت سید علی پرسید کہ اے سید دریں جا
ہیچکس نیامدہ است تقریب آمدن خود را بگو کہ چگونہ میسر شدہ۔ گفتیم ارادت او غالب
است کسے مجال ندارد کہ چوں و چرا بگوید باز پرسید کہ اسم مبارک چیست گفتم جلال گفت
نہ اسم شما جلال الدین جہانیاں جہانگیر است۔ گفتم از کجا میدانی گفت جد شما محمدؐ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر سر ایں فقیر التفات بسیار میدارند و معطل از آمدن پیش شما
ازیں جہت ماندہ کہ تمام شب در خدمت ایشاں گزرانیدیم ہم مناقب شما و مناقب
آبا و اجداد شما و نام فرمودند و روشن باد کہ ایں فقیر ہم یکے از اولاد شما است و میخواہی کہ

Marfat.com

حضرت بادشاہ را خبر شما برسانم شاید کہ آمدہ پائے بوسی کند گفتم ہر چہ کہ مناسب آید مکرر
فرمود کہ آمدن تو دریںجا چہ تقریب دارد گفتیم حق تعالیٰ واقف حال است کہ ما یانرا ہیچ
خبر نبودہ است و نہ نام ایں شہر شنیدہ بودیم نہ نشان ایں شہر کہ کجاست و در جہاز سوار شدہ
بودیم بارادت الٰہی باد مخالف افتادہ جہاز را از طرف روی گردانیدہ بایں جانب انداخت
تمامی عالم در آہ و نالہ در آمدند بہ برکت انفاس شریفہ ایں فقیران از شکستن و غرق
شدن جہاز نجات یافتہ و بعد از چند روز دریں شہر رسیدیم سعادت ما بود کہ بشما مشرف
شدیم بعد ازاں بسید علی پرسیدیم کہ حقیقت ایں شہر بگو و روشن باد کہ جائے حکایت
ایں شہر گفتہ آید سید علی ہمیں تقریر کرد کہ دریں کوہ و دریں دریا سہ شہر معظم اند کہ از
نظر حاسداں و منافقاں و کافراں مستور داشتہ شدہ اند و کسے نمیداند کہ کجا اند و دریں
شہرہا چہ کسان میمانند و خاصہ خراج ایں ہر سہ شہران در مکہ مبارک روضہ رسول خدا
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میرسانند کہ خاصہ ایں ہر سہ شہر ازاں محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اند و ہیچکس فتح نکردہ است ایں شہر ہا را و نخواہد کرد مگر حضرت امام مہدی
موعود فتح خواہد کرد و جائے سکونت او دریں ہر سہ شہر ہا میباشند و خواہد شد گفتیم
طول و عرض ایں شہر ہا گفت طول ایں شہر رومنیہ ہزار میل است و عرض ہفصد میل
است و حصار وی سی صد و شصت دروازہ ہا دارد و گنجائش ایں شہر چنانست کہ پانصد
بازار ہا دارد و در ہر بازار صد ہزار دکان است و درمیان ایں دریا دو شہر دیگر اند یکے

Marfat.com

قسطنطنیہ دوم قاطع کہ ہر دو شہرہا ازیں شہر رومیہ بزرگ تراند وفقیر را دریں شہر آوردہ
اند ہم از برائے تحصیل علوم ایں بادشاہ بحکمت وقدرت خویش بعد از میاں سید علی ایں فقیر را
ہمراہ خواجہ خضر گذاشتہ پیش بادشاہ رفتہ وخدمت ایں دعاگویاں کردہ ومناقب فقیراں گفتہ
بادشاہ راہم اینقدر قرب میبود کہ گاہ گاہے بحضور حضرت رسالت پناہ میشدے وگفت
کہ اے سید علی باش تا ماہم بحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرف شدہ رخصت
بگیریم۔ آخرالامر برفت وبحضور مشرف شدہ ومناقب ہائے ایں فقیراں از حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شنیدہ علے الصباح فی الفور بادشاہ بجرد دار در آستانہ
ایں خواجہ خضر تشریف آوردہ از چہ چیز واز کدام زبان وصف او بیان کردہ آید۔ بعد
ازاں بادشاہ تمام سورۃ والنجم را بیان فرمودند وخوردنی طعامہائے گوناگوں کشیدہ
وبعدہٗ از خوردنی طعامہائے ہمچو التماس آوردہ کہ اے سید باید کہ بریں مرکب ترکی سوار
شدہ ایں شہر را منظور کردہ بنید کہ شما بسیار عالم خدا را سیر وطیر کردہ ودیدہ۔ بارے ایں دِہ
کہ بنید کہ جائے حکایت کردہ آید وبعد از چند مدت آں تجاراں کہ صاحب جہاز میبودند
آمدہ عرض نمودند وپائے بگرفتند کہ از برائے خدا اے فرزند رسول خدائے عزوجل ما را ازیں
دریائے قلزم بیروں کشیدہ واز برکت انفاس شریفۂ شما از یک درم ہزار درم حاصل کردہ
شدہ است اکنوں دریں حیرت افتادیم کہ آیا چگونہ ازیں دریائے بے پایاں بیروں آئیم
چونکہ ہیچ را نمے بنیم کہ از کجا آمدیم وکجا میرویم از برائے عنداللہ ودستی جدخود

Marfat.com

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مارا ازیں دشواری خلاص سازند۔ گفتیم ایشانرا باشید
تا ازیں بزرگوار بخشنودی ایشاں رخصت بگیریم چند روز ماندیم بایشاں صحبت خوب افتادہ
وازمیاں سید علیؒ خیلے فتوح باطنی حاصل شدہ و دیدیم کہ ایں بادشاہ صاحب قدرت و بزرگ
است یا و نیز خوب موافقت افتادہ۔ روزے علے الصباح ما و ایں بادشاہ سوار شدہ
تمامی ایں شہر را بچہار روز دیدیم و ہزار بازار و اشیار و اسباب دیگر نوع دیدہ
و پنجمی روز گردیدہ باز در آستانہ خواجہ خضر علیہ الرحمۃ والغفران آمدیم و بادشاہ
ملک ہم ایما معلوم کردہ کہ درخانۂ ایں غریب عجوزہ بالغ است و میوہ دار درخت شدہ اگر
قبول آید پیشکش داریم ایں دعا گو از روئے سرشاری گفتہ کہ مارا مہمانی صعب پیش آمدہ
است کہ ازاں کار منتہی نشدہ ایم پس ازیں گفتار رخصت طلبیدیم و نیز راہنمایاں
دریا بے نہایت از بادشاہ جستیم کہ مایاں را ازیں جہاں منت دار خواہند ساخت بعد
ازاں بادشاہ ملاحانرا کہ واقف دریا بودند آن ملاح ہمراہ دادہ و حکم کردہ کہ تا بفلاں
جزیرہ برسانید و در آنجا ملاحاں آں جزیرہ را بگویند کہ ایں بزرگواراں را تا بفلاں شہر
رسانند بعدہٗ از بادشاہ رخصت گرفتہ رواں شدیم و در جہاز در آمدیم و آں رہنمایاں
را ہمراہ گرفتیم و آں خواجہ خضرؑ آرزوئے آمدن خود ہم معلوم کردہ از سید علےؒ رخصت او
نیز گرفتیم او را ہمراہ کردہ در جہاز سوار شدیم الغرض جہاز را باد موافق پیش آمدہ
چناں تیز رواں گشتہ کہ از پریدن مرغاں ہم زیارت رواں گشتہ واللہ اعلم بالصواب

Marfat.com

شاید کہ مسافت پانزدہ روز بیک روز کشیدہ باشد و لبعد از ہفتم روز دراں جزیرہ رسیدیم
کہ بادشاہ حکم فرمودہ بود۔ ہمیں رہنمایاں را رخصت کردیم و ملاحان آں جزیرہ را تا بآں
شہر رویم کہ نیز بادشاہ حکم فرمودہ و از آنجا ملاحان جزیرہ را رخصت دادیم و دیدیم کہ
شہر لیست معظم و دراں شہر بزرگوارے است شیخ ابواحمد نام و در خانقاہ او لنگر میکشند
کہ ہفصد کس روز ازاں لنگر طعام میخورند وچوں روز عیدے آید دویست و پنجاہ
گوسفند و شصت مادہ گاؤ و پانصد من برنج و یکصد من روغن ازاں مطبخ خرچ میشود
ویکصد و بیست سبوئے شربت راست میکنند و ہر جنسے شربتے مے پزند و آں بزرگوار
شیخ ابواحمد بسیار صاحب ذوق بودہ است و صاحب عشق و عارف باللہ بودہ است و
در علم تفسیر و حدیث یگانہ بودہ است یکصد و سی مرد بہ تربیت ایشاں مرتبہ جلال
حال را رسیدہ اند و شیخ زین الدین مجتہد ہم در آنجا ساکن میبود و چہل سال در غار
معتکف میبود و نہ طعام و نہ آب خوردہ مگر بیک خرما روزہ افطار میکردے وچوں
بامر خداوند خویش ازاں غار بیروں آمدے تذکیر میگفتے و درس میفرمودے
ولبعد از دو سال در صومعہ خواب میکردے۔ دو می یا سیومی روز دم میکشیدہ و اکثر
مردماں مے پنداشتند کہ مردہ است چونکہ چشم کشادہ و باز میبود و ہرگز پلک
نے زد و تا غایت روز دوازدہ ہزار تنکہ نقد در مطبخ او خرچ میشود و از و طعام
ہائے گوناگوں و الوانہا نعمت خاص و عام رامیخورانند و حضرت شیخ زین الدین از انگاہ

Marfat.com

کہ آتش برائے مطبخ خود افروختہ اند ہیچ گاہے کشتہ نشدہ است وہر کرا برائے او بر سجادہ نشاندہ اند ہرگز پیش امراؤ اغنیا نرفتہ است حق تعالیٰ او را رزق وسیع میرساند وفتوح ما ہر روز پیدا میشوند و در پائیگاہ او یکصد و دوازدہ اسپ نزد مادہ در پائے بستہ ایستادہ اندو ایں فقیر چند روز خدمت شیخ کردہ ہمیں کہ مگس رانی میکردیم و بہ عنایت الہٰی بعد از چند روز خبر دار شد از مسکر استغراق بہ ہوش در آمدہ چشم خود باز کردہ ایں فقیر را دید و پرسید کہ چہ کسے گفتم بندۂ خدا ایم گفت اے سید مولد شما او چ است بچہ نوع اینجا رسیدی کہ آمدن شما اینجا محال است گفتم وَمَا مِن دَابَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بنا صیتہا حق تعالیٰ بقدرت خویش بملازمت تو رسانیدہ امید واریم از رحمت وشکر ہزار در ہزار بجا می آریم کہ بدیدار آنحضرت مشرف شدہ ایم گفت اے سید آمدن تو اینجا بجز مقصد نباشد مدتے شدہ کہ سخن شما در معرکہ حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم واقع شدہ بود کہ سید جلال الدین جہانیاں جہانگیر در پئے مقصود مسافر شدہ است وحضرت رسالت پناہ فرمود کہ اے مایاں و محبان و معتقدان از جہت گدائی بیروں آمدہ است ہر کسے از استطاعت خویش اعانت ایشاں بکند کہ مستحق است حضرت شیخ زین الدین ایں تقریر فرمودہ یکدانہ انار از دہان خود کشیدہ در دہن ما انداختہ دیدیم کہ دیگچۂ شکم ما ہمچو پر شدہ کہ از ہر چیزے خود را سیر میدیدیم و بارادہ الہٰی آں مولوی باز در دریائے توحید مستغرق شدہ ندانم کے باز آید چرا کہ قبل ازیں ہم دو سال کامل در استغراق میبود

Marfat.com

وباز دہی سال در ہوشیاری آمدہ و باز دراں دریا رسید این زین الدین از روحانیت حضرت خواجہ اویس قرنی تربیت یافتہ بودہ وسجادۂ او شیخ ابوالوفا نام در شت بسیار علومہا تحصیل کردہ بود دوصد کس از درس او سبق میخواندند عارف ربانی بود بمرتبہ کمال رسیدہ بود بایں فقیر در موافقت بسیار درآمدہ وحظی ازاں حاصل شدہ و عالم مخلوقات آنجا بروئے مسخر میبودند و در خانقاہ ایشاں طالب حق از ولایت دور مے آمدند ہریکے بقدرے فیض میگرفتند و میاں رضی الدین نام مصاحب ایں فقیر بودہ یازدہ سال ہمراہی میداشت وعلومہا بسیار تحصیل کردہ وکسب نمودہ بود و در راہ فقر طبع بسیار نیرک داشتہ او ہم بسلسلہ اویسیہ مے بود روزے از شیخ ابوالوفا چیزے پرسید شیخ باآرزو خوشحالی میاں رضی الدین را در کنار گرفت وگفت رحمت باد بر تو رخصت دادیم ترا ہرچہ در خاطر آید بگوئید ایشاں اول ہمیں سوال پرسیدہ کہ از انعام خداوند چہ چیز است فی البدیہہ جواب فرمودند کہ یاد حق در وے بود باز پرسید کہ صوفی کیست فرمود کہ صوفی بمرقع وسجادہ صوفی نبود و برسوم و عادات صوفی نشود بلکہ صوفی آں بود کہ بود خیال نیست شدہ باشد کہ بہشتیش خاصت نبود باز پرسید کہ چگونہ معلوم شود کہ وے بیدار ست گفت چوں حق را یاد کند از سرتاپا خبر داشتہ باشد باز پرسید صدق چیست گفت آنست کہ دل سخن گوید باز پرسید اخلاص چیست گفت ہرچہ برائے حق کنی وآنچہ برائے حق نکنی ریا است باز

Marfat.com

پرسید صحبت با که باید کرد گفت با کسے نکنید که او گوید خدا و هم گوید چیزے دیگر بعده
شیخ ابوالوفی فرمود که اے نور دیدهٔ من اندو طلب کن تا آب چشمت بدیده آید که
حق سبحانهٗ و تعالیٰ گریندگان را دوست میدارد و فرمود که اے برادر اگر کسے سرود
گوید و بآں حق تعالیٰ را یاد کند ازیں بهتر این بود که قرآن بخواند و بعد ازاں نکات
دیگر ازاں بزرگ بسیار جاری میشد ند که طالبانرا ازاں حظے پیدا شد بعد ازاں فاتحه
خواندیم بجانب عرب رخصت فرمودند در جهازے سوار شدیم و فقراء دیگر همه فراق
گرفتند مگر خواجه خضر که پادشاهزاده شهر شیراز بود و دیگر همین میاں رکنی الدین
همراه بودند این هر سه فقیران بیک ورسیدیم که در آنجا ... شدند که ...
معدن مس میبود از جهاز فرود آمدیم و در آنجا خلیفه حضرت شیخ منصور حلاج ...
است ازاں خلیفه حکایت شیخ میشنیدیم که گفته حضرت شیخ در حجره ...
که درایں کسب کامل بود روزے عورتے از جهت ...
منصور آمده بود و ازو باد ... شد خواجه شنیده ... شنیده کرد ... آں عورت
از روئے شرمندگی سرخود را نگوں داشته بنشست ناگاه شیخ ...
پرسید او را جواب نداده۔

بعد ازاں آں شخص نعره بلند کرد خواجه گفت چه میگوئی ...
نمیشنوم بارے دیگر بگو آں عورت خوشحال شده بگوشه رفته غسل بکرد دوگانه

Marfat.com

شکرانہ بگزارد وحق تعالے دوگانہ آں عورت قبول کردہ واز برکت ستر پوشی آں شیخ منصور بمرتبہ انا الحق رسیدہ ودر عالم وصال او را مشاہدہ گشتہ ودیگر خبر ہمدراں سیر معلوم شدہ کہ درا ثنائے راہ کوہیست بلند وشاخ کہ درآں کوہ غار لیست ودرافواہ مردماں چنانست کہ حضرت امام مہدی موعود دریں غار غائب است وبرسر آں غار قصرے عالی ساختہ ہر صبح وشام درآں مقام کوس میزنند وبوقت بامداد اسپ عراقی بازین مرصع بازر وجواہر مکلل ساختہ شدہ آوردہ شدہ برسرآں غار استادہ میکنند وہر ہمہ مردماں بانگ میزنند کہ یا حضرت امام مہدی موعود آخر الزماں بیروں آ۔ ایں عجوبہ راہم بچشم خویش معائنہ کردیم ودیگر عجائب ایں ہم دیدیم کہ در راہ یک وادی است کہ درآنجا خواجہ مرجان میماند وآنمرد شتربان است وسردار قوم است چناں ہمتے داشتہ کہ ہر سیاح ومسافرے کہ درآنجا میرسد آنرا طعام وآب فراخ میدہد ودر ہر سال پانصد وشصت شترلم در راہ خدائے تعالیٰ بحاجیان وماندگان رعایت وتوشہ خوردنی وآب نوشیدنی سوار ومرکب را دادہ تا کعبہ میرسانند وآں مقدار خرچ برآنہا ایثار میکنند کہ محتاج بر غیرے نشوند وچوں حاجیاں حج ادا کردہ برہنہ وگرسنہ باز میگردند بمقدار سی ہزار آدمی را خرچ وجامہ دادہ تا بشہر بغداد میرسانند وہر بزرگ زادہ ودرویش کہ درانمقام مے آید اورا بانواع مینوازد وہر کجا کہ میگوید بدانجا او را میرساند ایں چنیں خیرات

Marfat.com

واحسان ہیچکس بادشاہ واغنیا نکردہ است اینددعاگو تا آنجا بودہ ورفتہ زیارت
خانہ کعبہ کہ بیت اللہ است کردہ واین فقیر در روضۂ مطہرہ منورہ محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بریش خود جاروبے نمودہ باز درحرم مکہ آمدہ باعتکاف نشستیم
ودرحرم مکہ شریف حضرت شیخ عبد اللہ مطہری خلیفہ وامام میبود دراں ایام چلہ
ایں غریب روزی بنماز بامداد حاضر نشدہ ومقتدیان دعاگو را حکم امامت کردند
بعدازاں شیخ بوقت نماز ظہر درآمدہ ونماز گزاردہ واپس ازادائے نماز ظہر
بزرگان آنجا پرسیدند کہ یا شیخ بامداد کجا بودند شیخ صاحب فرمودند کہ در خطۂ ملتان
حضرت شیخ رکن الدین قطب العالم ابوالفتح نبیرۂ مخدوم شیخ بہاؤالدین غوث
العالم قدس سرہٗ العزیز ازیں جہاں رحلت نمودہ بر جنازۂ او حاضر شدہ بودم
وحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با جمیع اصحاب کرام تشریف فرمودہ
بودند ودرآنزماں ایں دعاگو در اعتکاف نشستہ بود اندر حجرہ ویکے از بزرگان
ہمچو پرسیدہ کہ مرتبۂ قطبی حضرت مخدوم شیخ رکن الدین حوالہ کہ کردند شیخ
عبد اللہ ہمچو میفرمودند کہ بایں جوان سید کہ معتکف دریں حجرہ است تحویل
نمودند پس ہر کہ ہمہ حاجیاں ومجاوراں وبزرگان آستانہ مکہ آمدند وبایں
دعاگو فاتحہ خواندند وشیخ عبد اللہ ہمچو فرمودہ کہ اے سید جلال الدین اُچی البتہ
در ملتان بودند کہ درآنجا شمارا طلب کردہ اند وبدانکہ مقدار یکصد وسی مردان کہ

Marfat.com

بحق پیوستہ اند و رحلت نمودہ اند و ہشتاد مرداں کہ زندہ اند کہ از ایشاں تبرک یافتہ شدہ است و ایں کلمات و سخناں و اسمہائے ایشاں کہ در تحریر آوردہ شدہ است محض از ترغیب طالباں و سلوک سالکاں تا آنکہ نکات ایشاں شنیدہ و در طلب حق تیز رو شوند و سستی و کاہلی را پس پشت انداختہ دامن بزرگاں بگیر ند الٰہی بہ برکت و حرمت ایں بزرگواراں کہ غائب و حاضر اند مارا و جمیع مومناں را کہ طالب حق اند عاقبت خیر گرداں و در زمرۂ ایشاں مندرج گرداں بحرمت النبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم۔

یعنی اس کے بعد شہر مقطع سکندریہ جانے کا حکم ہوا فقراء کی جماعت کے ساتھ جہاز پر سوار ہوتے قدرتاً مخالف ہوا کے چلنے سے جہاز دوسری طرف چل نکلا کہ جس طرف کبھی کوئی جہاز نہ گیا تھا۔ جہاز گھر سے سمندر میں چل دیا کہ جہاں سے کنارہ کی کوئی نظر نہ پڑتی تھی مالک جہاز نے کہہ دیا کہ اسطرف کبھی کوئی نہیں گیا کوئی پتہ نہیں کہ کہاں پہنچیں گے چند دن بعد ہم نے ایک بلند و سیاہ پہاڑ دیکھا جس پر بڑے بڑے درخت تھے نزدیک پہنچ کر دیکھا کہ ایک بڑا اور گنجان آباد شہر ہے قدرتاً جہاز اسی شہر کی بندرگاہ میں رکا اور وہاں کے لوگوں نے کبھی جہاز نہ دیکھا تھا وہ درود پڑھتے اور تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ کیا چیز ہے اور کس کام آتی ہے میں نے کہا سبحان اللہ یہ کیسی مخلوق ہے

Marfat.com

جیسے خدا کی دوسری مخلوق کا کوئی علم نہیں اور نہیں جانتے کہ دنیا میں کوئی اور ہے
یا نہیں وہ یونانی تھے وہ انجیل پڑھتے اور یونانی بولتے تھے اور بعض عربی خواں
بھی تھے ہم سب جہاز سے اُتر کر شہر میں آئے دکاندار اور سوداگر کاروبار میں
مشغول تھے جماعت فقرار نے اُن سے شہر کا نام پوچھا تو اُنہوں نے رومیہ بتایا
اور کہا کہ یہ شہر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہے اس شہر میں
کبھی کوئی لشکر نہیں آیا اور نہ ہی کسی نے فتح کیا ہے مگر حضرت امام مہدی
موعود آخرالزماں جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے آکر فتح کریں گے اور دو
شہر اور بھی ہیں جو اس شہر سے بہت بڑے ہیں امام مہدی موعود ان شہروں
کو بھی فتح کریں گے ہر آفت اور بلا سے محفوظ ہیں یہ پوچھنے کے بعد ہم جماعت
فقرار کے دل میں خیال گزرا کہ کوئی ہمزبان وہم مشرب آدمی مل جائے۔ شہر
میں داخل ہوئے تو ایک صوفی تسبیح خواں شرعی داڑھی والا اونچے مقام پر
بیٹھا ہوا ہے اس جماعت کو دیکھ کر کھڑا ہوگیا سلام کیا اور کہا کہ یہ راہ لیکر
اُوپر آجائیں۔ مرحبا، مرحبا کہتے ہوئے سب سے بغلگیر ہو کر بیٹھے اور ملک شیراز
خراسان و عرب کے حالات پوچھے اور آہ کھینچی اسے عربی خواں دیکھ کر خوش
ہوئے اور شکر کیا کہ ہم جنس ملا وہ روتا اور آہ بھرتا تھا ہم نے اس سے احوال
پوچھا۔ کب سے یہ خرقہ پہنا ہے اور جائے پیدائش کہاں ہے۔ کہا میرا وطن

Marfat.com

شیراز سے سخت مصیبت پیش آئی جو ایک حکایت ہے ہم نے واقعہ بیان کرنے کو کہا۔ سلطان سنجر نام شیراز کا بادشاہ میرا باپ ہے ہم دو بھائی تھے بچپن میں علوم حاصل کیے ایک دن میرا باپ گازرون گیا تو انہیں معلوم ہوا کہ یہ ابو اسحق گازرونی نام کے بزرگ آرام فرما ہیں اور ایک سو چالیس سال سے ایک چراغ جو انہوں نے خود روشن کیا تھا اسی تیل اور اسی بتی سے تا حال روشن ہے جب وہاں زیارت کیلئے پہنچے تو غیرت اور امتحان کی غرض سے وہ چراغ بجھا دیا اور اندھیرا کر دیا ابھی ایک تیر دُور نہیں گئے تھے کہ چراغ دوبارہ جل گیا گویا کہ بجھا ہی نہ تھا بادشاہ نے کوئی عذر اور معذرت نہ کی ایک ہفتہ کے بعد سلطان ابو اسحق کے مرید و معتقد جن آئے اور سلطان سنجر شاہ شیراز کے دونوں بیٹوں کو پکڑ کر غائب ہو گئے میرے بڑے بھائی کو دونوں آنکھوں سے اندھا کر دیا اور میری آنکھیں باندھ کر اس شہر میں لے آئے اور کوئی نقصان نہ پہنچایا۔ بلکہ ایک زنبیل مجھے دی جو کبھی خالی نہ ہوتی تھی اس شہر میں میرا کوئی واقف یا قرابت دار نہیں ایک بزرگ ہیں جو متبحر عالم ہے جن کو اپنی بزرگی سے میری خبر ہو گئی اور مجھے اپنی فرزندی میں لے لیا انہوں نے اپنی فراست سے معلوم کیا کہ عربی خواں ہوں مجھے انجیل اور توراۃ کیطرف راغب کرنا چاہا اور حکم دیا کہ تینوں علم نجوم ہیں اور سب حاصل ہیں میں نے پوچھا کہ اس بزرگ کا نام کیا ہے؟ اس

Marfat.com

کا نام سید علی ہے ۔ میں نے ملنے کی خواہش کی تو کہا کہ میں پہلے آپکی خبر پہنچاؤں
گا شاید بلالیں ۔ شیراز کے شہزادہ کا نام خواجہ خضر ہے اور اس نے اس جماعت
کے لئے روزینہ مقرر کیا اور اپنے آستانہ میں ٹھہرایا اور اپنے کھانے سے کوئی
چیز فقیر کو دیتا اور خود اس بزرگ میاں سید علی کیطرف متوجہ ہوا ۔ اور اس
رات وہاں رہ کر ہم جماعت فقراء خوش ہوئے ہم نے اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر
کیا کہ ہم نے گھر کیطرح رات بسر کی صبح سویرے سید علی بمعہ مریدان معتقدان
خواجہ خضر کے آستانہ پر تشریف فرما ہوئے ہم کھڑے ہوئے اور معلوم کیا کہ
واقعی یہ بزرگ سید ہے ہم اُن سے مشرف ہوئے حضرت سید علی نے پوچھا کہ اسے
سید اسجگہ کوئی نہیں آیا اپنے آنیکی وجہ بتائیں ۔ میں نے کہا کہ قدرت غالب
ہے اسکے آگے کسی کو چوں وچرا کی مجال نہیں ۔ پھر پوچھا کہ اسم مبارک کیا ہے؟
میں نے کہا ۔ جلال ۔ کہا کہ نہیں ، تمہارا نام سید جلال الدین جہانیاں جہانگیر ہے
میں نے کہا کہ آپکو کیسے معلوم ہے کہا آپ کے دادا حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اس فقیر پہ بہت مہربان ہیں اور یہاں آنے سے پہلے ساری رات
اُنکی خدمت میں حاضر رہا آپ اور آپ کے آباؤاجداد کے مناقب اور نام فرماتے
اور روشن ہو کہ میں بھی آپ ہی کے خاندان کا فرد ہوں اگر آپ چاہیں تو ابھی
خبر بادشاہ کو دوں شاید آکر قدم بوسی کرے میں نے کہا جیسا مناسب سمجھیں

Marfat.com

پھر فرمایا کہ آپکا یہاں آنا کس وجہ سے ہے میں نے کہا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہی بہتر
جانتا ہے کیونکہ ہمیں کوئی خبر نہ تھی اور نہ ہی اس شہر کا نام سنا تھا ہم جہاز
میں سوار تھے رب کی مرضی سے مخالف ہوا چلی اور جانے کی جگہ سے جہاز کا رخ
موڑ دیا اور یہاں لاکر پھینک دیا تمام مسافر آہ و نالہ کرتے تھے اس جماعت فقراء
کے انفاس شریفہ کی برکت سے جہاز ٹوٹنے اور غرق ہونیسے بچ گیا اور چند
روز بعد اس شہر میں پہنچ گئے یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ آپکی زیارت سے
مشرف ہوئے۔ بعدہٗ ہم نے سید علے سے پوچھا کہ اس شہر کی حقیقت بتائیے فرمایا
کہ اس علاقہ اور اس دریا میں تین شہر بڑے ہیں جو حاسدوں، منافقوں
اور کفار سے محفوظ ہیں اور کوئی نہیں جانتا کہ کہاں ہیں اور اس شہر کی کتنی آبادی
ہے اور ان تینوں شہروں کا خراج روضۂ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو پہنچایا جاتا ہے کیونکہ ان شہروں کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے
اور آج تک کسی نے فتح نہیں کیا اور نہ کریگا مگر حضرت امام مہدی موعود فتح کرے
گا اور یہاں رہائش رکھے گا ان تین شہروں میں تسلط ہوگا میں نے ان شہروں
کے طول و عرض کے متعلق پوچھا فرمایا اس شہر رومیہ کا طول ہزار میل ہے
اور عرض سات سو میل ہے اور اسکی فصیل میں تین سو ساٹھ دروازے
ہیں اور اس شہر کا احاطہ پانچ سو بازار کا ہے اور ہر بازار میں سینکڑوں دکانیں

Marfat.com

ہیں اور اس دریا میں دو شہر اور ہیں ایک قسطنطنیہ اور دوسرا قاطع اور دونوں
اس شہر سے بہت بڑے ہیں اور مجھے اس شہر میں لائے ہیں۔ بادشاہ شہر نے
اپنی استطاعت سے علوم کے حصول کیلئے۔ اس کے بعد سید علی ہم فقراء کو خواجہ
خضر کے پاس چھوڑ کر خود بادشاہ کے پاس چلے گئے اور ہم فقراء کے مناقب
بیان کئے اور بادشاہ کو بھی اتنا قریب تھا کہ کبھی کبھی رسالت پناہ کے حضور حاضر
ہوتے اور کہا کہ اے سید علی! ٹھہرو تاکہ میں بھی حضرت محمد رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مشرف ہوں اور رخصت لیں۔ آخر کار جاکر مشرف
ہوئے اور ان فقراء کے مناقب حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سن
کر صبح سویرے ہی آستانہ خواجہ خضر پر تشریف لے آئے ان کی تعریف
کس زبان سے کی جائے اس کے بعد بادشاہ نے تمام سورۃ والنجم بیان
فرمائی اور اس کے بعد قسم قسم کے کھانے کھلائے اور کھانا کھانے کے بعد
فرمایا کہ اے سید اس ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر شہر کی سیر کریں کیونکہ
آپ نے ملک خدا کی سیر کی ہے اور دیکھا ہے ایک دفعہ اس شہر کو جسکی حکایت
سن چکے ہیں دیکھیں۔ کچھ عرصہ بعد جہاز کے مالکوں نے آکر عرض کی اور پاؤں
پڑے اور کہا کہ برائے خدائے عزوجل جسطرح ہمیں اپنے انفاس شریفہ سے
اس دریائے قلزم سے باہر نکالا اسی طرح ہمیں اس دریا سے باہر نکالیں کیونکہ

Marfat.com

ہم حیرت میں ہیں کہ کسطرح اس دریائے بیکنار سے باہر نکلیں۔ ہمیں کوئی راہ دکھائی نہیں دیتی کہ کدھر سے آئے ہیں اور کدھر جائیں ہم نے انہیں تسلی دی اور کہا کہ انتظار کریں تاکہ ان بزرگوں سے خوشی سے اجازت لےلیں۔ چند روز رہے اُن کے ساتھ خوب صحبت رہی اور میاں سید علے سے کافی فتوح باطنی حاصل کئے اور دیکھا کہ یہ بادشاہ صاحب قدرت اور بزرگ ہیں انکے ساتھ بھی خوب موافقت رہی ایکدن صبح سویرے میں اور بادشاہ سوار ہوکر شہر کی سیر کی اور چار دن میں شہر کو دیکھا اور ہزاروں بازار اور چیزیں دیکھیں اور پانچویں دن سیر سے وا . ں خواجہ خضر کے آستانہ پر آئے بادشاہ نے اشارۃً ظاہر کیا کہ اس کے گھر ایک عجوزہ بالغہ ہے اور درخت میوہ دار ہے اسکی پیشکش کی۔ اگر قبول ہو۔ میں نے جواباً عرض کیا کہ مجھے سخت مصیبت درپیش ہے جس سے میں نہیں نبٹ سکا اس کے بعد ہم نے رخصت طلب کی اور راہنما بھی بادشاہ سے مانگے جو ہمیں اس دریا سے باہر نکالیں بادشاہ نے ملاحوں کو جو دریا سے واقف تھے ہمارے ہمراہ کیا۔ اور انہیں حکم دیا کہ فلاں جزیرہ میں پہنچا کر وہاں کے ملاحوں کو کہیں کہ ان بزرگوں کو فلاں شہر پہنچا دیں لبعدہٗ بادشاہ سے رخصت لے کر روانہ ہوتے اور جہاز میں آتے۔ راہنماؤں کو ساتھ لیا۔ خواجہ خضر نے خواہش ظاہر کی۔ سید علے سے اسکی رخصت لی اور ہم سب جہاز میں سوار ہو

Marfat.com

گئے الغرض جہاز کو ہوا موافق ملی اور اتنا تیز روانہ ہوا کہ پرندوں سے بھی تیز
اُڑتا چلا گیا کہ پندرہ روز کا سفر ایک ہی روز میں طے ہوا اور سات دن میں اس
جزیرہ میں پہنچ گئے جہاں بادشاہ نے فرمایا تھا ان ملاحوں کو واپس کیا اور وہاں
کے ملاحوں کو ساتھ لیا اور اس جگہ پہنچے جہاں بادشاہ نے فرمایا تھا۔ ملاحوں کو
رخصت کیا اور شہر میں داخل ہوئے یہ بہت بڑا شہر تھا اور یہاں ابو احمد نام ایک
بزرگ تھے جنکی خانقاہ پر لنگر تھا جس میں سات سو آدمی کھانا کھاتے تھے اور
جب عید کا دن آتا دو سو پچاس بھیڑیں ساٹھ گائیں، پانچ سو من چاول اور ایک
سو من گھی اس لنگر میں خرچ ہوتا تھا اور ایک سو بیس مٹکے شربت خرچ ہوتا تھا
اور ہر قسم کا شربت تیار کیا جاتا تھا بزرگ ابو احمد خوش ذوق بزرگ ہوئے ہیں۔
اور صاحب عشق اور عارف باللہ تھے علم حدیث میں یکتا تھے ان کے شاگرد وہاں
ایک سو تیس صاحب جلال ہوئے ہیں شیخ زین الدین مجتہد بھی وہیں گزرے ہیں
جو چالیس سال غار میں بغیر طعام و آب کے معتکف رہے صرف ایک دانہ کھجور
سے روزہ افطار کرتے اور جب حکم الٰہی سے غار سے باہر آتے ذکر کرتے اور درس
دیتے اور دو سال بعد حجرہ میں سوتے اور دوسرے تیسرے دن سانس لیتے اکثر
لوگ مُردہ سمجھتے چونکہ آنکھ کھلی ہوتی اور پلک نہ جھپکتے کئی دن اس کے مطبخ
میں بارہ ہزار تنکہ خرچ ہوتا جس سے قسم قسم کے کھانے تیار ہوتے اور غریب و

Marfat.com

امیر کھانا کھاتے اور حضرت زین الدین نے جس وقت سے مطبخ کیلئے آگ جلائی تھی
تا حال نہ بجھی تھی انکے جو بھی سجادہ نشین ہوتا رہا ہے کوئی بھی کسی امیر یا غنی کے
پاس نہیں گیا اللہ تبارک و تعالےٰ انہیں کافی رزق دیتا رہا ہے اور ہر روز برکتیں نازل
ہوتی رہی ہیں اور ان کے اصطبل میں ایک سو بارہ گھوڑیاں بندھی ہوئی تھیں
یہ فقیر چند یوم شیخ کی خدمت اور مگس رانی کرتا رہا۔ اللہ عزوجل کی عنایت سے
چند روز میں استغراق سے ہوش میں آکر اس فقیر کو دیکھا اور فرمایا۔ تو کون
ہے؟ میں نے کہا۔ بندۂ خدا۔ فرمایا۔ اے سید تیری جائے پیدائش اوچ ہے
یہاں کس لئے آئے ہو۔ کیونکہ آپکا یہاں آنا مشکل ہے میں نے جواباً وما من
دابۃ الا ھو اخذ بنا صیتھا۔ اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت سے آپکے پاس لایا ہے
اُمید ہے اسکی رحمت سے اور ہزار در ہزار شکر ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوں۔ فرمایا۔ اے سید تو یہاں بغیر مقصد کے نہیں آیا
مدت ہوئی کہ رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آپکا ذکر آیا تھا کہ سید
جلال الدین جہانیاں جہانگیر ایک مقصد کیلئے مسافر ہوا ہے اور فرمایا تھا کہ تم
اور دوست اور معتقد برائے گدائی مسافر ہوئے ہو اس لئے ہر شخص اپنی ہمت کے
مطابق تمہاری اعانت کریں کہ مستحق ہو۔ یہ تقریر کر کے شیخ زین الدین نے انار
کا ایک دانہ اپنے منہ سے نکال کر میرے منہ میں دیا جس سے میرا دیگچہ شکم اتنا

Marfat.com

سیر ہوا کہ کسی چیز کی ضرورت نہ رہی اور قدرتاً وہ دوبارہ دریائے توحید میں مستغرق
ہوگئے نامعلوم کہ پھر کب ہوش میں آئے کیونکہ اس سے پہلے دو سال تک استغراق
میں رہے اور پھر دسویں سال ہوشیار ہوتے اور پھر اسی حالت میں چلے گئے
یہ حضرت زین الدین حضرت خواجہ اویس قرنی کی روحانیت سے تربیت یافتہ
تھے آپکے سجادہ کا نام شیخ ابو الوفا تھا بہت تعلیم یافتہ تھا اور سو آدمی اس کے
شاگرد تھے عارف ربانی تھا اور مرتبۂ کمال کو پہنچا ہوا تھا اس بزرگ کی صحبت
سے کافی محظوظ ہوئے وہاں کے لوگ اس کے معتقد تھے اس خانقاہ میں دُور
دُور سے طالبِ حق آتے تھے اور حسب المقدور فیض حاصل کرتے تھے۔ رضی
الدین نام میرا رفیق تھا جو گیارہ سال سے میرے ہمراہ تھا اور کافی تعلیم یافتہ تھا
اور راہ فقر میں بہت دسترس رکھتا تھا اس کا تعلق بھی سلسلہ اویسیہ سے تھا
اس نے ایکدن شیخ ابو الوفا سے کوئی چیز پوچھی شیخ نے خوشدلی سے اُسے بغل میں
لیکر کہا تجھ پر رحمت ہو تجھے اجازت ہے جو چاہو پوچھو اُس نے پہلے یہ سوال کیا
کہ انعام خدا کیا ہے؟ فرمایا۔ وہ دِن جسمیں یادِ خُدا ہو۔ پھر پُوچھا کہ صوفی کون ہے؟
فرمایا صوفی خرقہ اور سجادگی سے نہیں ہوتا اور رسوم وعادات سے صوفی نہیں ہوتا
بلکہ صوفی وہ ہوتا ہے جو آپکو نیست جانے۔ پھر پُوچھا کہ کیسے معلوم ہو کہ وہ بیدار
ہے؟ فرمایا جب خدا کو یاد کرے سر سے پاؤں تک خبر ہو۔ پھر پوچھا کہ صدق کیا

Marfat.com

ہے؟ فرمایا دل سے بات نکلے۔ پھر پوچھا۔خلوص کیا ہے؟ فرمایا۔ کہ جو کچھ خدائے تعالیٰ کیلئے کیا جائے اور جو خدا کیلئے نہ کیا جائے ریا ہے۔ پھر پوچھا صحبت کس سے کی جائے۔ فرمایا کسی سے نہیں کیونکہ اگر وہ کچھ کہے اور خُدا کچھ اور کہے۔

اس کے بعد شیخ ابوالوفا نے کہا کہ اے میری آنکھوں کے نور ہدرد طلب کر تاکہ تیری آنکھوں کا پانی تیرے لئے مفید ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ رونے والوں کو دوست رکھتا ہے اور فرمایا جو کہ سرود بجا کر خدائے تعالیٰ کو یاد کرتا ہے بہتر ہے کہ قرآن شریف پڑھے اس کے علاوہ اس بزرگ نے کئی نکات بیان کئے جو طالبانِ حق کیلئے خوش کُن تھے اسکے بعد فاتحہ پڑھی اور عرب کی طرف رخصت فرمائی۔ جہاز میں سوار ہوئے دوسرے فقراء بھی بچھڑ گئے لیکن خواجہ خضر شہزادۂ شیراز اور رضی الدین ہمراہ رہے ہم تینوں فقیر ایک بستی میں پہنچے جہاں منہا نکالتے تھے کہ وہاں مس کی کان تھی جہاز سے اُترے یہاں خلیفہ شیخ منصور حلاج گزرے ہیں ان کی حکایت سُنی کہ حضرت شیخ حجرہ میں کپاس دھنتے تھے کہ اس کسب میں کامل تھے ایک دن ایک عورت کپاس دھننے کیلئے لائی کہ اس کا گوز نکل گیا خواجہ نے سُن کر ان سُنی کر دی۔ اور وہ عورت شرمندگی کی وجہ سے سر نیچے کئے بیٹھی تھی کہ اچانک ایک آدمی نے خواجہ سے آکر کچھ پوچھا۔ خواجہ خاموش رہا پھر اس شخص نے اونچی آواز سے کہا۔ تو کیا کہتا ہے؟ میں کانوں سے بہرہ ہوں کچھ نہیں سنتا پھر بتاؤ۔ وہ عورت خوش ہوئی۔ گوشہ میں جاکر

Marfat.com

غسل کیا اور شکرانہ کا دوگانہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کا دوگانہ قبول کیا اور خواجہ اس ستر پوشی کے سلسلہ میں انا الحق کے مرتبہ کو پہنچا اس کا وصال دنیا نے دیکھا۔ اسی سیر میں ایک اور عجبہ معلوم ہوئی کہ راستہ میں ایک بلند پہاڑ تھا جس میں ایک غار تھا لوگوں میں مشہور تھا کہ اس غار میں حضرت امام مہدی موعود آخرالزماں غائب ہے اس غار پر عالیشان محل بنایا ہوا ہے ہر صبح و شام اسجگہ نقارہ بجایا جاتا اور صبح کے وقت عراقی گھوڑا زر و جواہر سے مرصع غار پر لایا جاتا اور سب لوگ آواز دیتے کہ یا حضرت امام مہدی موعود آخرالزماں باہر آئیے یہ عجوبہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور دوسرا عجوبہ یہ بھی دیکھا کہ راستہ میں ایک وادی ہے وہاں خواجہ مرجان رہتے ہیں جو شتربان ہے اور قوم کا سردار ہے وہ اتنا دلیر ہے کہ ہر سیاح اور مسافر کو کھانا اور پانی وافر دیتا ہے اور ہر سال پانچ سو ساٹھ اونٹ حاجیوں کو زادِ راہ کیلئے اور سواری کیلئے براہ للہ دیتا تھا تاکہ آسانی سے کعبہ تک پہنچ جائیں اور اسی مقدار خرچہ دیتا تھا کہ راستہ میں کسی اور کے محتاج نہ ہوں اور جب حاجی حج کرکے واپس آتے اور بھوکے اور ننگے ہوتے ہیں تقریباً تیس ہزار آدمیوں کو خرچ اور کپڑے دیتا ہے اور بغداد پہنچاتا ہے اور ہر بزرگ زادہ اور درویش جو وہاں آتے اسکی ہر قسم کی خدمت کرتے ہیں اور

Marfat.com

جہاں وہ کہیے پہنچا تا ہے ایسا احسان و مروت کوئی بادشاہ یا غنی نہیں کرتا۔ یہ فقیر وہاں پہنچا اور خانہ کعبہ کی زیارت کی اور پھر روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں اپنی داڑھی سے صفائی کر کے پھر حرم مکہ میں واپس آکر اعتکاف بیٹھا۔ مکہ میں شیخ عبداللہ مطری خلیفہ اور امام تھے میرے چلہ کے دوران ایک دن شیخ صبح کی نماز پر حاضر نہ ہوتے اور مقتدیوں نے مجھے امامت کا حکم دیا پھر ظہر کی نماز پر شیخ تشریف لائے اور نماز پڑھائی نماز کے بعد وہاں کے بزرگوں نے شیخ سے پوچھا کہ صبح کہاں تھے؟ شیخ صاحب نے فرمایا کہ ملتان میں حضرت شیخ رکن الدین قطب العالم ابوالفتح حضرت مخدوم شیخ بہاؤالدین غوث العالم قدس سرہٗ العزیز کے دوہتے (نواسے) اس جہان سے رحلت فرما گئے تھے اُن کے جنازہ میں حاضر ہوا تھا اور حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بمعہ جملہ صحابہ کرام کے تشریف فرما تھے اور اس وقت یہ دعا گو حجرہ میں معتکف تھا۔ بزرگان میں سے ایک نے پوچھا کہ شیخ رکن الدین کا رتبہ قطبی کس کو ملا ہے؟ شیخ عبداللہ نے فرمایا کہ اس جوان کو، جو حجرہ میں معتکف ہے۔ چنانچہ تمام حاجیوں، مجاوروں اور بزرگوں نے اس دعا گو سے فاتحہ کہی اور شیخ عبداللہ نے فرمایا کہ اے سید جلال الدین ابھی آپ کو ملتان طلب کیا گیا ہے اور تقریباً

Marfat.com

ایک سو تیس آدمی مردان حق رحلت فرما چکے ہیں اور اسّی بزرگ جو زندہ ہیں سے تبرک لیئے ہوئے ہے اور یہ باتیں جو تحریر میں لائی گئی ہیں محض طالبانِ حق اور سالکان کی ترغیب کیلیئے ہیں تاکہ یہ کلمات سُن کر طلبِ حق میں تیز ہوں اور سستی اور کاہلی کو ترک کر کے بزرگان کا دامن پکڑیں الہیٰ بحرمت بزرگان غائب و حاضر ہم تمام مومنوں کی جو طالبِ حق ہیں عاقبت بخیر ہو اور ان بزرگان کے زمرہ میں شامل فرما بحرمت نبی آخر الزماں۔ آمین ثم آمین۔

تمت بالخیر

کتابت: ندیم آرٹ۔ کنگن روڈ۔ احمد پور شرقیہ

Marfat.com

سرائیکی ڈوہڑے

فخر الشعراء
احمد علی شاہ مخمور

مدینہ ڈیکھن دی سِک ہوتے ، ہن اوچ شریف نظارے
جِتھاں چلدِن رات ڈیہاں ، رحمت دے فوارے
مسجد بنڑوائی محمدؐ بن قاسم راج دُلارے
سب حاجات پُورے تھیون ہِن مخمورؔ اشارے

—

دربار ہے محبوب سُبحانی آویں اتھاں ناں ہوش
راجن قتالؒ ، سید بخاری جلال الدین سُرخ پوش
مخدوم جہانیاں جہانگشتؒ ، فضل الدینؒ دوش بدوش
ہَر ویلے رونقاں ہوندِن مخمورؔ ہِن جوش خروش

*

Marfat.com

جگہ جہاں حکم ہوا	صفحہ نمبر	جگہ جہاں حکم ہوا	صفحہ نمبر	جگہ جہاں حکم ہوا	صفحہ نمبر	جگہ جہاں حکم ہوا	صفحہ نمبر
بیت اللہ	۱	امام عبیدہ	۲۲	روم	۵۱	بدخشاں	۷۷
بیت المقدس	۲	شیخ شہاب الدینؒ	۲۶	ہمدان	۵۲	عراق	۷۸
شام	۲	دمیان	۲۸	بلخ	۵۴	کوہ پیراں	۸۳
دمشق	۳	کوہ قاف	۲۹	ہرلو	۵۸	حجر	۸۶
کربلا معلیٰ	۴	مدائن	۳۴	خراسان	۵۹	شہر فرنگیاں	۸۷
نہ وند	۶	توران	۳۶	حضرت امام شاہ علی موسیٰ رضا	۶۰	مزار شیخ سہیل تستری	۹۲
کوہ طورسینا	۷	غزنی	۴۲	استنبول	۶۱	شیخ عبداللہ ملتانی	۹۴
بغداد	۸	نیشاپور	۴۳	زندان	۶۲	شیخ نجم الدین اصفہانی	۹۵
سراندیپ	۹	رے	۴۳	حجا	۶۴	شیخ ضیاء الدین شامی	۹۶
مصر	۱۳	کرمان	۴۵	بروع	۶۶	شیخ شہاب الدین مصر	۹۷ ۹۸
گازرون	۱۹	شیراز	۴۸	گنجہ	۶۷	شیراز کرمان	۱۰۰ ۱۱۴
نخشوان	۲۱	کشمیر	۴۹	خیبر	۷۰	مقطع رسکہ	۱۱۷

Marfat.com

الرفیق افضالی پرنٹنگ پریس پاک گول امین پور بازار فیصل آباد

Marfat.com

الرفیق افضالی پرنٹنگ پریس پاک گول امین پور بازار فیصل آباد

Marfat.com